علمِ تصوّف پر ایک آسان اور نایاب تحفہ

جہانِ تصوّف

مصنف

شیخ طریقت

قاری شاہ محمد انور علی سہیل فریدی

تعارف و تدوین:

ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ (صابری)

سجادہ نشین درگاہ بغیہ شریف نواب پورہ، مراد آباد (یوپی۔ انڈیا)

افغان ریسرچ سنٹر، لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ صلی اللہ علیہ وسلم

إنما الأعمال بالنيات

جہانِ تصوّف

تصنیف لطیف

شیخ طریقت شاہ محمد انور علی سہیل فریدی

سجادہ نشین خانقاہ آبادانیہ فریدیہ محلہ کمان گران بداوں شریف (یو پی)

Marfat.com

2012ء جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

پاکستان میں جملہ حقوق بحق ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ لاہور پاکستان محفوظ ہیں۔اس کتاب کا کوئی حصہ کسی بھی شکل میں شائع نہیں کیا جاسکتا علاوہ اس کے کہ تحقیق کی غرض سے مصنف اور کتاب کا حوالہ ساتھ دیا گیا ہو۔کاپی رائٹ کی خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔

نام کتاب: جہانِ تصوف

نام مصنف: محمد انور علی سہیل فریدی

کاپی رائٹ ہولڈر (پاکستان): ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ

سن اشاعت: 2012

قیمت: -/400روپے

ناشر: مسعود پبلشرز لاہور۔

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ

مکان نمبر B - 69 صابری اسٹریٹ

نمبر 12، صداقت پارک سانده خورد،

لاہور۔پاکستان۔

موبائل: ,0092-300-4573727

0092-346-4058805

Marfat.com

فہرست

	حدیث شریف	۱۴
	انتساب	۱۵
	قطعہ تاریخ طباعت ــــــ ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی	۱۶
	عرض مصنف	۱۷
	پیش لفظ ــــــ پروفیسر نثار احمد فاروقی	۲۱
	پیش لفظ ــــــ ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم مصباحی	۲۷
	قول مستحسن ــــــ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ	۳۰
۱	صوفی	۳۱
	۱ ــــ صوفی لفظ کی تحقیق	۳۱
	۲ ــــ تصوف اور صوفی	۳۴
	۳ ــــ صحابہ کرام اہل طریقت کے پیشوا	۳۸
	۴ ــــ علم تصوف	۳۹
	۵ ــــ تصوف کی تعریف	۴۰
	۶ ــــ ابن تیمیہ تصوف کے قائل تھے	۴۲
	۷ ــــ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور شیخ ابوالقاسم قشیری کی رائے	۴۲

Marfat.com

	۸ ــــ اس اعتراض کا جواب کہ عہد رسالت میں صوفی لفظ زیادہ رائج نہ تھا ــــ تصوف کے فقیہہ شیخ ابونصر سراج طوسی کا فتویٰ	۴۳
	۹ ــــ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا فتویٰ	۴۴
	۱۰ ــــ حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی کی سنہری تحریر	۴۵
	۱۱ ــــ تصوف کی ضرورت اور اہمیت	۴۷
	۱۲ ــــ حضرت امام بخاری محدث بھی صوفی تھے	۴۸
	۱۳ ــــ تصوف کے دو نظریئے ــــ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود	۴۹
	۱۴ ــــ صوفیوں کا لباس	۵۰
	۱۵ ــــ لباس میں رنگوں کی مصلحت	۵۲
	۱۶ ــــ اقسام صوفیہ	۵۳
	۱۷ ــــ اصحابِ صفہ	۵۴
۲	منازل تصوف	۵۶
	۱ ــــ فنافی الشیخ	۵۶
	۲ ــــ فنافی الرسول	۵۷
	۳ ــــ فنافی اللہ	۵۸
	۴ ــــ بقاباللہ	۶۰
	۵ ــــ فنافی الغوث	۶۱

Marfat.com

۳	ارکانِ تصوف	۶۳
	۱۔۔۔شریعت	۶۳
	۲۔۔۔طریقت	۶۳
	۳۔۔۔حقیقت	۶۳
	۴۔۔۔معرفت	۶۳
	۵۔۔۔قبض وبسط	۶۴
	۶۔۔۔سالک ومجذوب	۶۵
۴	بیعت	۶۸
	۱۔۔۔بیعت سنت ہے	۶۹
	۲۔۔۔فوائد بیعت	۷۲
	۳۔۔۔شرائط بیعت	۷۳
	۴۔۔۔ضروری ہدایات	۷۵
	۵۔۔۔اقسام بیعت	۷۸
	۶۔۔۔حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی کا تصوف پر مناظرہ	۷۹
	۷۔۔۔بیعت اصفیاء	۸۱
	۸۔۔۔بیعت ثانی	۸۲
	۹۔۔۔تکرارِ بیعت	۸۲

Marfat.com

	۱۰ـــــ بیعت اطفال	۸۳
	۱۱ـــــ بیعت مزار	۸۴
	۱۲ـــــ بیعت کا طریقہ	۸۵
	۱۳ـــــ بیعت کا آسان طریقہ	۸۹
۵	**شیخ اور شرائط شیخ**	۹۱
	۱ـــــ علم	۹۱
	۲ـــــ ترکِ دُنیا	۹۷
	۳ـــــ اکل حلال، صدقِ مقال	۹۹
	۴ـــــ پابندیٔ اوقات	۱۰۲
	۵ـــــ کرامت سے پرہیز	۱۰۲
	۶ـــــ خوش اخلاق	۱۰۲
	۷ـــــ اجازت وخلافت	۱۰۳
	۸ـــــ اثر	۱۰۳
	۹ـــــ حق گو	۱۰۳
۶	**خرقۂ خلافت**	۱۰۴
	۱ـــــ خلافت	۱۰۴
	۲ـــــ خلافت کی قسمیں	۱۰۵

Marfat.com

	۳ــــ خرقہ	۱۰۵
	۴ــــ خرقۂ اجازت	۱۰۸
	۵ــــ خرقۂ ارادت	۱۰۸
	۶ــــ خرقۂ تبرک	۱۰۹
۷	خانقاہ	۱۱۰
	۱ــــ پہلی خانقاہ	۱۱۱
	۲ــــ مشہور سلاسل کی خانقاہیں	۱۱۳
	۳ــــ چشت میں پہلی خانقاہ	۱۱۸
	۴ــــ دہلی میں چشتی سلسلے کی مثالی خانقاہ	۱۲۲
	۵ــــ قواعد خانقاہ	۱۲۵
	۶ــــ اصحابِ صفہ کی تقلید	۱۲۵
	۷ــــ حفظ اوقات، ضبط انفاس اور حواس کی نگہداشت	۱۲۶
	۸ــــ تفرقے اور نفس کا مقابلہ	۱۲۷
	۹ــــ لنگر	۱۲۷
۸	سماعِ اصفیاء	۱۲۹
	۱ــــ رسالہ اصول السماع	۱۲۹
	۲ــــ حقیقت سماع	۱۳۳

Marfat.com

۳ــــ اچھی آواز سننے کے متعلق	۱۳۴
۴ــــ مزامیر یعنی ساز کے متعلق	۱۳۶
۵ــــ شرائط سماع	۱۳۸
۶ــــ وجد کی حقیقت	۱۳۹
۷ــــ خاتمہ	۱۴۳
۸ــــ تشریح	۱۴۴
۹ــــ امام احمد غزالی کا رسالہ بوارق الالماع من یحرم السماع کا اردو ترجمہ جواز سماع کا حوالہ	۱۴۵
۱۰ــــ زمان	۱۴۶
۱۱ــــ مکان	۱۴۷
۱۲ــــ اخوان	۱۴۷
۱۳ــــ اخوان الصفا	۱۴۸
۱۴ــــ جوازِ سماع	۱۴۹
۱۵ــــ رقص کے بارے میں سلطان المشائخ کا ارشاد (سیر الاولیاء کی روشنی میں)	۱۵۲
۱۶ــــ حضرت سلطان المشائخ کی مجلس سماع	۱۵۳
۱۷ــــ حضرت بابا فرید گنج شکر کا سماع سے عشق	۱۵۴

Marfat.com

۱۸ـــــ حضرت بابا صاحب کا سماع کے بارے میں فتویٰ	۱۵۵
۱۹ـــــ حضرت محبوبِ الٰہی کی آرزو	۱۵۵
۲۰ـــــ حضرت محبوبِ الٰہی کی مجلس سماع پر حملہ	۱۵۷
۲۱ـــــ قاضی صاحب کی بیماری	۱۵۸
۲۲ـــــ بادشاہ کا حکم اور آپ کا جواب	۱۵۹
۲۳ـــــ مناظرہ سماع	۱۵۹
۲۴ـــــ ہنوز دِلّی دور است	۱۶۲
۲۵ـــــ قاضی حمید الدین ناگوری کا مباح لاحلہ کا بصیرت افروز واقعہ	۱۶۳
۲۶ـــــ شیخ بہار الدین زکریا ملتانی اور سماع	۱۶۸
۲۷ـــــ شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی اور سماع	۱۶۹
۲۸ـــــ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور سماع	۱۷۰
۲۹ـــــ حوالہ رسالہ غنار وسماع اصفیار	۱۷۳
۳۰ـــــ امام شعبی کی سماع کے بارے میں رائے	۱۷۵
۳۱ـــــ علامہ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف زہری اور سماع	۱۷۶
۳۲ـــــ امام شافعی نے سماع سنا ہے	۱۷۷
۳۳ـــــ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا طرزِ عمل	۱۷۹

Marfat.com

	۳۴۔۔۔شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی کی تحریر	۱۸۰
۹	سلاسل طریقت	۱۸۱
	۱۔۔۔چار پیر ۔چودہ خانوادے	۱۸۱
	۲۔۔۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تین مشہور سلسلے جاری ہوئے	۱۸۵
	۳۔۔۔اویسیہ سلسلہ	۱۸۵
	۴۔۔۔شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی کی آنحضرت ﷺ سے بیعت	۱۸۶
۱۰	فروعی خانوادے	۱۸۷
	۱۔۔۔۴۳ فروعی خانوادوں کا ذکر	۱۸۷
	۲۔۔۔سلسلۂ زاہدیہ	۱۹۱
۱۱	شجراتِ طریقت	۱۹۴
۱۲	چشتیہ سلسلہ	۱۹۶
	۱۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ	۱۹۸
	۲۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ آبادانیہ	۲۰۰
	۳۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ قطب مداریہ	۲۰۱
	۴۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ حافظیہ	۲۰۳
	۵۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ امدادیہ	۲۰۵
	۶۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ	۲۰۷

Marfat.com

	۷۔۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ	۲۰۷
	۸۔۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ مینائیہ	۲۰۸
	۹۔۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ نیازیہ	۲۰۹
	۱۰۔۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ برکاتیہ رضویہ	۲۱۰
	۱۱۔۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ مجیبیہ	۲۱۲
	۱۲۔۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ بندہ نوازیہ قدوسیہ آبادانیہ	۲۱۳
	۱۳۔۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ اویسیہ	۲۱۴
	۱۴۔۔۔۔سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ نصیریہ	۲۱۵
۱۳	شجرۂ عالیہ قادریہ	۲۱۷
	۱۔۔۔۔سلسلۂ عالیہ قادریہ مجددیہ آبادانیہ	۲۱۷
	۲۔۔۔۔پہلا طریقہ	۲۱۷
	۳۔۔۔۔دوسرا طریقہ	۲۱۸
	۴۔۔۔۔تیسرا طریقہ	۲۱۹
	۵۔۔۔۔سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ	۲۲۳
۱۴	شجرۂ عالیہ نقشبندیہ	۲۲۵
	آ۔۔۔۔سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ آبادانیہ	۲۲۵
	۲۔۔۔۔پہلا طریقہ	۲۲۵

Marfat.com

	۳ــــ دوسرا طریقہ	۲۲۶
	۴ــــ تیسرا طریقہ	۲۲۷
	۵ــــ چوتھا طریقہ	۲۲۹
۱۵	شجرۂ عالیہ سہروردیہ	۲۳۱
۱۶	سلسلۂ عالیہ کبرویہ	۲۳۴
۱۷	سلسلۂ عالیہ مداریہ	۲۳۷
۱۸	سلسلۂ عالیہ قلندریہ	۲۳۹
۱۹	سلسلۂ عالیہ شاذلیہ	۲۴۱
۲۰	سلسلۂ عالیہ احمدیہ رفاعیہ	۲۴۴
۲۱	شجراتِ منظوم	۲۴۶
	۱ــــ شجرۂ منظوم سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ مجددیہ آبادانیہ	۲۴۶
	۲ــــ شجرۂ منظوم سلسلۂ عالیہ قادریہ مجددیہ آبادانیہ	۲۴۹
	۳ــــ شجرۂ منظوم سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ	۲۵۱
	۴ــــ شجرۂ منظوم سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ آبادانیہ	۲۵۳
	۵ــــ شجرۂ منظوم سلسلۂ عالیہ سہروردیہ مجددیہ آبادانیہ	۲۵۵
۲۲	دُعا، وسیلہ اور مناجات	۲۵۷
	۱ــــ سات مبارک دُعائیں	۲۵۸

Marfat.com

	۲—وسیلہ	۲۶۰
	۳—جوازِ وسیلہ	۲۶۴
	۴—منظوم دُعائے وسیلہ	۲۶۶
	۵—مناجات	۲۶۸
	۶—مناجات حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲۶۸
	۷—مناجات شیخ فریدالدین عطار	۲۷۰
	۸—مناجات شیخ سعدی شیرازی	۲۷۱
	۹—مناجات مولانا ابوالحسن زید فاروقی	۲۷۱
	۱۰—مناجات مولانا معین الدین قادری	۲۷۲
۲۳	مشائخ چشت کا پیغام محبت	۲۷۴
۲۴	اُمید کی کرن	۲۸۳
۲۵	درود شریف	۲۸۷
	۱—درودِ ابراہیمی	۲۸۹
	۲—درودِ تنجینا	۲۸۹
	مآخذ	۲۹۲

Marfat.com

انتساب

جدِ محترم شیخ عابد العصر غریق رحمت

شبیہ مخدوم جہاں، قطب سہرسا عارف باللہ

حضرت مولانا شاہ جعفر علی فریدی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ

مٹتے نہیں ہیں دہر سے جن کے نشاں کبھی

امیدوارِ کرم

محمد انور علی سہیل فریدی غفرلہ

Marfat.com

قطعہ تاریخ جہانِ تصوف

مؤلفہ پیر طریقت مولانا محمد انور علی سہیل فریدی مدظلہ

از مولانا ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی
سابق ریڈر اجمل خاں طبیہ کالج، قرول باغ، نئی دہلی

بڑا دِل نشیں ہے بیانِ تصوف تصوف کی جاں ہے جہانِ تصوف
قصص مستند ہیں بیاں معتبر ہے عبارت ہے شایانِ شانِ تصوف
یہ لاریب اہلِ نظر کے لئے ہے پس غیب سے ارمغانِ تصوف
معلم ہے یہ درس وحدانیت کا یہی تو ہے روح و روانِ تصوف
جو سچ پوچھئے تو غذا روح کی ہے یہ کہتے ہیں صاحب دلانِ تصوف
نگاہِ حقیقت نگر سے جو دیکھو ادیم زمیں خود ہے خوانِ تصوف
اسے پڑھ کے سیدھا کریں اپنا قبلہ ہوس چھوڑیں بازی گرانِ تصوف
سہیلِ فریدی کی تابانیوں سے زمیں بن گئی آسمانِ تصوف
طریقت کا مجموعۂ جاں فزا ہے یہ کہتے ہیں اسرار دانِ تصوف
سن طبع نکلا سن عیسوی میں زہے سنبل ارمغانِ تصوف

۲۰۱۰ء

بہ تائید "ب/۲" سال ہجری میں نکلا

۲۹ فریدی یہ ہے بوستانِ تصوف ۱۴۰۰ھ

۱۴۲۹+۲=۱۴۳۱ھ

Marfat.com

قاری محمد انور علی سہیل فریدی

سجادہ نشین خانخاہ آبادانیہ فریدیہ محلّہ کامنگراں، بدایوں شریف

کاپی رائٹ لیٹر

میں قاری انور علی سہیل فریدی مصنف کتاب ''جہانِ تصوف'' (اردو۔ مطبوعہ) ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ ساکن 69-B/12 صداقت پارک ساندہ خورد لاہور کو اپنی کتاب مذکورہ ''جہانِ تصوف'' کی پاکستان میں اشاعت کے جملہ حقوق دیتا ہوں کہ وہ پاکستان میں کتاب کی اشاعت کریں اور جملہ قوانین کاپی رائٹ (پاکستان) کے حوالے سے ہر قسم کی کاروائی کریں۔ اگر کوئی شخص یا ادارہ پاکستان میں اس کتاب کے حوالے سے کاپی رائٹ کی خلاف ورزی کرتا ہے تو ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ کو مکمل اختیار ہے کہ وہ اس کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائیں۔

(قاری محمد انور علی سہیل فریدی)

دہلی

مورخہ 21-03-2012

Marfat.com

عرضِ مصنف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

نہ تخت وتاج میں، نے لشکر وسپاہ میں ہے جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

ہندوستان صوفی سنتوں درویشوں اور بھگتوں کا دیش ہے۔ اس ملک سے آنحضرت ﷺ کو اللہ والوں کی خوشبو آئی۔ یہ ملک شروع سے ہی اپنی افادیت اور اہمیت میں عالمی برادری میں مشہور ہے۔ اس ملک کو جنت نشان کہا جاتا ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام بحکم خدا قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ (سورہ اعراف ۲۴ پارہ ۸)

جنت کی دنیا سے اُتارے گئے تو آپ کا نزول سراندیپ یعنی سری لنکا کے پہاڑ پر ہوا۔ آج تک آپ کے قدم کے نشان پہاڑ کی چٹان پر موجود ہیں۔ عقیدت مند دور دراز علاقوں سے اس کی زیارت کو آتے ہیں۔ جس زمانہ میں حضرت آدم علیہ السلام کا سراندیپ کی پہاڑی چٹان پر نزول ہوا اس وقت وہ ہندوستان کا اٹوٹ حصہ تھا۔ ایک زبردست زلزلہ اور طوفان کے بعد یہ حصہ ہندوستان سے الگ ہوا اور اس نے جزیرے کی شکل اختیار کی۔ اس بات کا ثبوت ہمیں مولانا سید سلیمان ندوی کی تحریروں سے ملتا ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی عرب و ہند کے تعلقات میں لکھتے ہیں:

"حدیثوں اور تفسیروں میں جہاں حضرت آدم کا قصہ ہے وہاں متعدد روایتوں سے یہ بیان آتا ہے کہ حضرت آدم آسمان کی جنت سے نکالے گئے تو وہ اس زمین کی جنت میں جس کا نام ہندوستان جنت نشان ہے اُتارے گئے۔"

(عرب و ہند کے تعلقات ص ۱)

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی مبارک میں نورِ محمدی ﷺ جلوہ گر تھا۔ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام توبہ استغفار کرتے ہوئے اِدھر اُدھر گھوم رہے تھے، پیشانی مبارک سے نورِ محمدی کی کرنیں اطراف کو منور کر رہی تھیں، گویا یہی وہ زمین ہے جہاں نورِ محمدی کی سب سے پہلے کرنیں پڑیں۔ اس نور کی برکت اور فیض سے یہاں اللہ والے جن کو ہم درویش، مشائخ، صوفی، سنت اور بھگت کہتے ہیں پیدا ہوئے۔ علامہ غلام علی آزاد بلگرامی نے کیا اچھی بات کہی ہے۔ علامہ آزاد بلگرامی لکھتے ہیں:

"جب آدم سب سے پہلے ہندوستان میں اُترے اور یہاں اُن پر وحی نازل ہوئی تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہی وہ ملک ہے جہاں خدا کی پہلی وحی نازل ہوئی اور چونکہ نورِ محمدی ﷺ حضرت آدم کی پیشانی میں امانت تھا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتدائی ظہور اسی سرزمین میں ہوا۔ اس لئے آپ نے فرمایا "مجھے ہندوستان کی طرف سے ربانی خوشبو آتی ہے۔"

(مولانا سید سلیمان ندوی کی تصانیف ص۲۹۴ از سید صباح الدین عبدالرحمٰن)

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ایک عرب سیاح سے ہندوستان کی بابت دریافت کیا، اس نے ہندوستان کی تعریف کرتے ہوئے کہا بَحرُهَا دُرٌّ وَجَبَلُهَا یَاقُوتٌ وَشَجَرُهَا عِطرٌ (عرب وہند کے تعلقات ص۵ مولانا سید سلیمان ندوی)

ہندوستان کے دریا موتیوں سے بھرے ہیں، اس کے پہاڑ یاقوت کے خزانہ ہیں اور اس کے درخت خوشبودار ہیں۔ اس زمانہ میں ہندوستان سونے کی چڑیا اور لنکا سونے کی کہلاتی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی توجہات ہندوستان پر شروع سے رہیں، ان توجہات اور لطف وکرم کی بنا پر عرب وعجم کے مختلف اولیاء اللہ کو آپ نے اشارہ فرمایا کہ ہندوستان جاؤ اور وہاں ہدایت خلق اللہ کی خدمت انجام دو اور اللہ کا پیغام پہونچاؤ۔ ان اولیاء اللہ میں ایک مبارک ذات خواجۂ خواجگان ہندالولی حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی خواجہ غریب نواز کی ہے۔ آپ بحکم سرکار دوعالم ﷺ ہندوستان آئے اور اجمیر کو مرکز ہدایت بنایا۔ آپ کے قیام سے یہ شہر دارالخیر نام سے مشہور ہوا۔

Marfat.com

ہندوستان گنگا جمنی تہذیب کا سنگم ہے۔ یہاں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ جن اولیاء اللہ نے ہندوستان میں شجر اسلام کی آبیاری کی ان میں مشائخ چشت کو اوّلیت حاصل ہے۔ یہ حقیقت روز روشن کی طرح سب پر ظاہر ہے کہ اسلام سلامتی کا علم بردار ہے، وہ امن، شانتی، اُخوت، محبت اور اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی تعلیم دیتا ہے۔ بھائی کو بھائی سے ملاتا ہے اور دِلوں سے نفرت دور کرتا ہے۔ مشائخ چشت اسلام کا یہ پیغام لے کر ہندوستان آئے، ان کے پاس تلوار تھی، نہ لاٹھی۔ ان کے گفتار و کردار میں خلوص تھا، پیار تھا، شیرینی تھی۔ اس پیغام کو ہندوستان میں عام کرنے والی ذات گرامی حضرت خواجہ غریب نواز کی ہے۔ آپ ساری زندگی اطاعت الٰہی اور انسانی خدمت میں مشغول رہے۔ نہ کسی کو تکلیف پہونچائی، نہ کسی کے دِل کو دُکھایا۔ آپ سب کے مونس و غم خوار رہے۔ رحمت عالم ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ ساری مخلوق عیال اللہ ہے۔ اللہ سب سے زیادہ محبت اس سے کرتا ہے جو اللہ کی مخلوق کو سب سے زیادہ چاہتا ہے۔ (بیہقی کتاب الایمان)

اس حدیث مبارک کا ظہور آپ پر اس طرح ہوا کہ آپ کے وصال کے بعد آپ کی پیشانی پر نورانی خط میں ھٰذا حبیب اللّٰہ مات فی حب اللّٰہ (یہ اللہ کا حبیب ہے اور اللہ کی یاد میں مرا) لکھا تھا۔

حضرت خواجہ غریب نواز (متوفی رجب ۶۳۲ھ) کی آمد سے ہندوستان میں چشتی فیض کا دریا جاری ہوا آپ کے وصال کے بعد آپ کے خلفا نے اس سنہرے مشن میں چار چاند لگائے۔

احقر کا نسبی تعلق شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر چشتی سے ہے۔ حضرت بابا صاحب کو شیخین (حضرت خواجہ غریب نواز اور حضرت خواجہ قطب صاحب) سے خلافت واجازت حاصل ہے۔ آپ بیک وقت دونوں کے خلیفہ ومجاز ہیں۔ مشائخ چشت نے ہندوستان میں تصوف کے پیغام کو عام کیا۔ انھوں نے اصلاحِ معاشرہ اور شانتی کے لئے تصوف کو اپنا نا مفید سمجھا۔ آج دنیا میں بدامنی اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے، لوگ سکون کی تلاش میں اِدھر اُدھر گھوم رہے ہیں۔ اگر یہ لوگ خانقاہ کا رُخ کریں اور اہلِ تصوف

Marfat.com

کی صحبت اختیار کریں، انہیں احساس ہوگا یہی وہ جگہ ہے جہاں سکون نصیب ہوتا ہے اور بے چین دل کو قرار آتا ہے۔ یہ اللہ کے نیک بندے بھائی چارگی، اخوت محبت اور انسانیت کا درس دیتے ہیں، دلوں سے نفرت دور کرتے ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جن کی نورانی صورت دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج تصوف کی جتنی ضرورت ہے اتنی شاید پچھلے زمانے میں نہ تھی۔ اگر انسان تصوف کی راہ پر چلنے لگے تو سماج برائیوں سے پاک ہوجائے، نہ کہیں خوف ہو، نہ کہیں خطرہ، ہر طرف امن ہی امن ہو۔

تصوف پر دانشوروں نے خوب لکھا ہے، یہ ایسا وسیع موضوع ہے جس پر جتنا لکھا جائے کم ہے۔ حقیر نے بھی تصوف اور اس سے متعلق ابواب پر خامہ رسائی کی ہے۔ غلطی اور بھول انسانی فطرت میں شامل ہے، مجھے کم علمی اور نااہلی کا احساس ہے۔ جہاں غلطی اور کمی محسوس کریں عفو سے کام لیں۔

العذر عند کرام الناس مقبول

یہ کتاب ''جہانِ تصوف'' 13 سال پیشتر ۱۹۹۹ء میں لکھی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر کام کا ایک وقت مقرر کیا ہے وما توفیقی الاباللہ ۲۰۱۰ء میں یہ اللہ کی توفیق سے کچھ اضافہ کے بعد شائع کی گئی ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا لاحسان۔ محبِّ محترم جناب پروفیسر نثار احمد فاروقی فریدی، ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم، ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ مصروفیات کے باوجود پیش لفظ اور قطعہ تاریخ طباعت تحریر فرمایا۔ ناسپاسی ہوگی اگر میں شاہ محمد عمر فریدی، عزیزہ رفعت پروین چشتی، برادر اکبر مولوی عبدالجبار فریدی، ہمشیرہ عزیزہ فاطمہ فریدی اور برادرِ عزیز حاجی عقیل بخش، برادرِ طریقت مولانا غلام حسین قادری کا شکر ادا نہ کروں۔ اگر ان کی دعائیں اور تعاون شامل حال نہ ہوتا تو یہ کتاب پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ پاتی۔ رب قدیر جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ میں برادرم ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیا اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین۔

31 جنوری ۲۰۱۲ء

خاکپائے اہل اللہ

محمد انور علی سہیل فریدی غفرلہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

پروفیسر نثار احمد فاروقی
دہلی یونیورسٹی، دہلی

تصوف کی اصطلاح چاہے صدر اول میں نہ ملتی ہو، یا اسے کوئی اور نام دیا گیا ہو، مگر حقیقت یہ ہے کہ تصوف کوئی مذہب نہیں، صوفیہ کوئی علیحدہ فرقہ نہیں، ان کے معمولات و مراسم اسلام کے اصول و شعائر سے معارض نہیں، تصوف صرف ایک رویہ ہے جو خاص طور پر عہد بنی امیہ اور عہد عباسی کی مترفانہ و مسرفانہ عیش کوشی کے خلاف زہد و ورع کی ترغیب و تلقین کے لیے کھل کر سامنے آگیا اور ایک مقبول رویہ بن گیا۔ اس پر اعتراض ہر زمانے میں ہوتے رہے اور صوفیہ نے وضاحت کے لیے نظری مباحث پر کتابیں بھی لکھیں جو آج بھی تصوف کو جاننے سمجھنے کے لیے بنیادی ماخذ ہیں۔

اس صدی میں خاص طور پر مستشرقین کا رجحان تصوف کے مطالعے کی جانب ہوا اور بعض اہم کتابوں کے تراجم بھی مغربی زبانوں میں کیے گئے۔ لیکن تصوف سے شناسائی صرف عملی سطح پر یا کسی صاحب دل کی صحبت میں رہ کر ہی

Marfat.com

ممکن ہے۔ اسے ایک علمی موضوع قرار دے کر بحث کرنے والے ضروری نہیں کہ اس کا صحیح تجزیہ کر سکیں۔

مطالعۂ تصوف کے بہت سے پہلو ہیں: ایک شاخ تذکرۂ اولیاء ہے جس میں کبار اولیاء اللہ کے حالات اور واقعات ملتے ہیں، ان میں تاریخی اعتبار سے مستند کتابیں کم ہی ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ بیشتر کتابیں مریدوں اور عقیدت مندوں نے لکھی ہیں اور انہوں نے تاریخی استناد سے زیادہ کرامات و خوارق پر زور دیا ہے، اس ذخیرے سے صحیح تاریخی مواد بر آمد کرنے کے لیے غیر جذباتی اور مثبت زاویۂ نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔

دوسری شاخ میں صوفیہ کے اعمال و اشغال، اوراد و وظائف، ریاضات و مجاہدات کا بیان ملتا ہے، اس میں بڑا حصہ مسنون دعاؤں اور قرآنی آیات کے خواص پر مشتمل ہے، لیکن کچھ حصہ وہ بھی ہے جس کی ظاہری صورت کتاب و سنت سے نہیں ملتی۔ اس کو پرکھتے ہوئے یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ صوفیہ کے مختلف سلاسل ہیں اور ہر خاندان کے کچھ اپنے معمولات و مجربات ہوتے ہیں جنہیں بعض اوقات کسی اصول سے ثابت نہیں کیا جاسکتا نہ ان کی تاثیر سے انکار کرنا ممکن ہے۔ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اسلامی لشکر کسی مقام پر گیا ہوا تھا وہاں بچھو کثیر تعداد میں تھے اور بعض فوجیوں کو انہوں نے آزار پہنچایا، مقامی لوگ یہودی تھے اور وہ کسی منتر سے بچھو کے زہر کا اثر زائل کرتے تھے۔ سالارِ لشکر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات لکھی تو انہوں نے اس منتر کو پڑھوانے کی اجازت دے دی۔ اسے دوسری مثال میں یوں سمجھ سکتے ہیں کہ حیدر آباد میں کوئی صاحب ہیں جو ہر سال کچھ مخصوص تاریخوں میں دمہ اور سانس کے مریضوں کو اپنی بنائی ہوئی کوئی دوا چھوٹی سی مچھلی کے منہ میں رکھ کر مریض کے حلق میں ٹھونس دیتے ہیں۔ سب ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ یہ

108249

Marfat.com

عمل کسی طبی اصول سے مطابقت نہیں رکھتا، مگر ہزاروں لوگ وہ بھی ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ انہیں اس سے فائدہ ہوا۔ اگر صوفیہ کے اعمال و اوراد میں ایسے عناصر ہوں جو صریحاً اسلامی تعلیم اور نظریہ توحید کے خلاف ہیں تو ان پر گرفت کی جا سکتی ہے، دوسری صورت میں یہ کہا جائے گا کہ یہ کسی سلسلے کے خاندانی مجربات ہیں۔

تصوف کا تیسرا شعبہ ملفوظاتؒ کے مجموعے ہیں۔ ان میں بھی سب ایک پائے کے نہیں۔ بعض نہایت مستند اور مفید ہیں جیسے فوائد الفواد، خیر المجالس وغیرہ، بعض مشکوک بھی ہیں ان کی صحت ثابت نہیں۔ یہ کچھ ایسی انہونی بات نہیں۔ بعض مشہور و مقبول مصنفوں سے کتابیں ان کے مرنے کے بعد ہی نہیں ان کی زندگی میں بھی منسوب کی جاتی رہی ہیں۔ یہ عمل آج بھی ہو رہا ہے۔ بعض کتابوں میں تحریف و تصحیف اور اضافے بھی اپنے دینوی مفاد کی خاطر کر دیئے گئے ہیں۔ ایسی کتابوں کو پڑھنے اور ان سے صحیح نتائج اخذ کرنے کے لیے بھی دقیقہ شناس نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔ ملفوظات کے جو مجموعے احتیاط کے ساتھ مرتب ہوئے ہیں ان کی سب سے بڑی قدر و قیمت یہ ہے کہ ان کے بین السطور میں خود اس درویش کی شخصیت، اس کے عقائد اور معمولات کا براہِ راست علم حاصل ہوتا ہے اور انفرادی و معاشرتی اصلاح کے نفوذ کا بھی سراغ ملتا ہے۔ ان ملفوظات میں کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جسے کتاب و سنت کی صریح خلاف ورزی کہا جا سکے۔

اسی ملفوظات کی شاخ کے ضمن میں مکتوبات بھی آجاتے ہیں۔ یہ مکتوبات عموماً مریدوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے یا ان کے سوالوں کا جواب دینے کے لیے لکھے گئے تھے، مگر انہوں نے بعض خاص حالات میں وہ کام بھی کیا جو آج اخبار و جرائد کرتے ہیں۔ اس کی مثال میں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ؒ اور حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری ؒ کے مکتوبات کا نام لیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

فن تصوف ہی کا ایک حصہ وہ کتابیں ہیں جن کا موضوع مریدوں کی تعلیم و تربیت کے اصول بیان کرنا ہے۔ اس فن میں سب سے قدیم اور مقبول مشائخ کتاب آداب المریدین ہے جس کے مصنف حضرت شیخ نجیب الدین سہروردیؒ ہیں، اس انداز کی اور کتابیں بھی ہر زمانے میں لکھی گئیں مگر ان کا رواج ایک محدود حلقے تک رہا۔

صرف مریدوں کو ہی آداب سکھانے کی ضرورت نہیں، خود شیخ کے لیے بھی کوئی ضابطہ ہونا چاہیے۔ اس بارے میں سب سے اہم کتاب شیخ عبدالرحمٰن السلمیؒ کی آداب الصوفیہ ہے، یہ عربی میں ہے اور اس کا اردو ترجمہ آج تک نہیں ہوا۔ آداب الصوفیہ ہی عوارف المعارف کا موضوع بھی ہے اور یہ خانقاہ کے نصاب میں ابتدا سے شامل رہی ہے۔

ہمارے زمانے کی دشواری یہ ہے کہ تصوف اسلامی کی بیشتر کتابیں عربی میں ہیں یا پھر فارسی میں۔ بعض کتابوں کے اردو تراجم ہو گئے ہیں۔ مشائخ کی خانقاہ میں سب سے پہلے اصلاح عقائد کے لیے ضروری نصاب پڑھایا جاتا تھا۔ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ نے اپنے جانشین حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کو عوارف المعارف کے کچھ حصے کا درس دیا تھا مگر ابو شکور سالمیؒ کی کتاب التمہید پوری پڑھائی تھی اور اس کی سند بھی لکھ کر دی تھی جس میں یہ تاکید ہے کہ وہ بھی اپنے مریدوں کو اس کتاب کا درس دیں اور یہ خیال رکھیں کہ اس کے متن میں کوئی تصحیف و تحریف راہ نہ پائے۔ اس تاکید سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ حضرت بابا فریدؒ کے عقائد وہ تھے جو التمہید میں بیان ہوئے ہیں اور التمہید کے مطالعے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں نہایت سختی کے ساتھ کتاب و سنت کے اتباع کی تاکید کی گئی ہے اور بعد میں چشتی سلسلے کے بعض خانوادے اس راہ سے نہ صرف بھٹک گئے ہیں بلکہ اپنے مزعومہ عقیدوں پر اصرار کرتے ہیں۔ ایک بزرگ سے شقی کی تعریف

Marfat.com

پوچھی گئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ شقی وہ ہے جو کتاب و سنت کے خلاف عمل کرے اور پھر بھی امید رکھے کہ بخشا جائے گا۔ یہاں تو بخشے جانے سے بھی زیادہ بخشوانے کی دعویداری ہے۔

جن مشائخ کا حال ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں ان جیسا کوئی شیخ ملنا تو دشوار ہے مگر کچھ خانوادے اب بھی ایسے ہیں جو اپنے بزرگوں کی صالح روایت کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں اور مقدور بھر ان کی اشاعت و ترویج میں بھی کوشاں رہتے ہیں۔ ایسے ہی ایک جوان صالح جناب محمد انور علی سہیل فریدی بدایونی سلمہ اللہ ہیں، وہ حضرت بابا فریدؒ کی اولاد ہیں اور ایک قدیم سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے ابھی دو سال قبل حضرت شاہ آبادانی سیالکوٹیؒ کے حالات نہایت تحقیق اور تفصیل کے ساتھ تذکرہ آبادانیہ کے نام سے لکھ کر شائع کرائے تھے جس کے مطالعے سے نہ صرف مجھے حظ حاصل ہوا بلکہ بعض باتیں پہلی بار اسی کتاب سے معلوم بھی ہوئیں۔ اب انہوں نے یہ دوسری کتاب — ''جہانِ تصوف'' — لکھی ہے جو اس زمانے کی بڑی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا اب مریدوں میں کیا مشائخ میں بھی عربی فارسی کا علم محدود ہو گیا ہے اس لیے متقدمین کی کتابوں سے استفادہ دشوار ہو گیا۔ سلاسل تصوف میں بیعت و ارشاد کی روایت تو جاری ہے اس لیے مرشد اور مسترشد، مرید و مراد دونوں کو بعض بنیادی باتوں کا علم ہونا ضروری ہے۔

سہیل فریدی صاحب نے بتایا کہ صوفی اور تصوف کیا ہے؟ یہ تو خیر پرانی بحث ہے۔ اس سے آگے بڑھ کر یہ کہ خود بیعت اور اس کے آداب و شرائط کیا ہیں؟ شیخ کے لیے کیا لازم ہے، خانقاہ کیسی ہوتی ہے اور ہونی چاہیے۔ وغیرہ

اس کتاب میں اگرچہ سب ضروری مباحث کا احاطہ نہیں ہو سکا، لیکن اگر یہ کتاب مقبول ہوئی، اور مجھے یقین ہے کہ مختلف سلاسل کے موجودہ خانوادوں میں

Marfat.com

مقبول ہو گی، تو سہیل صاحب کے صالح علمی ذوق سے بجا طور پر یہ بھی توقع ہے کہ وہ بقیہ دوسرے مسائل کو اپنی آنے والی تالیف کا موضوع بنائیں گے۔

(پروفیسر) نثار احمد فاروقی

دہلی یونیورسٹی، دہلی ۱۱۰۰۰۷

۲۔ رجب ۱۴۲۰ھ

۱۲۔ اکتوبر ۱۹۹۹ء

Marfat.com

پیش لفظ

جہانِ تصوف

ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

صدر شعبہ علوم اسلامیہ ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی۔ ۶۲

ہندوستان کیا پورے عالم اسلام میں اشاعت دین حق کے تعلق سے صوفیائے کرام اور علمائے ربانین کی شبانہ روز مساعی کو فراموش نہیں کیا جاسکتا ان حاملان نفوس قدسیہ نے جس طرح اسلام کی نشرواشاعت فرمائی اس کا معترف آج ہر وہ شخص ہے جس کے دل میں اسلام کی عظمت اور ناشران اسلام کی محبت ہے حضرات انبیاء ومرسلین اور صحابہ و تابعین کے بعد انہیں حضرات نے پیغمبرانہ سنت کو صحیح معنوں میں برقرار رکھا اور دنیاوی مشکلات سے نبرد آزما ہو کر پورے اخلاص دل کے ساتھ اشاعت دین حق کا اہم فریضہ انتہائی گرم جوشی کے ساتھ انجام دیا۔ تمام سلاسل کے صوفیائے کرام اور مشائخ عظام نے ایک جٹ ہو کر خدائے تعالیٰ کا آفاقی پیغام بندگانِ حق تک صرف پہنچایا ہی نہیں بلکہ رہنمایان ملت اور علمائے امت کے دلوں میں احیائے دین کے لیے تبلیغ و اشاعت کی ضرورتوں کا فطری احساس پیدا کرایا اور خانقاہی نظام کو فروغ دے کر بندگان الٰہی کے دلوں میں اسلام کی محبت کا چراغ ہی صرف روشن نہیں کیا بلکہ وہ اصول وضابطے بھی بتلائے جس پر عمل پیرا ہو کر ایک بہتر انسان بننے کی راہ ہموار ہوئی۔

صوفیا نے اور مشائخین عظام نے ان خانقاہوں میں بیٹھ کر بلا تفریق مذہب

Marfat.com

و ملت ایک بہتر انسان بن کر سماج کے لیے نفع بخش ہونے کی جو تعلیم دی اس کی نظیر دنیا کی کسی اور سوسائٹی میں نہیں ملتی۔ یہ انہیں خانقاہوں کا فیضان ہے کہ جتنے لوگ والہانہ محبت اور عقیدت کے ساتھ ان سے وابستہ ہوئے وہ بہتر انسان بنے اور ان کی زندگی پوری دنیا کے اقوام وملل کے لیے نمونہ بنی۔

آج جب کہ مادیت پرستی کا دور دورہ ہے ہوس زر نے انسانوں کو اندھا بنا دیا ہے اور وہ بہت ساری روشن حقیقتیں جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہیں ان کی تردید کرنے لگا ہے۔ بزرگان دین اور ان کے روشن کارناموں پر بھی پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ مگر جن صوفیائے کرام نے پورے اخلاص دل کے ساتھ اپنی شبانہ روز مساعی اور ریاضت و مجاہدہ کے ذریعہ بندگان خدا کو قصر دولت سے نکال کر ایمان و یقین کے اجالے میں لا کھڑا کیا اور ان کے ذہن و فکر اور قلب و نظر کی تطہیر فرمائی ان کے اس مومنانہ کردار عمل کو غفلت و نسیان کی دبیز چادر سے ڈھانپ کر عام بندگان الٰہی کو ان سے بے پرواہ کر دینا آسان کام نہیں بلاشبہ ان حضرات القدس کا ہر کردار و عمل عامۃ الناس کے لیے ہر دور میں مشعل راہ رہا ہے اور رہے گا۔ البتہ اس دور کے بعض نام نہاد صوفیاء جو اپنی مرضی کے مطابق اسلام کی تعبیر اور توضیح و تشریح کرتے ہیں اور عظمت اسلام کی پیمائش اپنے ہی قد سے کرتے ہیں ان کے اس کردار سے نہ صرف اسلام کو نقصان پہنچا ہے بلکہ مسلمانوں کا بھی کردار و عمل مجروح ہوا ہے۔ آج جب کہ بے ڈھنگے لمبے بال رکھ کر اور لال پیلے کپڑے پہن کر جس طرح بندگان خدا کو گمراہ کر کے اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ آج ہماری نگاہوں کے سامنے ہے، ایسا وہی لوگ کرتے ہیں جنہیں اسرار تصوف کیا، اس کے بنیادی شرائط سے بھی آگاہی نہیں ہوتی اس لیے ضرورت اس بات کی تھی کہ بندگانِ الٰہی کو ایسے لوگوں کا حقیقی چہرہ دکھا دیا جائے اور کتاب و سنت کی روشنی میں یہ بتا دیا جائے کہ صوفی کسے کہتے ہیں اور ان کا

Marfat.com

کردار عمل کیا ہوتا ہے مجھے خوشی ہے کہ حضرت مولانا محمد انور علی سہیل فریدی نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور تصوف و صوفی ہی نہیں بلکہ شیخ، شرائط شیخ، خانقاہ و سماع اصفیاء، بیعت و اقسام بیعت کے علاوہ سلاسل طریقت اور شجر ہائے طریقت جیسی ذیلی سرخیوں کے تحت وہ تمام گنج ہائے گراں مایہ جمع کردیئے ہیں جس کی عہد حاضر میں اشد ضرورت ہے، مادیت پرستی کے اس دور میں اگر ایسی کتابیں لکھی جائیں جس سے اسلام کے حقائق اجاگر ہوں تو اس سے بندگانِ الٰہی بہت ساری برائیوں اور گمراہیوں سے محفوظ رہ کر اپنے دین و ایمان کو جلا بخش سکتے ہیں۔ مجھے بھرپور امید ہے کہ سہیل فریدی صاحب کی اس تصنیف سے وہ کمی ضرور پوری ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق و باطل میں تمیز پیدا کرنے کی صلاحیت اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیرِ خَلقِهٖ وَ اَصحَابِهٖ اَجمَعِین

بِرَحمَتِكَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ

ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

صدر شعبہ علوم اسلامیہ

ہمدرد یونیورسٹی، ہمدرد نگر

نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۶۲

Marfat.com

مقدمہ

صوفیاء نے اسلامی تاریخ میں ہمیشہ ایک اہم اور مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ ان کا کردار علمائے کرام سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے بلکہ بعض جہتوں میں علماء بھی زیادہ ہے۔ مثلاً تبلیغ دین میں صوفیاء کرام ہمیشہ مولویوں سے آگے رہے ہیں۔ علماء کرام صرف شریعت ظاہری کے قائل ہیں۔ صوفیاء کرام شریعت ظاہری کے ساتھ ساتھ شریعت باطنی یعنی طریقت کے بھی قائل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کی نسبت صوفیاء کا عوام کے ساتھ تعلق زیادہ سہل اور وسیع رہا ہے۔ خصوصاً ہندوستان میں صوفیاء کرام نے دین کو سمجھنے اور غیر مسلموں کو اسلام کی جانب راغب کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ مقامی ذاتوں کے لوگ صوفیاء کرام کی کوششوں سے ہی مسلمان ہوئے اور ایک وقت ایسا آیا کہ بہت سے علمائے کرام بھی صوفیانہ سلسلوں سے وابستہ ہوگئے۔ جن میں حضرت مجدالف ثانی مہراور حضرت شاہ ولی اللہ قابل ذکر ہیں۔ آج کے دور میں صوفیاء کی تعلیمات کو فلسفوں سے کسی طور پر کم نہیں مانا جاتا۔

صوفیانہ تعلیمات یا تصوف کیا ہے؟ اس کو سمجھنا ایک عام آدمی کیلئے اتنا آسان نہیں جتنا کہ دکھائی دیتا ہے۔ تصوف کی بہت سی اصطلاحات ہیں باریکیاں ہیں، تشبیہات ہیں، مسائل ہیں اور ان مسائل کے مختلف حل ہیں۔ تصوف کی اپنی ایک زبان ہے۔ جو لوگ تصوف میں داخل ہیں وہ تو ان باتوں کو جانتے ہیں۔ مگر ایک عام آدمی جو تصوف کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اگر وہ تصوف کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہو یہ ایک کوہِ گراں کی طرح نظر آتا ہے۔ تصوف کے حوالے سے جو کتب آج کے دور میں لکھی گئی ہیں وہ اتنی پیچیدہ ہیں کہ قاری ابتدائی صفحات پڑھ کر ہی کتاب کو ناقابل فہم سمجھ کر بند کر دیتا

Marfat.com

ہے۔ اس صورت حال میں محترمی انور علی سہیل فریدی صاحب کی یہ کتاب کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔ جس میں تصوف کے حوالے سے عام فہم زبان استعمال کی گئی ہے۔ مختلف موضوعات اور اصطلاحات کو چند سطروں میں بیان کر کے قاری کو سمجھا دیا گیا ہے۔ فریدی صاحب کی یہ خدمت طالبانِ تصوف پر بہت بڑا احسان ہے کہ اردو زبان میں انہوں نے طلباء کیلئے ایک آسان اور معیاری کتاب تیار کر دی ہے۔ جو تحقیق کے تمام تقاضے پورے کرتی ہے۔ اس کے بعد یہ کتاب ایک تعارف ہونے کے ساتھ ساتھ عالمانہ تحقیق بھی ہے جس سے علماء اور محققین بھی پوری طرح استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس تصنیف کا صلہ کوئی شخص ان کو نہیں دے سکتا۔ اس کا صلہ صرف خدائے برتر کے پاس ہے۔ ہم فریدی صاحب کی صحت کاملہ اور درازی عمر کی دعا کرتے ہیں۔

مورخہ: 12-2-2012

ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ

ایڈووکیٹ ہائیکورٹ

مکان نمبر B-69 صابری اسٹریٹ نمبر 12

صداقت پارک سانده خورد لاہور پاکستان

0300-4573727

0346-4048805

email: saudulhassankhan@yahoo.co.in

Marfat.com

صوفی

حضرت مخدوم شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں لکھتے ہیں۔
صوفی لفظ کی تحقیق کے بارے میں لوگوں نے بہت کچھ کہا اور لکھا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں صوفی کو صوفی اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صوف (اونی کپڑا) پہنتا ہے۔ ایک جماعت کا خیال ہے کہ اصحاب صفہ سے نسبت رکھنے والے لوگ صوفی کہلائے۔ ایک گروہ کہتا ہے صوفی صف سے مشتق ہے۔ ہر ایک نے اپنی اپنی تحقیق کے مطابق بہت سے لطائف بیان کئے ہیں۔ عربی لغت کی رو سے صفا سے جو لفظ بنے گا وہ صفوی ہو گا نہ کہ صوفی، صفہ سے صفی بنے گا نہ کہ صوفی۔ اسی طرح صف سے صفی بن سکتا ہے صوفی نہیں اگر صوفی کی نسبت صوفانہ کی طرف ہوتی یہ لفظ صوفاتی ہوتا نہ کہ صوفی۔(۱)

تمام صوفیہ کا خیال ہے کہ لفظ صوفی صوف سے مشتق ہے۔ شیخ ابو نصر سراج کتاب اللمع میں تحریر کرتے ہیں کہ صوفیا اپنے ظاہری لباس کی وجہ سے صوفی کہلائے یہ اس لیے کہ بھیڑوں کے اون کے کپڑے پہننا انبیاء، اولیاء اور برگزیدہ ہستیوں کا نشان خاص ہے(۲)۔ مولانا جامی کی تحقیق کے مطابق سب سے پہلے بزرگ جو صوفی کے نام سے مشہور ہوئے ابو ہاشم کوفی (متوفی ۱۵۰ھ) تھے۔(۳)

لفظ صوفی حضرت خواجہ حسن بصری کے زمانہ میں رائج تھا۔ حضرت خواجہ

---

(۱) تاریخ مشائخ چشت

(۲) کتاب اللمع ص ۲۲

(۳) نفحات الانس

Marfat.com

حسن بصری مشہور تابعی، محدث اور فقیہہ تھے۔ شیخ ابو نصر سراج لکھتے ہیں۔

یہ لفظ یعنی صوفی، خواجہ حسن بصری کے زمانہ میں رائج تھا۔ آپ سے مروی ہے کہ میں نے ایک صوفی کو طواف کرتے دیکھا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ اگر ابو ہاشم نہ ہوتے تو میں ریاء خفی کو نہ سمجھ پاتا۔ کتاب تاریخ مکہ میں محمد بن اسحاق وغیرہ سے مروی ہے کہ اسلام سے قبل ایک بار مکہ خالی ہو گیا اس وقت بیت اللہ کا طواف کرنے کے لیے کوئی متنفس باقی نہ رہا۔ البتہ کسی دور دراز علاقے سے ایک مرد صوفی آتا اور طواف کر کے واپس چلا جاتا تھا اگر یہ روایت پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے تو ثابت ہو گا کہ اسلام سے پیشتر بھی یہ لفظ مستعمل تھا اور ارباب فضل و صلاح کے لیے بولا جاتا تھا۔ (۱)

صوفی کا لفظ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک شعر میں بھی استعمال کیا ہے یہ شعر انہوں نے گورنر مدینہ ابن ام الحکم کو ایک خط میں تحریر کیا تھا۔ (۲) شعر یہ ہے:

قَدْ كُنْتَ تَشَبَّهُ صُوْفِياً لَهُ كُتُبٌ
مِنَ الْفَرَائِضِ وَ آيَاتِ فُرْقَانِ

تو ایسے صوفی سے مشابہ تھا جس کے پاس کتابیں ہوں جن میں فرائض اور قرآنی آیات درج ہوں۔

اس روایت کے مطابق صوفی کا لفظ پہلی صدی ہجری میں صحابہ کے زمانہ میں بھی رائج تھا۔ یہ شعر علامہ ابو محمد جعفر بن حسین السراج بغدادی (م ۵۰۰ھ) نے بطور ثبوت کے پیش کیا ہے۔ (۳)

علامہ سید محمود شکری آلوسی (۴) کی تحقیق کے مطابق صوفی کا لفظ اسلام سے

---

(۱) کتاب اللمع (۲) تاریخ مشائخ چشت (۳) نفحات الانس (۴) سعودی عرب کے مشہور عالم اور تاریخ داں ۱۹۲۴ء میں انتقال ہوا، حضور غوث پاک کی اولاد پاک نہاد سے تھے۔ محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے عقیدے سے متاثر تھے۔ شاہ سعود سے قریب تھے۔ ہندوستان کے (باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

Marfat.com

قبل بھی رائج تھا۔ پہلا آدمی جسے صوفی کہا گیا وہ صوف کا لباس پہننے کی وجہ سے نہیں بلکہ عبادتوں، ریاضتوں اور انسانوں کی خدمت کی وجہ سے خود صوف کی طرح سوکھ جانے کی بنا پر صوفی مشہور ہوا۔ علامہ آلوسی بلوغ الارب میں لکھتے ہیں:

صوفہ لقب غوث بن مر بن اد بن طانجہ بن الہاس بن مضر کا ہے۔ اسے اور اس کی اولاد کو صوفہ اس لیے کہا گیا کہ اس کی والدہ کے یہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ اس نے منت مانی کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو اسے کعبہ کی نذر کر دوں گی تاکہ وہ کعبہ کی خدمت کرے۔ چنانچہ غوث پیدا ہوا شروع میں وہ اپنے ماموؤں کے ساتھ کعبے کی خدمت کرتا رہا پھر کعبے کی خدمت کی وجہ سے اسے جو احترام حاصل ہوا تو یہ لوگوں کو عرفہ سے گزارنے کی خدمت بھی انجام دینے لگا۔ صوفہ نام کی وجہ یہ ہے کہ ابھی یہ بچہ ہی تھا اور کعبے کی خدمت کیا کرتا تھا کہ ایک روز گرمی کی شدت کی وجہ سے گر پڑا اس کی والدہ نے اسے گرا ہوا اور دبلا دیکھا تو کہا میرا بیٹا سوکھ کر صوفہ (پشم) بن گیا ہے۔ لہٰذا اس کا نام صوفہ پڑا۔

علامہ شکری آلوسی نے تاریخ عرب میں یہ بھی لکھا ہے کہ صوفہ جرہم کا ایک قبیلہ ہے جو مکہ میں رہا کرتا تھا عرفہ سے لوگوں کو گزارنے کا اختیار اسی کے پاس تھا۔ انہوں نے اسلام سے قبل کے کسی شاعر کا ایک شعر بھی اس قبیلے کے بارے میں لکھا ہے۔

وَلَا یَرِیْمُوْنَ فِی التَّعْرِیْفِ مَوْقِفِهِمْ
حَتّٰی یُقَالَ اَجِیْزُوْ آلِ صُوْفَانَا

عرفات میں قیام کے وقت یہ اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹتے جب تک

(بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ کا)

مشہور عالم نواب صدیق حسن خاں والی ریاست بھوپال سے کافی مراسم تھے۔ بلوغ الارب فی معرفۃ احوال العرب آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ حضرت بھولے میاں نبیرہ جانشین حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی نے حضرت مولانا صاحب کے حالات میں تحریر کیا ہے کہ آخر وقت میں نواب صدیق حسن خاں مولانا صاحب سے مرید ہو گئے تھے۔

Marfat.com

یہ نہ کہا جائے کہ اے آل صوفان لوگوں کو گزارو(۱) آج تک یہ رسم قائم ہے کہ حج کے دوران حجاج کرام اس وقت تک عرفات کے میدان سے رخصت نہیں ہوتے جب تک انہیں خاص اشارے سے روانہ ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ اس طرح یہ اہم خدمت عرصہ تک صوفی کہلانے والوں کے پاس رہی۔(۲)

تصوف اور صوفی

تصوف اور صوفی کے بارے میں مشہور بزرگ حضرت شیخ شرف الدین بن احمد یحییٰ منیری ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔(۳)

---

(۱) بلوغ الارب فی معرفۃ احوال العرب ص ۵۳۰، اردو ترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن

(۲) تصوف رسم اور حقیقت

(۳) آپ ہندوستان کے مشہور شاہ ولایت بزرگ ہیں منیر علامہ بہار شریف میں ۲۹ر شعبان ۶۶۱ھ میں پیدا ہوئے شرف آگئیں (۶۶۱ھ) مادہ تاریخ پیدائش ہے۔ ولد کانا شیخ احمد یحییٰ منیری ہے حضرت شیخ احمد یحییٰ منیری اپنے زمانے کے اولیائے کاملین سے تھے۔ قصبہ منیر میں آپ کا مزار شریف زیارت گاہ ہے۔

مخدوم الملک شیخ شرف الدین بن احمد یحییٰ منیری فردوسی سلسلہ کے عظیم المرتبت بزرگ ہیں آپ مخدوم شیخ نجیب الدین فردوسی دہلوی کے مرید و خلیفہ ہیں۔ علم ظاہر حاصل کرنے کے بعد پیر کی تلاش میں دہلی آئے۔ اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت محبوب الٰہی نے آپ کو تنبول یعنی پان پیش کیا اور آپ کو رخصت کیا اور حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا یہ شہباز ہے لیکن ہمارے جال میں پھنسنا اس کے مقدر میں نہیں (مراۃ الاسرار ص ۹۲۹)۔ قدیم بزرگوں کا دستور تھا کہ جب کوئی شخص مرید ہونے کے لیے آتا اور اس کا حصہ ان کے یہاں نہ ہوتا تو اس کی خاطر پان سے کرتے۔ آنے والا سمجھ جاتا کہ میرا یہاں حصہ نہیں ہے یہ مجھے کسی اور بزرگ کی خدمت میں جانے کا اشارہ ہے۔ مخدوم الملک دہلی سے پانی پت گئے کچھ دن حضرت شیخ شرف الدین بو علی شاہ قلندر کی خدمت میں

(باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

Marfat.com

تصوف کا ضابطہ اور قانون دیرینہ ہے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اس پر پیغمبروں اور صدیقوں کا عمل رہا ہے۔ بری عادتیں اور زمانے میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں ان کی وجہ سے زمانہ والوں کی آنکھوں میں صوفیوں کا حال برا دکھائی دیتا ہے ان کی پاک دامنی پر دھبے لگانے کا خاص سبب یہی ہے کہ خود صوفیوں نے اپنی روش بدل دی ہے۔ اور خلاف اصول عادتوں میں مبتلا ہو کر تصوف کو بدنام کر دیا ہے ورنہ تصوف تو

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ کا)

رہے یہاں بھی مقصد حاصل نہیں ہوا۔ آپ کے بڑے بھائی نے شیخ نجیب الدین فردوسی کا ذکر کیا اور مشورہ دیا کہ آپ دوبارہ دہلی جائیں اور حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ انشاءاللہ وہاں مقصد میں کامیابی ہو گی۔ آپ دہلی آئے اور حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنے کا مقصد بیان کیا۔ پانی پت سے رخصت کے وقت حضرت بو علی شاہ قلندر نے آپ سے فرمایا تھا محمد ﷺ کو کوہ حرا (غار حرا) میں فتح یابی ہوئی تھی اور تمہاری فتح یابی کوہ راج گیر میں ہو گی۔ (مراۃ الاسرار ص ۹۲۹)

شیخ نجیب الدین فردوسی نے آپ کو مرید کیا اور اجازت دی، خلافت عطا کی اور تمام تبرکات عطا فرمائے۔ آپ نے کہا یہ بڑا کام ہے اور مجھ بیچارے سے کس طرح انجام پائے گا۔ شیخ نے فرمایا یہ اجازت نامہ میں نے حضرت رسالت پناہ ﷺ کے حکم سے لکھا ہے۔ مرتبہ نبوت تمہاری تربیت کرے گا میرے مشائخ کی ولایت بھی تمہارے کام میں لگی ہوئی ہے۔ اس بات کی فکر مت کرو۔ اس کے بعد رخصت کیا اور فرمایا اگر راستے میں کوئی خبر معلوم ہو تو واپس نہ آنا۔

(مرآۃ الاسرار ص ۹۲۹۔۹۳۰)

حضرت مخدوم الملک راستہ میں ہی تھے کہ شیخ کے انتقال کی خبر معلوم ہوئی ارادہ کیا کہ دہلی واپس جائیں لیکن شیخ کی وصیت یاد آئی۔ آپ نے اپنا سفر جاری رکھا جب بنارس سے آگے کا سفر شروع کیا سارے تبرکات اپنے بھائی کے حوالے کئے اور خود جنگل کی راہ لی اور یاد حق میں مشغول ہو گئے۔ بھائی نے گھر پہنچ کر سارے تبرکات والدہ کے حوالے کئے۔ آپ نے مختلف مقامات پر چلّے کئے۔ راج گیر کی چلّہ گاہ کافی مشہور ہے جہاں آپ بارہ برس کے طویل عرصہ تک

(باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

Marfat.com

دین وایمان کی جان ہے۔ اگر تصوف کی ابتداء پر غور کرو گے اس کو آدم علیہ السلام کے وقت سے ہی پاؤ گے اس عالم میں پہلے صوفی حضرت آدم علیہ السلام ہیں ان کو حق تعالیٰ نے خاک سے پیدا کیا ہے پھر اجتباء اور اصطفاء کے مقام پر پہنچایا۔ خلافت عطا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ کا)

یاد الٰہی میں مشغول رہے اس دوران آپ پر سبزہ اگ آیا۔ علاقے کے گوالے اپنے جانوروں کو راج گیر کے جنگل میں گھاس کھلا رہے تھے اتفاقاً ایک گائے نے سبزہ سمجھ کر آپ کے جسم پر منہ مارا آپکی آنکھ کھل گئی اور آپ بیدار ہوئے دیکھا کہ پورے جسم پر سبزہ اگ آیا ہے اور آپ کو اس کی خبر نہیں اس وقت آپ کو بھوک کا احساس ہوا۔ آپ نے گوالہ سے دودھ مانگا گوالہ نے کہا گائے کے دودھ نہیں ہے آپ نے فرمایا دوہو۔ خدا کے حکم سے وہ گائے دودھ دینے لگی۔ آپ نے دودھ پیا اور اسے دعاؤں سے نوازا۔ آپ کی ایک چلہ گاہ قصبہ بلیا لکھمنیا اسٹیشن (ضلع بیگو سرائے) کے قریب مسجد کے عقب میں املی کے درخت کے نیچے ہے۔ یہاں بہت سی قبریں ہیں چلہ گاہ کے چاروں طرف پرانی اینٹ کی چہار دیواری ہے۔ چلہ گاہ بہت نورانی ہے۔ احقر غفرلہ جب لکھمنیاں جاتا ہے حاضر ہوتا ہے۔

شیخ شرف الدین منیری بہت بڑے عالم اور بزرگ تھے بہار کی ولایت آپ کے سپرد ہے۔ مخدوم بہاری آپ کا لقب ہے اسی لقب سے آپ زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کا دوسرا لقب مخدوم الملک ہے۔ آپ کی تصنیفات مشہور ہیں وحدۃ الوجود پر آپ نے ایک رسالہ ارشاد السالکین تحریر فرمایا۔ شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی کی اداب المریدین کی شرح شرح آداب المریدین کے نام سے لکھی۔ آپ نے مریدین کی تعلیم تربیت کے واسطے سینکڑوں مکتوب مریدین کو لکھے مریدین نے ان کو جمع کر کے مکتوبات صدی ومکتوبات دو صدی کے نام سے شائع کیے۔ ان مکتوبات میں بیشتر مکتوبات خواجہ مظفر بلخی حاکم چوسہ کے نام ہیں یہ مکتوبات کیا ہیں شریعت وطریقت کا خزانہ ہیں۔

آپ نے طویل عمر پائی۔ ٦ شوال ٧٨٢ھ بروز پنج شنبہ (جمعرات) بعہد سلطان فیروز شاہ تغلق آپ کا وصال ہوا۔ وفات پر شرف (٧٨٢ھ) مادہ تاریخ وصال ہے۔ آپ کے جنازے کی نماز حسب وصیت حضرت مخدوم حافظ محمد اشرف سمنانی ثم کچھوچھوی نے پڑھائی۔ حضرت مخدوم الملک نے وصال کے وقت فرمایا تھا۔ حافظ محمد اشرف سمنان سے آرہے ہیں لیکن ان کے

(باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

Marfat.com

فرمائی پھر صوفی بنایا۔ تصوف کی دولت ایک نبی سے دوسرے نبی کو منتقل ہوتی رہی صوفیوں کا یہ بھی معمول ہے کہ کسی خاص جگہ بیٹھ کر آپس میں مل جل کر راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں۔ چنانچہ صوفی صافی اول حضرت آدم علیہ السلام کی اس خلوت در انجمن کے لئے خانہ کعبہ کی بنیاد پڑی یعنی دنیا میں پہلی خانقاہ کعبہ مکرم ہے۔ پھر جب دور

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ کا)

یہاں پہنچنے سے قبل میرا انتقال ہو جائے گا ان سے کہنا کہ وہ پنڈوہ شیخ علاء الحق پنڈوی کے پاس جائیں ان کا حصہ شیخ علاء الحق پنڈوی کے یہاں ہے۔ ہماری تسبیح مصلّیٰ انہیں دے دینا ان سے کہنا کہ ہمارے جنازے کی نماز پڑھائیں جب جنازہ تیار کر کے رکھا لوگوں نے دیکھا کہ حضرت مخدوم محمد اشرف سمنان سے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے نماز جنازہ پڑھائی تبرکات لیے اور پنڈوہ چلے گئے۔ آپ کا مزار پرانوار بہار شریف ضلع ہزاری باغ (بہار) میں مرجع خلائق ہے۔ مزار شریف اور خانقاہ کی وسیع عمارت بنی ہوئی ہے۔ آپ سے سلسلہ فردوسیہ کا خوب فروغ ہوا

* سلسلہ فردوسیہ سہروردیہ سلسلہ کی شاخ ہے فردوس حلب کے پاس ایک گاؤں ہے۔ قطب سہر سا حضرت مولوی شاہ جعفر علی فریدی ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"فردوس حلب کے پاس ایک گاؤں ہے جہاں حضرت مولانا نجم الدین کبریٰ قیام فرماتے تھے۔ حضرت شیخ ابو نجیب سہروردی نے بوقت عطائے خلافت مولانا نجم الدین کبریٰ سے فرمایا شما مشائخ فردوسیانید (آپ فردوس والوں کے پیر ہیں) اس ارشاد پر خانوادہ فردوسیہ وجود میں آیا اور مولانا نجم الدین کبریٰ سے جو سلسلہ سہروردیہ پھیلا وہ فردوسیہ کہلایا۔ اس خانوادہ فردوسیہ کے ماہ تاباں مخدوم الملک حضرت شاہ شرف الدین بن حضرت احمد یحییٰ منیری مدفون بہار شریف ضلع پٹنہ (اب یہ ضلع ہزاری باغ میں ہے) متوفی ۷۸۲ھ ہیں جن کا مزار پرانوار رحمت الٰہی کا خزانہ اور راج گیر کا چلہ فیضان فردوسیہ کا چشمہ ہے۔ حضرت مخدوم الملک کا ایک چلہ گاہ قصبہ بلیا اسٹیشن لکھمیاں ضلع مونگیر (اب ضلع بیگوسرائے میں ہے) میں بھی ہے جو مسجد کے عقب میں ہے۔ مخدوم الملک کے پیر و مرشد کا اسم شریف شیخ نجیب الدین ہے جن کا مزار دہلی حوض شمسی پر ہے۔ حضرت شیخ نجیب الدین کے پیر شیخ رکن الدین فردوسی ہیں۔

(باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

Marfat.com

مبارک حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کا آپہنچا تو آنحضرت نے اس طرح کعبہ کا قصد کیا۔ علاوہ اس کے خود مسجد نبوی میں ایک گوشہ معین کر دیا۔ اصحاب میں وہ گروہ جو سالکان راہِ طریقت بعنوان خاص تھا۔ ان میں بعض بوڑھے تھے، بعض جوان جیسے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت معاذ، حضرت بلال، حضرت ابوذر، حضرت عمار رضی اللہ عنہم۔ ان حضرات کو خاص خاص اوقات میں آپ وہاں بٹھاتے۔ اس خاص جماعت صوفیہ کے لوگ قریب قریب ستر اشخاص تھے۔ حضرت محمد ﷺ کا یہ بھی معمول تھا کہ جب کسی صحابی کی عزت وتکریم فرماتے تو ان کو ردائے مبارک یا اپنا پیراہن شریف عنایت فرماتے۔ صحابہ میں وہ شخص صوفی سمجھا جاتا۔ اب تم جان سکتے ہو کہ تصوف اور طریقت کی اوّل اوّل ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔

(مکتوبات صدی)

حضرت مخدوم شیخ علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش لاہوری نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''کشف المحجوب'' میں ایک باب باندھا ہے جس کا عنوان ہے ''صحابہ کرام اہل طریقت کے پیشوا'' اس باب میں صوفیا صحابہ کرام کے بارے میں لکھتے ہیں:

صحابہ کرام میں پیشوائے اعظم امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ ہیں، آپ اسلام کے گل سرسبد، اہل تجرید کے امام اور اہل تفرید کے بادشاہ ہیں۔ مشائخ رحمہم اللہ نے آپ کو صاحبان مشاہدہ میں مقدم رکھا ہے۔ حضرت عمر فاروق گدڑی پہنتے اور دین پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ آپ صوفیا کے مقتدا ہیں۔ دینی فراست باریک بینی اور خدا کی محبت میں استغراق آپ کے ساتھ مخصوص ہے۔ آپ کے بارے میں آں حضرت کا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ کا)

حضرت فردوسی مرید وخلیفہ حضرت شیخ بدرالدین سمرقندی کے اور یہ مولانا نجم الدین کبریٰ کے۔ حضرت مولانا نجم الدین کبریٰ حضرت شیخ ضیار الدین ابونجیب عبدالقاہر سہروردی کے۔ حضرت شیخ ابونجیب حضرت شیخ وجیہ الدین ابوحفص کے رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔ (مکتوباتِ عالیہ) تفصیل کیلئے احقر کا مضمون مخدوم الملک شیخ شرف الدین بن احمد یحیٰ منیری ملاحظہ کریں۔

Marfat.com

فرمان ہے کہ عمر کی زبان سے حق بات نکلتی ہے۔ اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو عمر ہیں۔ حضرت عثمان بن عفان شرم وحیا، تسلیم ورضا میں صوفیا کے امام ہیں۔ حضرت علی مرتضیٰ کی راہ طریقت میں بڑی شان ہے اور ان کا مرتبہ بلند تر ہے۔ علم وفہم دین میں آپ کا مرتبہ مسلم ہے۔ اصول حقیقت کے بیان اور وضاحت میں آپ بے نظیر ہیں۔ آپ کے لئے حضور ﷺ نے فرمایا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ۔ (کشف المحجوب باب صحابہ کرام اہل طریقت کے پیشوا)

علم تصوف

قرآن حکیم نبی کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ (آل عمران آیت ۱۶۴ پارہ ۴) بیشک اللہ نے مومنین پر احسان فرمایا کہ ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اسکی آیات کی تلاوت فرماتا ہے، انھیں پاک کرتا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تحقیق کہ اس سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔

اس آیت میں تین کارِ نبوت کا ذکر کیا گیا ہے:

(۱) تلاوت آیات (۲) تزکیہ نفس (۳) تعلیم وحکمت

تلاوت آیات سے مراد آیات واحکام الٰہیہ کی بندوں تک تبلیغ وترسیل ہے۔ یہ کارِ نبوت کے ساتھ خاص ہے۔ تزکیہ نفس اور تعلیم کتاب وحکمت کا فریضہ علمائے امت کو میراث نبوی میں ملا جس کی ادائیگی کے لئے انہوں نے مختلف علوم وفنون کی تدوین کی۔ تصوف بھی انھیں میں سے ایک ہے جس نے تزکیہ نفس کے فریضہ کو اپنے ذمہ لیا۔ نفس کے تزکیہ واصلاح پر ہی انسان کی صلاح وفلاح کا دارومدار ہے۔ قرآن پاک فرماتا ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا۔ (الشمس آیت ۹/۱۰ پارہ ۳۰) بیشک کامیاب

Marfat.com

وہ ہوا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور ناکام وہ ہوا جس نے اسے آلودہ کیا۔

تصوف کی اصل تزکیہ واحسان ہے جیسا کہ قرآن حکیم اور سنت سے ثابت ہے۔

قرآن حکیم میں جس چیز کو تزکیہ کہا گیا ہے اور حدیث میں جس کی تعبیر احسان (۱) اور اخلاص سے کی گئی ہے وہی تصوف ہے۔ علم تصوف میں قرآن حکیم، احادیث نبوی اور مشائخ کے اقوال زریں کی روشنی میں ان احوال وکوائف کو بیان کیا جاتا ہے جن سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور روح میں پاکیزگی آتی ہے۔

انسان دو چیزوں کا مرکب ہے:

(۱) جسم (۲) روح

اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کی غذا کا نظم کیا ہے مثلاً جسم کے لئے کھانے پینے اور روح کے لئے عبادت۔ اسلام بھی انسان کی ان دونوں چیزوں کی بحث کرتا ہے۔ جسم کے لئے فقہ اور روح کے لئے تصوف کی راہ اختیار کرتا ہے۔ شیخ ابن قیم مشائخ صوفیا کا اجماع نقل کرتے ہیں کہ تصوف کتاب وسنت سے الگ کوئی چیز نہیں۔ (۲)

شیخ احمد زروق متوفی ۸۹۹ھ علم تصوف کے بارے میں لکھتے ہیں:

''تصوف وہ علم ہے جس کا مقصود دلوں کو ماسویٰ اللہ سے پھیر کر صرف اللہ کے لئے خاص کر دینا ہو اور فقہ عمل کی اصلاح نظم ونسق کی حفاظت اور احکام کے ذریعے حکمت کے ظہور کے لئے ہے۔ علم کلام کا مقصود دلائل کے ذریعہ ایمانی مقدمات کو ثابت کرنا اور ایمان کو یقین سے مزین کرنا ہے۔

جیسے علم طب بدن کی اصلاح اور نحو زبان کی اصلاح کے لئے ہے اور اسی طرح دوسرے علوم (۳)۔ تصوف کی تعریف علمائے کرام اور مشائخ عظام نے اپنے اپنے نظریے

---

(۱) اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ (حدیث احسان) اللہ کی عبادت تم اس طرح کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم اس طرح کرو جیسے تمہیں اللہ دیکھ رہا ہے۔

(۲) نفس مرجع

(۳) قواعد تصوف قاعدہ ۱۳ ص ۶ مطبوعہ مصر

Marfat.com

سے کی ہے ان نظریات کی تعداد ہزار سے زیادہ ہے مقصد سب کا ایک ہے اور وہ ہے کتاب وسنت پر عمل کر کے قلب کی صفائی ستھرائی کرنا۔

چند اقوال لکھے جارہے ہیں:

(۱) تصوف ایک علم ہے جس سے نفوس کی پاکی اخلاق کی صفائی اور ظاہر اور باطن کی آبادی وآراستگی ہوتی ہے۔ اس کا مقصد ابدی سعادت کا حصول ہے۔ (قاضی زکریا انصاری متوفی ۹۲۹ھ)

(۲) تصوف یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اس کام میں مشغول ہو جو اللہ کے نزدیک اس وقت کے لئے بہترین اور مناسب ہو۔

(۳) تصوف یہ کہ آدمی حقائق کو اختیار کرے اور مخلوق کے پاس جو کچھ ہے اس سے مایوس ہو جائے۔

(۴) تصوف اجتماع کے ساتھ ذکر استماع کے ساتھ وجد اور اتباع کے ساتھ عمل کا نام ہے۔

(۵) تصوف اپنی پسند کو ترک کرنے کا نام ہے۔

(۶) تمام اچھے اخلاق کو اختیار کرنا اور برے اخلاق کو ترک کرنا تصوف ہے۔ (شیخ جنید بغدادی)

(۷) نفس کو عبادت کی مشق کرانا اور اسے احکام الٰہی کی طرف پھیرنا تصوف ہے۔ (شیخ ابوالحسن شاذلی)

(۸) حقوق اللہ اور حقوق العباد پر عمل کرنا، اکل حلال، صدق مقال کی راہ پر چلنا اور اللہ کی عبادت اس طرح کرنا گویا اسے دیکھ رہے ہو تصوف ہے۔ (سہیل فریدی)

شیخ ابو نصر سراج طوسی نے کتاب اللمع میں ایک باب قائم کیا ہے جس کا عنوان ہے ماذکر عن المشائخ فی اتباعهم رسول الله صلی الله علیه وسلم وتخصیصهم فی ذلك (مشائخ صوفیا سے ان کے اتباع رسول اللہ ﷺ اور اس اتباع

Marfat.com

میں ان کی خصوصیت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے)اس باب میں ... بغدادی کا قول نقل کرتے ہیں علمنا هذا مشتبك بحديث رسول ... الصلوٰۃ والسلام یعنی ہمارا یہ علم تصوف حدیث رسول ﷺ سے گندھا ہوا ہے۔

مخدوم سید محمد اشرف سمنانی متوفی ۸۰۸ھ فرماتے ہیں:

ملفوظات مشائخ کو میں نے ایک ایک لفظ پڑھا اور تمام اولیائے زمانہ کی خدمت میں پہنچا لیکن صوفیا کی تحریر وتقریر سے یہ بات معلوم نہ ہوسکی کہ تصوف میں کوئی منزل ایسی بھی ہے جہاں پہنچ کر عبادت معاف ہو جاتی ہے۔(۱)

علامہ ابن تیمیہ جیسی شخصیت بھی تصوف کی قائل تھی۔ وہ مشائخ کے معتقد بھی تھے۔ ابن تیمیہ ''الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطٰن'' میں حضرت معروف کرخی، حضرت ابراہیم بن ادہم، حضرت فضیل بن عیاض سے عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہ کتاب وسنت کے مشائخ ہیں(۲) رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ سے براہ راست مستفید ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کی صحبت ان کے دلوں کا تزکیہ کرنے اور ان میں احسان کی جوت جگانے کے لئے کافی تھی۔ اس کے بعد جیسے جیسے زمانہ گزرتا گیا اس نسبت مبارکہ سے دوری بڑھ گئی۔ ہر زمانہ میں اللہ کے برگزیدہ بندوں نے تزکیہ واحسان کی شمع روشن رکھی لیکن جماعت کی شکل میں صوفیاء کرام کا ظہور تابعین کے دور میں ہوا۔ شیخ شہاب الدین سہروردی ''عوارف المعارف'' میں لکھتے ہیں:

عہد رسالت کو ایک عرصہ گزرنے کے بعد لوگ مختلف الآرا ہو گئے اور ان کے راستے الگ الگ ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نفسانی خواہشات نے علمی اور اخلاقی فضا کو پراگندہ کیا۔ لوگ بداعمالیوں اور دنیا کی محبت میں گرفتار ہو گئے۔ ایسے غیر صالح ماحول میں کچھ

---

(۱) محبوب یزدانی سید نعیم اشرف جیلانی ص ۸۳ بار سوم

(۲) تصوف کیا ہے؟ محمد منظور نعمانی ص ۳

Marfat.com

جہاں تک حضرات نے گوشہ نشینی کو غنیمت جانا اور خانقاہوں اور مساجد میں جاکر بیٹھ گئے۔مال واسباب کو انہوں نے چھوڑ دیا اور پورے طور پر اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ان ہی لوگوں کو صوفی کہا گیا۔(۱)

لفظ صوفی تابعین کے عہد میں خوب رائج تھا۔زہاد اور عباد کے لئے لوگ اسے بلا تکلف استعمال کرتے تھے۔شیخ ابو القاسم قشیری نیشاپوری متوفی ۴۶۵ھ لکھتے ہیں:

جان لو! اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلمانوں کے اکابرین نے صحبت رسول کے علاوہ اور کسی نسبت سے اپنی شناخت نہیں کرائی۔اس لئے کہ صحبت رسول سے بڑھ کر کوئی فضیلت نہیں، چنانچہ انہیں صحابی کہا گیا۔جب دوسرا دور آیا تو صحابہ کی صحبت پانے والوں کو تابعین کہا گیا اور انہیں یہی سب سے شرف والی شناخت لگی اور تابعین کے بعد والوں کو تابع تابعین کہا گیا۔

پھر لوگ مختلف درجوں کے ہو گئے اور ان کے مراتب میں فرق پیدا ہو گیا تو دینی امور میں زیادہ دلچسپی رکھنے والوں کو زہاد اور عباد کہا گیا۔پھر بدعتوں کا ظہور ہوا اور فرقوں میں اختلاف پیدا ہوا اور ہر فرقے نے اپنے یہاں زاہدوں اور عابدوں کے ہونے کا دعویٰ کیا تو خواص اہل سنت جو اللہ کے ساتھ اپنے انفاس کا پاس رکھنے والے تھے اور اسباب غفلت سے اپنے دلوں کی حفاظت کرنے والے تھے تصوف کے نام سے علیحدہ ہو گئے۔دوسری صدی ہجری سے قبل ہی ان بزرگوں کے لئے یہ نام مشہور ہو گیا۔(۲)

اس اعتراض کا جواب عہد رسالت میں لفظ صوفی زیادہ رائج نہ تھا

یہ صحیح ہے کہ عہد رسالت مآب ﷺ میں آج کی طرح صوفی لفظ رائج نہ تھا۔اس اعتراض کے جواب میں ہم تصوف کے مفتی کی فقہی تحریر پیش کرتے ہیں:

شیخ ابو نصر سراج طوسی متوفی ۳۷۸ھ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ لفظ صوفی عہد

(۱) عوارف المعارف

(۲) رسالہ قشیریہ

Marfat.com

رسالت میں رائج نہ تھا، اس کی کیا وجہ تھی۔تصوف کے فقیہہ شیخ ابونصر سراج طوسی نے فرمایا اصحاب رسول ﷺ کے لئے دوسرا تعظیمی لفظ مستعمل ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ اس لئے کہ ان کے جتنے بھی فضائل تھے سب سے اشرف و اعظم ان کی فضیلت صحابیت تھی کیونکہ صحبت رسول تمام بزرگیوں اور فضیلتوں سے بڑھ کر ہے۔ ان کا زہد فقر، توکل عبادات صبر و رضا غرض جو کچھ بھی ہو ان کے فضائل تھے۔ ان سب پر ان کا شرف صحابیت غالب تھا۔ پس جب کسی کو لفظ صحابی سے ملقب کر دیا گیا تو اس کے فضائل کی انتہا ہو گئی اور کوئی محل ہی باقی نہیں رہا کہ اسے صوفی یا کسی دوسرے تعظیمی لفظ سے یاد کیا جائے۔(۱)

رہا یہ اعتراض کہ یہ اصطلاح اہل بغداد کی رائج کی ہوئی متاخرین کی اختراع ہے تو شیخ کے نزدیک یہ بھی غلط ہے کیونکہ لا ن فی وقت الحسن بصری رحمة الله عليه كان يعر ف هذاالاسم و كان الحسن قدارك جماعة من اصحابه (۲) رسول صلى الله عليه وسلم یہ لفظ (صوفی) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں رائج تھا اور ان کا زمانہ صحابیوں سے معاصرت کا زمانہ تھا۔

دنیا میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو تصوف کا قائل نہیں ہے، وہ تصوف کو غیر اسلامی بتاتا ہے۔ ایسے گروہ سے وابستہ لوگوں کے لئے ہندوستان کے عظیم صوفی اور عالم اسلام کے مشہور محدث فقیہ و مفسر عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ارشاد گرامی تحریر کیا جاتا ہے۔ یہ ارشادِ گرامی شاہ صاحب کی مشہور تصنیف التفهيمات الالٰهيه سے نقل کیا جاتا ہے۔

وليس منا لم يتد بر فی کتا ب الله ولم يتفهم حديث نبيه صلى الله عليه وسلم وليس منا من ترك ملا زمة العلماء أعنى الصوفيه الذين لهم حظ من الكتا ب والسنه أو الراسخين فی العلم الذين لهم حظ من الصوفيه أو المحدثين الذين لهم حظ من الفقه، أو الفقهاء الذين لهم حظ من

(۱) تصوف اسلام ص ۳۴ بحوالہ کتاب اللمع ص ۲۲

(۲) تصوف اسلام ص ۳۴ بحوالہ کتاب اللمع ص ۲۲

Marfat.com

الحدیث. واما الجهال من الصوفیه والجاحدون للتصوف فاولئك قطاع الطرق ولصوص الذین فایاك وایاهم (۱)

وہ ہم میں سے نہیں جس نے اللہ کی کتاب میں غور وفکر نہیں کیا اور نبی کریم ﷺ کے فرمان میں فہم وبصیرت حاصل نہیں کی۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے ایسے علماء کی صحبت ورفاقت ترک کردی ہو جو صوفیا ہیں اور جنہیں کتاب وسنت میں مہارت حاصل ہے۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ایسے علماء راسخین سے کنارہ کش ہو گیا جو تصوف آگاہ ہیں، وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے ایسے محدثین کی ہم نشینی چھوڑ دی جنہیں فقہ سے وافر حصہ ملا ہے اور ایسے فقہا کی رفاقت ترک کردی جن کی حدیث پر نظر ہے۔ باقی رہے جاہل صوفیا اور منکرین تصوف تو وہ دونوں چور اور دین کے رہزن ہیں ان سے بچ کر رہو۔

- مخدوم شیخ ہجویری کشف المحجوب میں لکھتے ہیں:

مَنْ سَمِعَ صَوْتَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَلَا یُؤمِنْ عَلٰی دُعَائِهِم کُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْغَافِلِیْنَ ۔ جو اہل تصوف کی آواز سنے اور ان کی دعا پر آمین نہ کہے وہ اللہ کے نزدیک غافلوں میں شمار ہوگا۔

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی کی سنہری تحریر

تصوف کے بارے میں حقیقت آگاہ فانی فی اللہ حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ صوفیہ اصحاب قال نہیں بلکہ اصحابِ حال ہیں اور تصوف کے متعلق جو کچھ تعلیم وتعلم سے حل ہو سکتا تھا وہ تو میں نے حاصل کر لیا اور جو کچھ باقی رہ گیا ہے اس تک رسائی تعلیم وتعلم کے ذریعہ ممکن نہیں بلکہ وہاں تک پہنچنے کیلئے ذوق اور سلوک کی ضرورت ہے۔

(۱) التفہیمات الالٰہیہ ص ۳۴۱

Marfat.com

میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ سعادت اخروی کا حصول تقویٰ اور نفس کو خواہشات سے باز رکھنے کے سوا ممکن ہی نہیں اور ان تمام چیزوں کی اصل یہ ہے کہ دِل کا تعلق دنیا سے کٹ جائے۔ اس دارِ فانی سے کنارہ کشی اختیار کی جائے اور ہمیشہ رہنے والے جہاں (دار آخرت) گلے لگائی جائے۔ بندہ اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اور یہ سب کچھ جاہ وجلال سے اعراض تعلقات ومشاغل سے کنارہ کشی کے بغیر ممکن نہیں۔

مجھے یہ یقین ہو گیا کہ صوفیہ کا گروہ ہی وہ گروہ ہے جو خالصتاً اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستے پر گامزن ہے۔ ان کی سیرت تمام لوگوں کی سیرتوں سے بہتر ہے۔ ان کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔ ان کا راستہ ہی صحیح ترین راستہ ہے بلکہ اگر تمام عاقلوں کی عقل، تمام حکما کی حکمتوں اور رموزِ شریعت سے واقف علما کے علم کو جمع کیا جائے تا کہ صوفیہ کی سیرت واخلاق میں کوئی تبدیلی کی جا سکے اور ان کے اخلاق وسیرت کے مقابلے میں سیرت واخلاق کا نمونہ پیش کیا جائے تو یہ بات ناممکن ہو گی کیونکہ صوفیہ کے ظاہر و باطن کی تمام حرکات وسکنات مشکوٰۃ نبوت کے نور سے ماخوذ ہیں اور دنیا میں نورِ نبوت سے بہتر کوئی اور نور تو ہے ہی نہیں جس سے اکتسابِ نور کیا جا سکے۔

قصہ مختصر یہ کہ معترضین اس مسلک پر کیا نکتہ چینی کر سکتے ہیں جس مسلک کی پہلی شرط ہی طہارت ہے اور ان کے ہاں طہارت کا مفہوم بھی یہ ہے کہ دل کو غیر اللہ کے تصور ہی سے پاک کر دیا جائے۔ اس مسلک کا نقطۂ آغاز جسے اس مسلک میں وہی مقام حاصل ہے جو نماز میں تکبیر تحریمہ کو حاصل ہے وہ ہے دل کو ذکر خداوندی میں مستغرق کر دینا اور اس مسلک کی انتہا کلیتاً فنا فی اللہ ہو جانا ہے۔

مقامات سلوک میں یہ وہ آخری مقام ہے جس میں کسب واختیار کو دخل ہوتا ہے اور در حقیقت یہیں سے طریقت کا آغاز ہے اور اس سے پہلے کے مقامات قصر سلوک میں داخل ہونے والے کے لئے دہلیز کا حکم رکھتے ہیں۔

طریقت میں ابتدا ہی سے مکاشفات ومشاہدات شروع ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ صوفیہ

Marfat.com

حالت بیداری میں ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام کی ارواح طیبہ کی زیارت کرتے ہیں۔ ان کی آوازیں سنتے ہیں اور ان سے اکتسابِ فیض کرتے ہیں۔ پھر صوفی صور و امثال کے مشاہدہ سے آگے بڑھ کر ان مقامات تک پہنچ جاتا ہے جن کے بیان سے زبان قاصر ہے۔ جو کوئی بھی اس حالت کو بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ صریح غلطی اور ٹھوکر سے بچ نہیں سکتا۔ آخر کار قرب کا وہ مقام آجاتا ہے جسے کوئی حلول کہتا ہے، کوئی اتحاد کہتا ہے اور کوئی وصول لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس مقام قرب کی یہ سب تعبیریں غلط ہیں۔

مختصر یہ کہ جسے ذوق کی دولت عطا نہ ہوئی ہو وہ حقیقت نبوت کو صرف نام کے طور پر ہی سمجھ سکتا ہے۔ زیادہ کچھ نہیں سمجھ سکتا اور اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی کرامتیں، انبیاء علیہم السلام کی مبادیات میں سے ہیں۔ یہی حالت ابتدا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھی۔ جب آپ نے دنیا سے کنارہ کش ہو کر غارِ حرا کو ٹھکانہ بنالیا تھا جہاں آپ خلوت میں رب قدوس کی عبادت میں مصروف رہتے۔ عربوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حالت دیکھ کر کہنا شروع کر دیا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو اپنے رب کے عاشق ہو گئے ہیں۔ یہی وہ حالت ہے کہ اپنے ذوق کی بدولت اسے جلا بخشتا ہے۔ اگر وہ طریقۂ تصوف پر گامزن رہے۔ (المنقذ من الضلال از حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی)

تصوف کی ضرورت اور اہمیت

تصوف کی اہمیت ہر دور میں محسوس کی گئی، ہر دور میں اس کا خاص مقام رہا اور اسے خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ تصوف کیا ہے؟ دل سنوارنے کا نام ہے، دل کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ و اذا فسدت فسد الجسد کلہ الا و ھی القلب۔ بیشک بدن ہی میں ایک ٹکڑا ہے اگر یہ درست ہے تو پورا بدن درست ہے اور اگر یہ فاسد ہے تو پورا بدن فاسد ہے، ہوشیار رہو یہ ٹکڑا دل ہے۔ ان اللہ لا ینظر الی اجسادکم ولا الی صورکم ولکن

Marfat.com

ینظر الی قلوبکم۔ اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے صرف تمہارے دِلوں کو دیکھتا ہے۔

ہمیشہ اور ہر دور میں مجتہدین، محدثین، فقہا، علماء، حکما کی بھاری اکثریت سے وابستہ رہی ہے۔ ان حضرات نے تصوف کی ضرورت کو محسوس کیا اور اس کی اہمیت سمجھی اسی لئے اس سے وابستہ ہوئے۔ عظیم محدث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کی ابتدا اس حدیث سے کی جو تصوف کی تعلیم دیتی ہے اور عمل میں خلوص پیدا کرنے کے لئے نیت کی درستگی کو ضروری قرار دیتی ہے۔ وہ حدیث شریف یہ ہے۔ یہی بخاری شریف کی پہلی حدیث ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ۔ عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔ اس حدیث کے راوی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کو امت کا محدث فرمایا ہے۔

امام بخاری علیہ الرحمہ نے بخاری شریف ختم بھی اس مبارک حدیث پر کی جو صوفیا کے اوراد میں داخل ہے۔ خانقاہ میں اس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ مبارک حدیث یہ ہے ''اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا یہ دو کلمات ایسے مبارک ہیں جو رحمٰن کے پسندیدہ ہیں، ان کی خاصیت یہ ہے کہ پڑھنے میں بہت آسان ہیں اور ان کا ثواب بہت زیادہ ہے، وہ کلمات یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:

کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ (رواہ ابو ہریرہ متفق علیہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ امام بخاری کے مراتب میں مزید بلندی عطا فرمائے کہ انہوں نے حدیث شریف کی سب سے مشہور ومستند کتاب بخاری شریف کی ابتدا اور انتہا اس حدیث شریف سے کی جو تصوف کی تعلیم دیتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام بخاری تصوف کے

Marfat.com

قائل تھے اور سوادِ اعظم یعنی جماعت اصفیا میں شامل تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کی شہرت بحیثیت محدث ہوئی۔

اہل تصوف سارے عالم میں پھیلے ہوئے ہیں مگر عراق، ایران، مصر، بخارا، سمرقند، افغانستان، پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش میں ان کی اکثریت ہے۔ آج کل یورپ اور امریکہ میں تصوف کا خوب چرچا ہے۔ حالات کے بدلنے کے ساتھ اس میں تبدیلیاں بھی رونما ہوئیں۔ اس میں نئے مسائل اور نظریات داخل ہوئے، ائمہ صوفیا کرام نے تصوف میں دو نظریے پیش کئے:

(۱) وحدۃ الوجود

(۲) وحدۃ الشہود

وحدۃ الوجود کا نظریہ شیخ محی الدین ابن عربی المعروف بہ شیخ اکبر نے پیش کیا۔ وحدۃ الوجود سے مراد یہ ہے کہ کائنات کی اشیار اپنا وجود نہیں رکھتیں۔ ساری کائنات حقیقت عظمیٰ کا خارجی اظہار ہے، حقیقت میں وجود صرف باری تعالیٰ کا ہے۔

حضرت ابن عربی کے نظریہ وحدۃ الوجود کے مقابل حضرت شیخ علار الدولہ سمنانی متوفی ۷۳۶ھ نے وحدۃ الشہود کا نظریہ پیش کیا۔ وحدۃ الشہود کے مطابق ساری کائنات خدا کا ظل یا سایہ ہے۔ ہندوستان میں اس کی شہرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی متوفی ۱۰۳۴ھ سے زیادہ ہوئی۔ صوفیائے کرام نے اپنے افکار و نظریات کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کتابیں بھی تصنیف کیں۔ خانقاہوں میں وعظ اور درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ کشف المحجوب، رسالہ قشیریہ، فتوح الغیب، غنیۃ الطالبین، آداب المریدین، کتاب اللمع، عوارف المعارف، تمہید، کشکول کلیمی، عشرہ کاملہ تصوف کی مشہور کتابیں ہیں۔ بعض مریدین نے اپنے شیوخ کے ملفوظات جمع کئے اور ان کو شائع کرایا۔ ان ملفوظات میں ملفوظات مولانا روم، ملفوظات خواجگان چشت، ہشت بہشت، ملفوظات خواجہ نظام الدین

Marfat.com

اولیا، فوائد الفواد، ملفوظات شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی خیر المجالس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مشائخ عظام نے مریدین کی تعلیم و تربیت کے لئے انہیں خطوط بھی لکھے۔ ان خطوط میں تصوف کی تعلیم ہوتی تھی۔ بعد میں مریدین نے مفاد عامہ کی خاطر انہیں شائع کرایا۔ ان مکتوبات میں شیخ شرف الدین بن احمد یحیٰ منیری کے مکتوبات صدی و دو صدی، قطب وقت شیخ عین القضاۃ ہمدانی کے مکتوبات عین القضا، شیخ عبد القدوس گنگوہی کے مکتوبات قدوسی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے مکتوبات امام ربانی، شیخ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی کے مکتوبات کلیمی، شاہ جعفر علی فریدی کے مکتوبات عالیہ کافی مشہور ہیں۔ یہ مکتوبات شریعت و طریقت کے انمول موتی ہیں۔

ہندوستان میں تمام مشہور صوفی سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سلسلوں میں چشتی سلسلہ نے ہندوستان میں زیادہ رواج پایا اور کیوں نہ رواج پاتا کہ اس سلسلہ کے عظیم بزرگ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی المعروف بہ خواجہ غریب نواز بہ ایمائے سرکار دو عالم ﷺ ہندوستان تشریف لائے اور تبلیغ دین متین کا کام کیا اور سلسلہ عالیہ چشتیہ کو پھیلایا۔ آپ کے بعد آپ کے خلفاء اور جانشینوں نے اس کام کو انجام دیا اور مشن کو جاری رکھا۔

صوفیوں کا لباس

یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ صوفی لفظ قدیم ہے۔ ایران میں صوفی کو پشمینہ پوش کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے عَلَيْكُمْ بِلُبْسِ الصُّوْفِ تَجِدُوْنَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ فِيْ قُلُوْبِكُمْ۔ پشمینی لباس اختیار کرو کیونکہ اس سے دلوں میں ایمان کی شیرینی پاؤ گے۔ (کشف المحجوب ص ۷۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ غلام کی دعوت قبول فرما لیتے تھے، سواری کے لئے گدھے کا استعمال کرتے تھے اور صوف کا لباس زیب تن فرماتے تھے۔

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ روحا کے صخرہ (چٹان) سے ستر انبیاء علیہم السلام عبا پہنے ہوئے بیت الحرام جانے کے قصد سے گزرے۔

حضور اکرم ﷺ کا ایک ارشاد اور بھی ہے کہ

اِنَّ عِیۡسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَامَ کَانَ یَلۡبَسُ الصُّوۡفَ وَالشَّعۡرَ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صوف اور بالوں کا لباس پہنا کرتے تھے۔ ان کی غذا درختوں کے پھل تھے۔ جہاں شام ہو جاتی وہی رات بسر کرنے کے لیے رہ جاتے (وہی ان کی منزل اور مکان ہوتا تھا)۔

(عوارف المعارف ص ۲۰۰)

شیخ ابوذر طاہر نے اپنے مشائخ کی سندوں کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یَوۡمَ کَلَّمَ اللّٰہُ تَعَالیٰ مُوسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَامَ کَانَ عَلَیۡہِ جُبَّۃٌ صُوۡفٍ وَ سَرَاوِیۡلَ صُوۡفٍ و کِسَاءَ صُوۡفٍ وَ عــــہِ مَن صُوۡفٍ و نَعۡلَاہُ مِـن جِلۡدِ حِمَارٍ غَیۡرُ مُـرَکّی (حدیث)

جس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (کوہ طور پر) کلام فرمایا تو وہ صوف کا جبہ صوف کی شلوار اور صوف کی چادر جس کی آستین بھی صوف کی تھی پہنے ہوئے تھے اور آپ کے پاؤں میں گدھے کی کھال کی جوتیاں تھیں جو بغیر کمائے ہوئے چمڑے کی تھیں۔

(عوارف المعارف ص ۴۲)

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سات بدری (۱) صحابیوں کو دیکھا جو پشمینہ کا لباس پہنے تھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلوت میں صوف کا لباس زیب تن فرماتے تھے۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

(۱) دوسری روایت میں ستر کی تعداد ہے۔

Marfat.com

ہیں کہ میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ کو ایک گدڑی پیوند لگی پہنے دیکھا۔ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ہرم بن حیان رضی اللہ عنہم بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو پشمینہ کا لباس پہنے دیکھا جس میں پیوند لگے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بصری، مالک بن دینار اور سفیان ثوری یہ سب گدڑی زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (حدیث) جس کی مشابہت جو اختیار کرے خواہ وہ مشابہت قول و فعل میں ہو یا اعتقاد میں وہ اسی قوم کا فرد شمار کیا جاتا ہے۔

گدڑی اولیاء اللہ کی زینت ہے۔ یہ گدڑی صالحین کی نشانی نیکوں کی علامت اور فقراء و صوفیا کا لباس ہے۔

مَنْ اَحَبَّ قَوماً فَهُوَ مِنْهُمْ (حدیث)

جو جس گروہ سے محبت رکھے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔

لباس میں رنگوں کی مصلحت

صوفیا کے لباس میں رنگوں کی مصلحت کے بارے میں حضرت مخدوم سید علی بن عثمان جلابی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش لاہوری کشف المحجوب میں لکھتے ہیں۔

"اکثر سلف صالحین صوفیائے کرام کا لباس نیلگوں رہتا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اکثر سیر و سیاحت میں رہتے تھے چونکہ سفید لباس سفر کے دوران گرد و غبار سے جلد میلا ہو جاتا ہے اور اس کا دھونا بھی دشوار ہوتا ہے اس لیے وہ یہ لباس زیب تن فرماتے تھے۔ دوسری وجہ یہ ہے نیلگوں رنگ مصیبت زدہ اور غم زدوں کا شعار ہے۔ یہ دنیا چونکہ مصائب و آلام کا گھر ہے اور غم و اندوہ کی خندق ہے۔ جب اہل ارادت نے دیکھا کہ اس دنیا میں مقصود براری ممکن نہیں تو انہوں نے یہ لباس پہننا شروع کیا اور وصل کے غم میں سوگوار بن گئے۔

Marfat.com

کسی مدعی علم نے کسی درویش سے پوچھا یہ سوگواری کیوں اختیار کر رکھی ہے؟ درویش نے جواب دیا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزیں چھوڑی ہیں۔ ایک فقر، دوسرا علم، اور تیسری تلوار۔ تلوار تو بادشاہوں نے لے لی مگر انہوں نے اسے بے محل استعمال کیا۔ علم علماء نے اختیار کیا لیکن انہوں نے اس کو صرف پڑھنے پڑھانے تک محدود رکھا۔ فقر فقراء کے گروہ نے اختیار کیا مگر انہوں اسے تونگری اور مالداری کا نعم البدل بنا لیا۔ میں نے ان تینوں مصیبتوں پر سوگواری کا یہ لباس اختیار کیا۔ (کشف المحجوب ص ۸۹ اردو ترجمہ)

اقسام صوفیہ

صوفیوں کے امام مخدوم شیخ علی ہجویری کے نزدیک اہل تصوف کے تین درجے ہیں۔(۱)

(۱) صوفی

(۲) متصوف

(۳) مستصوف

ان کی تعریف وہ اس طرح کرتے ہیں:

صوفی وہ ہے جو اپنے آپ سے فانی اور حق تعالیٰ کے ساتھ باقی ہو طبیعت کے تقاضوں سے نجات حاصل کی ہو اور حقیقت کے ساتھ پیوستہ ہو۔

متصوف وہ ہے جو اس درجہ کے حاصل کرنے کی آرزو میں مجاہدہ کرتا ہے تکلیف و مشقت پر صبر کرتا ہے، صوفی بننے کا خواہش مند ہے اور صوفیائے کرام کی رسم و رواج کی پیروی میں اپنی اصلاح کرتا ہے۔

مستصوف وہ ہے جو دنیاوی جاہ و حشمت کی خاطر صوفیوں کی شکل اختیار کرتا ہے، وہ صوفی اور متصوف کے کام اور صفات سے خالی ہوتا ہے، وہ صوفیائے کرام کے اعمال و افعال و حرکات کی نقل کرتا ہے۔ ان کے اقوال کہتا پھرتا ہے مگر خود محض بے خبر ہے۔ مشائخ کے نزدیک صوفی صاحب وصول ہوتا ہے۔ متصوف صاحب اصول اور مستصوف صاحب

(۱) کشف المحجوب

Marfat.com

فضول۔ صوفی صاحب وصول اس لئے ہے کہ اسے وصل حاصل ہو چکا ہے۔ متصوف صاحب اصول اس لئے کہلایا کہ وہ اصل صحیح پر قائم رہ کر احوال طریقت میں مشغول رہتا ہے اور مستصوف صاحب فضول اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی قسمت میں حقیقت سے مجوبی اور معانی سے محرومی ہوتی ہے۔

اصحاب صفہ

اصحاب صفہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک مبارک جماعت تھی جنھوں نے اپنی زندگی عبادت و ریاضت اور تعلیم قرآن کے لئے وقف کر دی تھی۔ دنیوی معاملات سے انہیں کوئی سروکار نہ تھا، رات دن عبادت، ریاضت اور تلاوت قرآن پاک میں مصروف رہتے تھے۔ یہ لوگ مسجد نبوی میں ایک چبوترے پر رہتے تھے۔ اس چبوترے کا نام چبوترہ اصحاب صفہ تھا۔ (۱) کھانے پینے کا انتظام رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام فرماتے اکثر انصارِ مدینہ کھجور کی پھلی ہوئی شاخیں توڑ کر لاتے اور مسجد نبوی ﷺ کی چھت میں لٹکا دیتے جو کھجوریں ٹپک ٹپک کر گرتیں یہ لوگ ان کو اُٹھا کر کھا لیتے۔ اصحابِ صفہ میں سے کچھ لوگ دِن کو پانی بھر لاتے، جنگل سے لکڑی چن لیتے، ان کو فروخت کر دیتے ان سے جو آمدنی ہوتی اس سے گزر بسر کرتے لیکن زیادہ تر ان کا گزر بسر صدقات پر ہوتا۔ ابن کعب القرضی نے لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ فقرار سے اصحابِ صفہ مراد ہیں۔ ان کے حالات میں ابن الاعرابی احمد بن محمد البصری (متوفی ۳۰۴ھ) علامہ جلال الدین سیوطی اور دیگر علما نے رسالے اور کتابیں تصنیف کی ہیں۔ سورۂ انعام اور سورۂ کہف میں ان بزرگوں کی عبادت اور ریاضت کی تعریف کی گئی ہے۔ (۲)

حضرت مخدوم شیخ علی ہجویری کشف المحجوب میں لکھتے ہیں

خود رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مہاجرین فقرار ایسے تھے کہ خدا کی عبادت

---

(۱) یہ چبوترہ اب بھی ہے۔ اس چبوترہ پر زائرین نماز پڑھتے ہیں اور عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔
(۲) تاریخ مشائخ چشت ص ۳۳

Marfat.com

کے آداب اور حضور پیغمبر ﷺ کی محبت کا اتباع پورا پورا بجالاتے تھے اور آپ کی مسجد یعنی مسجد نبوی میں بیٹھے رہتے تھے اور تمام اشغال اور جھگڑوں کو ترک کر دیا تھا اور اس امر کا کامل یقین رکھتے تھے کہ خدائے تعالیٰ روزی رساں ہے اور اس پر توکل تھا اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ ان کی صحبت کے واسطے مامور تھے اور ان کے حق کو قائم رکھتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط

(اے نبی) ان لوگوں کو کہ صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کے ذات پاک کی خواہش رکھتے ہیں انہیں نہ چھوڑیئے۔ (پ ۷ ع ۱۲)

اور فرمایا:

وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

(اے نبی) اپنی آنکھیں یعنی توجہ کی نگاہ ان کی طرف دیکھئے اور ان کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھئے کیا آپ دنیا کی زندگی میں زینت چاہتے ہیں۔

(پ ۱۵ ع ۱۶)

اسی واسطے رسول اللہ ﷺ جہاں کہیں ان کو دیکھتے فرماتے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے تاکید فرمائی۔ (۱)

رسول اللہ ﷺ نے اصحاب صفہ کو اس طرح خوش خبری اور بشارت دی اے اصحاب صفہ تمہیں بشارت ہو! پس میری امت میں سے جو لوگ ان صفات سے متصف ہوں گے جن سے تم ہو اور ان پر رضامندی سے قائم رہیں گے تو وہ بے شک جنت میں میرے ہم نشیں ہوں گے۔ آپ نے فرمایا۔

لَاتَجْمَعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ عَلَیْکُمْ بِالسِّوَادِ الْاَعْظَمِ

میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہو گی تم بڑی جماعت کے ساتھ رہو۔

---

(۱) کشف المحجوب ص ۵۰

Marfat.com

منازلِ تصوف

راہ طریقت پر چلنے والا جب سلوک کی تعلیم حاصل کرتا ہے اس دوران اسے مختلف منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے تب اس کا سلوک طے ہوتا ہے۔ وہ ولایت کے جلیل القدر منصب پر فائز ہوتا ہے اور مخلوق کی ہدایت کے لائق ہوتا ہے۔ ماہرین تصوف نے سلوک کی چار منزلیں بتائی ہیں:

(۱) فنافی الشیخ

(۲) فنافی الرسول

(۳) فنافی اللہ

(۴) بقاباللہ

(۱) فنافی الشیخ

راہ طریقت پر چلنے والا اللہ کا نیک بندہ (سالک) جب سلسلہ کے ورد و وظائف پڑھتا ہے، شریعت اور اذکار کی پابندی کرتا ہے، تصور شیخ (برزخ شیخ) کا ہمہ وقت خیال رکھتا ہے اس وقت رب کی خاص رحمت شامل حال ہوتی ہے۔ وہ مشائخ سلسلہ کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوتا ہے۔ یہ فیوض مختلف شکل میں وارد ہوتے ہیں۔ سالک کو کبھی کسی بزرگ سے مصافحہ ہوتا ہے، کبھی معانقہ ہوتا ہے، کبھی مراقبہ، کبھی خواب میں کسی وظیفے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ نسبت کا فیضان ہوتا ہے جس قدر ہمت اور ظرف ہوتا ہے فیضیاب ہوتا ہے۔ اس منزل میں وہ اپنے مرشد سے لے کر امام ولایت مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ

Marfat.com

وجہہ کی ذات بابرکات تک مشائخ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتا ہے۔ یہیں پر یہ منزل جسے ہم فنافی الشیخ کہتے ہیں ختم ہو جاتی ہے۔ اس منزل کے پورا ہونے کی مدت نہیں ہے، رب کی خاص عنایت، مرشد کی توجہ اور ظرف پر منحصر ہے۔ ع

دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

فنافی الشیخ کا حضرت امیر خسرو کا مشہور واقعہ ہے کہ آپ ایک مہم سر کرنے کے بعد بہت سا مال وزر لے کر دہلی آرہے تھے۔ راستہ میں ایک سرائے میں قیام کیا اسی سرائے میں ایک مسافر آکر ٹھہرا۔ یہ مسافر دہلی سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کی زیارت کر کے آرہا تھا، اس کے پاس آپ کی جوتی (نعلین) تھی۔ حضرت امیر خسرو کو اس جوتی سے اپنے شیخ کی خوشبو محسوس ہوئی، فرمایا "بوئے شیخ می آید"۔ خادموں سے کہا جاؤ معلوم کرو کوئی مسافر دہلی سے ہمارے شیخ کی زیارت کر کے اور ان کا تبرک لے کر تو نہیں آیا ہے۔ خادموں نے کہا ایک مسافر دہلی سے آیا ہے، اس کے پاس شیخ کی جوتی ہے، آپ پر وجد طاری ہوا، آپ اس کے پاس گئے اور کہا اے مسافر! شیخ کی جوتی مجھے دیدے اور میرا سارا مال وزر لے لے۔

آپ نے سارا مال وزر اس کو دیدیا اور شیخ کی جوتی لے لی، اس جوتی کو آپ نے سر پر رکھا، اس کے اوپر عمامہ باندھا اور اسی حالت میں شیخ کی خدمت میں دہلی حاضر ہوئے۔ یہ ہے فنافی الشیخ اور پیر سے عشق۔ مرید کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔ (ابوالقاسم ہندو فرشتہ نے تاریخ فرشتہ میں یہ واقعہ تفصیل سے لکھا ہے)

(۲) فنافی الرسول

جب سالک فنافی الشیخ کی منزل سے ترقی کرتا ہے فنافی الرسول کی منزل پر پہونچتا ہے۔ یہ منزل بڑی اہم اور مبارک ہے۔ اس منزل پر سالک کو آنحضرت ﷺ سے بے پناہ عشق ہوتا ہے۔ وہ آنحضرت ﷺ کی ہر سنت اور ہر ادا پر عمل کرتا ہے، اس کی کوشش ہوتی

Marfat.com

ہے کہ میرا کوئی عمل آنحضرت ﷺ کی سنت کے خلاف نہ ہو۔ اس منزل پر سالک کو آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک میں کامل فنائیت حاصل ہوتی ہے آنحضرت کے شرف دیدار سے مشرف ہوتا ہے، عالم بالا سے فیض رسانی ہوتی ہے۔ سالک جب بعنایت الٰہی آنحضرت کے فیض کرم اور مرشد کی توجہ سے اس منزل کو طے کرتا ہے فنافی الرسول کے مقام پر پہونچتا ہے۔

احقر غفرلہٗ سہیل فریدی نے ۱۹۸۳ء میں حج اکبر کی سعادت حاصل کی۔ عشا کی نماز کے بعد بیت اللہ شریف میں بابِ کعبہ کے سامنے بیٹھا ہوا پڑھ رہا تھا۔ یکا یک آواز آئی ع

بشکلِ شیخ دیدم مصطفیٰ را

آواز دینے والا دکھائی نہیں دیا، اس وقت خدا کی خاص رحمت شامل حال ہوئی۔ کعبہ شریف پر تجلیات کا جو عالم تھا وہ بیان سے باہر ہے، اس وقت احقر کو دکھایا گیا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والے حجاج کرام کی صرف چار صف ہیں۔ حالانکہ اس سال حجاج کرام کی تعداد تیں لاکھ کے قریب تھی۔ انوار کا یہ عالم تھا کہ چہرے سے نور کی شعائیں نکل رہی ہیں، عالم بالا سے نور کے ذرات کی بارش ہو رہی ہے۔ احقر تیسری صف میں رکن یمانی اور سنگ اسود کے درمیان کھڑا ہے۔ ندا آئی کہ یہ وہ حجاج ہیں جن کا حج قبول ہوا، پھر ندا آئی کہ ان کے طفیل اوروں کا حج بھی قبول ہوا۔ اس کے بعد جو مشاہدات ہوئے ان کا بیان کرنا خودنمائی ہوگا ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ.

(۳) فنافی اللہ

فنافی الرسول کی منزل سے ترقی کر کے سالک فنافی اللہ کی منزل پر پہونچتا ہے۔ اس منزل پر سالک اپنے کو بھول جاتا ہے یعنی اپنے آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد میں فنا کر دیتا ہے۔ ہر وقت اور ہر پل اسی کی یاد میں لگا رہتا ہے اور اسی ذات میں محو رہتا ہے۔ اس منزل پر سالک کے ذکر کی کثرت اور فنائیت فی اللہ کی وجہ سے تمام لطائف جاری ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اس کے عضو اور بُن سے اسم ذات اللہ ھو کی آواز آتی ہے۔ جسم کے جس حصے پر ہاتھ رکھو وہ حصہ پھڑکتا ہے اور اس سے اللہ ھو کی آواز بالجہر (زور سے) آتی ہے، سبحان اللہ! اس منزل پر سالک کا کیا اعلیٰ مقام ہوتا ہے۔

کھگڑیا (بہار) کا واقعہ ہے کہ ایک بار سلطان المشائخ حضرت شاہ فرید الدین آروی رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں چند مریدین جس میں حضرت حافظ عبد الصمد آروی، حضرت شاہ گلزار علی قادری، حضرت شاہ جعفر علی فریدی بھی تھے، تشریف فرما تھے۔ چند پیر بھائیوں نے جس میں اوپر کے تینوں حضرات شامل ہیں حلقہ ذکر شروع کیا۔ پیر و مرشد حجرہ میں تشریف رکھتے تھے۔ نفی اثبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ذکر میں فنائیت کا یہ عالم تھا کہ جس وقت یہ حضرات نفی کا جملہ لَا اِلٰہَ کہتے زمین سے دو دو تین تین گز اپنے آپ اوپر اُٹھ جاتے، جب اِلَّا اللّٰہ کہتے خود بہ خود زمین پر آجاتے، نہ کسی قسم کی تکلیف ہوتی اور نہ چوٹ لگتی۔

ایک حبس دم (ایک سانس) میں ہزار پانچ سو مرتبہ ذکر کرتے۔ قطب سہرسا حضرت شاہ جعفر علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ کا اللہ کے ذکر میں فنائیت کا یہ عالم تھا کہ جسم کے عضو و بن سے اللہ ھو کی آواز آتی۔ آپ کے اکثر مریدین نے احقر سے فرمایا کہ ہم پیر صاحب کے جس حصے پر ہاتھ رکھتے وہ حصہ پھڑکتا اور اس سے اللہ ھو کی آواز آتی۔ ذکر کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ ذکر کی گرمی سے دماغ کا گودا (مغز) پگھل کر پانی بن گیا تھا۔ جناب بدیع الزماں صاحب ساکن ہلدی ضلع مونگیر نے بیان کیا کہ پیر صاحب ہمارے یہاں مونگیر تشریف لائے اور فرمایا بابو ہمیں کسی ڈاکٹر کے پاس لے چلو، ہمارے سر سے ڈھک ڈھک کی آواز آتی ہے۔ جب دائیں طرف سر کرتے ہیں تو دائیں طرف اور جب بائیں طرف سر کرتے ہیں تو بائیں طرف محسوس ہوتا ہے کہ پانی ادھر ادھر ہو رہا ہے۔ ہم پیر صاحب کو مونگیر کے مشہور ڈاکٹر اجے دت کے پاس لے گئے، آپ کی کیفیت بیان کی۔ اس نے آپ کو دیکھا اور کہا ان کے دماغ کا سارا گودا پگھل کر پانی بن گیا ہے۔ ڈاکٹری سائنس کی رو سے انہیں مر جانا چاہیئے تھا، یہ کیسے زندہ ہیں ہمیں تعجب ہے۔ اس کے بعد بولا He is

Marfat.com

Not Man, He is God یہ کہہ کر اس نے قدم بوسی کی اور ناشتہ کرایا۔ اس وقت آپ کی عمر ایکسو دس (۱۱۰) سے تجاوز کر چکی تھی۔ اس کے بعد آپ دس برس زندہ رہے اور معمول کے مطابق چلتے پھرتے رہے اور سفر بھی جاری رکھا، پانچ چھ کوس پیدل بھی چلتے۔ جب انتقال کا وقت آیا خانقاہ قادریہ فریدیہ سربیلہ میں شیخ منظور الحسن سے فرمایا میرا آخری وقت قریب ہے، اب میں خانقاہ سے باہر نہیں جاؤں گا۔ اسم ذات کرتے کرتے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

(۴) بقا باللہ

فنا فی اللہ کے بعد بقا باللہ کی منزل آتی ہے۔ جب سالک فنا فی اللہ کی منزل سے ترقی کرتا ہے بقا کی منزل پر پہونچتا ہے۔ اس منزل پر سالک کی باری تعالیٰ کے ساتھ مضبوط وابستگی ہوتی ہے۔ ہمیشہ باقی رہنے والی ذات اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (پارہ ۲۷، سورہ رحمٰن)

مضبوط وابستگی سے مراد حلول نہیں ہے، حلول اور الحاد کی اسلام نفی کرتا ہے۔ مضبوط وابستگی سے مراد راضی بہ رضا رہنا ہے۔ پوری طرح سے اپنے آپ کو ذات باری تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے۔ چاہے وہ مارے، چاہے وہ جلائے، چاہے اچھا رکھے، چاہے بیمار رکھے، چاہے راحت دے، چاہے تکلیف دے سب کچھ اس کی رضا پر منحصر ہے۔ سالک کی اس مقام پر زبان بند ہو جاتی ہے۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ كَلَّ لِسَانُهُ۔ (بخاری شریف) جس نے اپنے رب کو پہچانا اس کی زبان گنگ ہوئی، پہچان سے مراد عرفان حاصل ہونا ہے۔ جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے رب کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوتی ہے اسے رضی الله عنه وَرَضُوا عنه (اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے) کی خوشخبری دی جاتی ہے۔

یہ بہت اعلیٰ مقام ہے، اس سے اعلیٰ مقام اور کیا ہے فقیر کے علم میں نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

Marfat.com

فنافی الغوث

بعض مشائخ قادریہ نے حضرت غوثِ اعظم سے بے پناہ محبت اور والہانہ عقیدت وعشق کی بنا پر فنافی الشیخ اور فنافی الرسول کے درمیان فنافی الغوث کی منزل قائم کی ہے۔ اگر فنافی الغوث کو الگ منزل مان لیا جائے تو طریقت کی پانچ منزلیں ہو جائیں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ فنافی الغوث الگ منزل نہیں ہے، بلکہ یہ فنافی الشیخ کے ہی ایک مقام کا نام ہے۔ جب شیخ کے توسل سے سالک کی رسائی حضرت غوث اعظم تک ہوتی ہے، اسے حضرت غوث اعظم سے بے پناہ محبت اور عشق ہو جاتا ہے۔ اس مقام کو مشائخ قادریہ نے فنافی الغوث کا نام دیا ہے۔ حضرت غوث اعظم سے بے پناہ عقیدت اور محبت کی بنا پر قادری، برکاتی بزرگ شاعر حضرت جامی بدایونی نے حضرت قطب سہرسا کے وصال پر یہ قطعہ تاریخ وصال کہا:

اٹھے سرشار عشق شاہ جیلاں — بپا چاروں طرف شور وفغاں ہے
جناں پہ ہو نچے تو رضواں نے کہا سال — فنافی الغوث، یہ قطب جہاں ہے

۱۹۵۸ء

(گوہرستان تواریخ)

سلوک کی منازل کے بارے میں قطب سہرسا حضرت شاہ جعفر علی فریدی ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔

سید عالم ﷺ کی تشریف آوری کے بعد فنا کی تین منزلیں ہو گئیں:

(۱) فنافی اللہ (۲) فنافی الرسول (۳) فنافی الشیخ

بعض اہل طریقت نے فنافی الغوث کی منزل بھی جداگانہ قائم کی ہے۔ یہ بعض مشائخ قادریہ کی خاص اصطلاح ہے۔ اس لئے ان صاحبان نے سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کو مستقل حیثیت دے کر فنافی الرسول اور فنافی الشیخ کے درمیان فنافی الغوث کی ایک منزل قرار دی ہے۔ اس نظریہ پر چار منزلیں ہو گئیں لیکن فی الحقیقت یہ مقام فنافی

Marfat.com

الشیخ کی منزل میں داخل ہے،کوئی جدا منزل نہیں بلکہ فنافی الشیخ کے ایک مقام کا نام فنافی الغوث ہے۔فنافی الشیخ کی منزل میں شیخ طریقت سے لیکر سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقامات کا انکشاف ہو جاتا ہے اور حسب استعداد و صلاحیت اکتساب فیوض ہوتا ہے اور ان کی زیارت سے شرف یابی اور برکات سے روحانی ترقی ہوتی رہتی ہے۔

ائمہ طریقت حضرت غوث اعظم، حضرت خواجہ نقشبند،حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت شیخ الاسلام بابا گنج شکر،صابری نظامی خانوادوں کے پیشوا حضرت مخدوم صابر کلیری، حضرت خواجہ محبوب الٰہی، حضرت مجدد الف ثانی قدس اسرارہم کے دربار روحانی میں رسائی ہوتی ہے۔مصافحہ معانقہ خلوت سے سرفرازی حاصل ہوتی ہے۔یہ فنافی الشیخ کی جداگانہ منزل عہد صدیقی سے قائم ہوئی ہے اور قیامت تک رہے گی۔ یہ منزل دراصل نیابت رسول کی منزل ہے۔جوں جوں ان منزل میں ترقی ہوتی جاتی ہے نیابت رسول کے درجات بڑھتے جاتے ہیں۔اگر فنافی الشیخ میں مرید اپنے مرشد کے مقام پر ہے تو اسی مقام کے لحاظ سے نیابت بھی ہے۔اگر حضرت غوث جیلانی،خواجہ اجمیری، مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم کی بارگاہ میں رسائی ہوئی تو نیابت کے درجات کا تعلق بھی اسی مقام سے ہوگا۔سالکان طریقت کو شیخ کے ذریعہ نیابت رسول حاصل ہوتی ہے۔لہٰذا فنافی الشیخ کی منزل میں ہونا ضروری ہے۔

سیدنا امام مہدی علیہ السلام بھی مقام شیخ پر ہونگے اور نیابت رسول سے ہی پژمردہ باغ میں بہار آئے گی... ہر شیخ (پیر) نائب رسول ہے۔ان کو رسول کی نیابت حاصل ہے کسی شیخ میں ایک شعبہ کی نیابت، کسی میں دو کی، کسی میں اس سے زیادہ کی۔ ع

دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

حضرت غوث الاعظم کو کئی شعبوں میں نیابت کاملہ حاصل ہے اور آپ ہی کے نائب کامل حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ ہیں۔

(مکتوبات عالیہ، مکتوب نمبر ۴ اص۔۱۰۷۔۱۰۸)

Marfat.com

ارکان تصوف

اہل تصوف کے نزدیک تصوف کے چار رکن ہیں:

(۱) شریعت

(۲) طریقت

(۳) حقیقت

(۴) معرفت

جب سالک شریعت کی پوری طرح پابندی کرتا ہے، طریقت کی منزل پر پہونچتا ہے، جب طریقت کی منزل طے کرلیتا ہے، حقیقت پر پہنچتا ہے، جب حقیقت کی منزل طے کرلیتا ہے، معرفت کے مقام پر پہونچتا ہے اور اسے عرفان الٰہی نصیب ہوتا ہے، ان سب منزلوں میں شریعت کی منزل سب سے اہم ہے کہ بغیر اس پر چلے اگلی منزل پر پہونچنا ناممکن ہے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا فرماتے ہیں کہ جب سالک سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو وہ معرفت سے حقیقت کی منزل پر آجاتا ہے۔ جب حقیقت کی منزل پر اس سے غلطی ہوتی ہے وہ طریقت کی منزل پر آجاتا ہے۔ جب طریقت کی منزل پر اس سے غلطی ہوتی ہے شریعت کی منزل پر آجاتا ہے۔ اگر اس منزل پر اس سے کوئی غلطی ہوتی ہے وہ گڑھے میں گر جاتا ہے۔ اس لئے شریعت کی پابندی ضروری ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں کہ طریقت اور حقیقت جس پر صوفیا کو ناز ہے شریعت کے خادم ہیں۔ (۱)

---

(۱) حضرت مجدد اور ان کے ناقدین ص ۱۲۲

Marfat.com

قبض وبسط

جب سالک راہ طریقت پر چلتا ہے اور وظائف کی پابندی کرتا ہے اس پر مختلف کیفیات ظاہر ہوتی ہیں، کبھی نسبت آتی ہے، کبھی رک جاتی ہے، کبھی لطائف جاری ہوتے ہیں، کبھی بند ہو جاتے ہیں۔ ان کیفیات میں قبض وبسط سے آشنائی ہوتی ہے نسبت کا آنا اور لطائف کا جاری ہونا بسط کہلاتا ہے۔ اس کا رک جانا قبض کہلاتا ہے قبض میں بے چینی اور گرانی، بسط میں خوشی وفرحت محسوس ہوتی ہے۔

سالک دورانِ سلوک ان کیفیات سے گزرتا ہے۔ قبض اور بسط کے بارے میں قطب بدایوں مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رحمۃ اللہ علیہ تذکار مطیب مفید الطالب میں لکھتے ہیں:

اذکار کے شغل کے دوران میں سالک کے ظرف واستعداد کے اعتبار سے باطنی حالات وکیفیات مختلف ہوتے رہتے ہیں، ان میں قبض وبسط ہیں جن سے سالک آشنا ہوتا رہتا ہے۔ ان کیفیات کے ورود سے سالک کی ترقی ہوتی رہتی ہے۔ سالک پر نسبت کی آمد کا رک جانا یا سالک کے جاری شدہ لطیفہ کا ذکر بند ہو جانا قبض ہے۔ بند ہو جانے کے بعد جاری ہو جانا بسط ہے۔

قبض کی کیفیت گراں ہوتی ہے اور بسط کی سہل۔ قبض کی کیفیت میں شیخ کی طرف متوجہ ہو اور درود شریف کا ورد کرے اور سیدھے ہاتھ پر درود شریف دم کر کے قلب پر ملے یا اس لطیفہ پر جس کا جاری ہونا بند ہو گیا ہے۔ مشائخ نے اس کو بھی پڑھ کر دم کیا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ ۔ گیارہ بار۔ قبض کے دفع کے لئے شیخ (پیر) کی صحبت میں رہنا زیادہ مفید ہے۔ قبض پیدا ہونے پر طبیعت پر گرانی اور ملال کا اثر ہو تو سمجھے قبض مفید ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو قبض مضر ہے یعنی مانع ترقی۔ اسی طرح بسط میں دل بستگی اور ترقی کی اُمنگ پیدا ہو تو جانے کہ بسط مفید ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو بسط مضر ہے۔

Marfat.com

والد حضرت مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی قطب بدایوں کو ایک بار قبض ہوا، واقعہ اس طرح ہے کہ آپ نے دیکھا کہ آپ پر دو مختلف نسبتوں کا فیضان ہو رہا ہے۔ دائیں طرف سے قادری نسبت اور بائیں طرف سے نقشبندی نسبت جسم کے اندر آ رہی ہے۔ ان دو نسبتوں کے غلبہ سے لگتا تھا کہ سارا جسم پھٹ جائے گا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ جب برداشت کی طاقت نہ رہی آپ نے کہا بس۔ نسبت کا فیضان رُک گیا اور آپ کو قبض ہو گیا۔ اس قبض نے میعادی بخار (Typhoid Fever) کی شکل اختیار کر لی۔ ڈاکٹری علاج شروع کر دیا گیا، فائدہ نہ ہوا۔ والدہ مخدومہ فرماتی تھیں کہ مولوی صاحب کو ڈاکٹری علاج سے فائدہ نہ ہوگا، انہیں روحانی علاج کی ضرورت ہے۔ احقر سے والد حضرت بہت محبت فرماتے تھے، اس وقت عمر بھی کم تھی، گھر میں چھوٹے بچے سے سبھی پیار کرتے ہیں۔ احقر اکثر والد حضرت کے پاس بیٹھا رہتا اور خدمت کرتا والد حضرت نے اسی حالت میں احقر کی طرف توجہ فرمائی۔ چنانچہ اگلے دن احقر بھی بخار میں مبتلا ہو گیا، پندرہ دن یہ کیفیت رہی۔ پندرہ دن بعد والد حضرت نے خواب میں دیکھا کہ شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر تشریف لائے اور پیشانی پر ہاتھ مارا اور فرمایا ''جمال مارا بہ بیں'' حضرت بابا صاحب کے فرمانے کے بعد آپ کی طبیعت ٹھیک ہو گئی اور نسبت جاری ہو گئی اور آپ صحت مند ہو گئے احقر بھی ٹھیک ہو گیا۔

سالک و مجذوب

ائمہ طریقت نے طریقت کی راہ پر چلنے والوں کو دو طریقوں میں تقسیم کیا ہے:

(۱) سالک

(۲) مجذوب

مجذوب: مجذوب وہ ہیں جو جذب الٰہی سے کم وقت میں ولایت کے مقام پر پہنچتے ہیں۔ ان حضرات پر انوارِ الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ وہ اس غلبہ سے مغلوب ہو جاتے

Marfat.com

ہیں۔ان میں اس غلبہ کو برداشت کرنے کی قوت نہیں رہتی، ان کا ہوش وحواس کھو جاتا ہے، ان پر جذب طاری ہوتا ہے، وہ ہر وقت دیدار الٰہی سے سرشار رہتے ہیں۔اس حالت میں ان کی عجیب کیفیت ہوتی ہے، ان سے شریعت کی پابندی نہیں ہوتی، زبان سے کبھی کبھی ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں جو قابل گرفت ہوتے ہیں ان کو شطحیات کہتے ہیں کیونکہ جذبہ انوار الٰہی سے وہ ہوش میں نہیں ہوتے ہیں۔اس لئے یہ جملے ان کے لئے قابل گرفت نہیں ہیں۔ان حضرات سے ہدایت خلق اللہ کا کام نہیں لیا جاتا۔مشائخ نے فرمایا ہے کہ مجذوب کو پیر نہیں بنانا چاہیئے۔

سالک: سالک راہ طریقت پر چلنے والے وہ اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں جو غلبہ شوق کے باوجود طریقت کی راہ کو آہستہ آہستہ ہوش وحواس کے ساتھ طے کرتے ہیں اور اللہ کی مخلوق کی ہدایت فرماتے ہیں۔ہمہ وقت شریعت کی پابندی کا خیال رکھتے ہیں۔راہ طریقت پر چلنے والوں کو جذب اور سلوک دونوں منزلوں سے گزرنا ہوتا ہے۔اللہ کی رحمت اور مرشد کی توجہ سے جب جذب کی منزل سے ترقی ہوتی ہے سلوک کی منزل پر پہنچتا ہے۔اس وقت اسے سالک کہتے ہیں۔اختصار میں یوں کہیے کہ مجذوب ولی بے ہوش اور سالک ولی باہوش ہوتا ہے۔مشائخ نے فرمایا ہے کہ سالک پیر بنانے کے لائق ہوتا ہے۔سالک اور مجذوب کی تشریح حضرت مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری نے ان جامع الفاظ میں فرمائی ہے:

مجذوب وہ لوگ ہیں کہ کمند جذبہ نے انہیں مرتبہ ولایت تک پہنچا دیا ہے مگر (وہ) غلبہ شوق میں اس طرح محو ہوتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ ہر مقام سے گذر چکے ہوتے ہیں۔ان کو اس کی خبر نہیں کہ راہ کا کیا حال ہے مقام کی کیفیت کیسی ہے۔خیر کس شے کا نام ہے شر کس بلا کو کہتے ہیں۔نفع کی کیا صورت ہے۔ضرر کس بات میں ہے۔اس لئے مجذوب پیر بنانے کے لائق نہیں۔شیخ بننے کے لائق وہ ہستی (یعنی سالک) ہے کہ اگرچہ جذبِ شوق سے راہ طے کرتا ہے مگر نہایت سکون اور آہستگی سے۔یعنی وہ ہر ہر مقام کی داد انصاف سے دیتا جاتا ہے اور آگے بڑھتا جاتا ہے۔احوال خیر وشر اور صلاح وفساد کل اس پر کھول دیئے

Marfat.com

جاتے ہیں۔ کبھی کبھی راہ سے بے راہ بھی ہو جاتا ہے (یعنی راستے کے دائیں بائیں کا جائزہ بھی لیتا ہے) تاکہ راہ اور بے راہی سے پورا وقوف حاصل ہو جائے۔ اتنے مرحلوں کے بعد اس میں یہ صلاحیت پیدا ہوتی ہے کہ ایک جماعت کی رہبری کر سکے۔ (۱)

(۱) تصوف رسم اور حقیقت ص ۶۶ بحوالہ مکتوبات صدی اردو ترجمہ شاہ نجم الدین فردوسی و شاہ الیاس فردوسی ص ۴۰-۱۳۹

Marfat.com

بیعت

کسی (بزرگ) کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عہد کرنا بیعت کہلاتا ہے۔(۱)

قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ط یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ (پ۲۶، سورہ فتح آیت ۱۰، رکوع ۹)

ترجمہ: جو لوگ بیعت کرتے ہیں آپ سے اے محمد ﷺ و اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔

احادیث مشہورہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے مختلف مقاصد کے لیے بیعت لی تھی کسی سے جہاد کے لیے کسی سے ہجرت کے لیے کسی سے اسلام کے ارکان کی پابندی کے لیے کسی سے سنت نبوی پر قائم رہنے کے لیے اور بدعت سے بچنے کے لیے۔ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر بیعت لی تھی۔ ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند نادار مہاجرین سے اس پر بیعت لی کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں۔ اس بیعت کے بعد ان لوگوں کا یہ حال ہو گیا تھا کہ اگر کسی کا کوڑا ہاتھ سے گر جاتا تھا تو

(۱) دست بر دست یک دیگر نہادن و عہد بستن (سبع سنابل میر عبد الواحد بلگرامی متوفی ۱۰۱۷ھ سن تالیف ۹۶۹ھ)

Marfat.com

خود گھوڑے سے اتر کر اٹھاتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھانے تک کا سوال نہ کرتا تھا۔

بیعت سنت ہے واجب نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے حضور انور ﷺ سے بیعت کی اور اس بیعت سے حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (۱)

اے نبی تحقیق کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جب کہ وہ آپ سے درخت (سمرہ) کے نیچے بیعت ہو رہے تھے۔

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (۲)

خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بیعت کی شرعی حکمت پر بحث کرتے ہوئے القول الجمیل میں لکھتے ہیں۔

بیعت سنت ہے واجب نہیں اصحاب نے رسول ﷺ سے بیعت کی اور حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہی۔ کسی شرعی دلیل نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نہیں کی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نہ کیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہو گیا اس پر کہ وہ واجب نہیں۔ ف: اگر بیعت تقویٰ کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے تارک پر انکار وارد ہوتے تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے۔ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو۔ بیعت کے مشروع ہونے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ سنت اللہ یوں جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس میں پوشیدہ ہیں ان کا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور اقوال امور قلبیہ کے قائم مقام ہوں۔ چنانچہ تصدیق اللہ اور اس کے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہے تو ایمان کا اقرار بجائے

---

(۱) سورۃ فتح ع ۱۱ آیت ۱۸ پ ۲۶

(۲) سورۃ فتح ع ۹ ایت ۱۰ پ ۲۶

Marfat.com

تصدیق کے قائم مقام کیا گیا جیسے بائع اور مشتری کی رضامندی قیمت اور بیع کے دینے میں حکم پوشیدہ ہے تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضائے مخفی کے کر دیا۔ اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقویٰ کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اس کے قائم مقام کر دیا۔

بیعت میں ایک نفسیاتی مصلحت بھی پوشیدہ ہے۔ جب انسان اپنے ماضی کے کارناموں اور زندگی کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے تو اسے بہت سی باتیں اخلاق اور مذہب کے خلاف نظر آتی ہیں وہ اپنے اوپر ملامت کرنے لگتا ہے اور دل ہی میں اپنے گناہوں اور نازیبا کارناموں پر نادم ہوتا ہے اور ان سے توبہ کرتا ہے مگر اس کو اس سے تشفی نہیں ہوتی اور دل کو اطمینان حاصل نہیں ہوتا دل میں ایک کسک اور بے چینی رہتی ہے جب وہ شیخ کامل مرشد برحق کے پاس جاتا ہے اور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو شیخ اسے یقین دلاتا ہے کہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ (۱) یعنی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ تمام گناہوں کو بخش دے گا اس کی رحمت سے ہمیشہ لو لگائے رہو۔

لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعاً اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

ترجمہ: خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دے گا بے شک وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ہر شخص کو چاہئے کہ پہلے اپنے عقیدے کو درست کرے پھر کسی پابند شریعت شیخ سے بیعت ہو تاکہ اس کا سلسلہ حضور ﷺ سے سند کے ساتھ مل جائے۔ قرآن شریف میں میں آیا ہے کہ ہر فرقہ قیامت کے دن اپنے پیشوا اور رہبر کے ساتھ بلایا جائے گا۔ یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

(پارہ ۱۵۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۸، ایت نمبر ۷۱)

---

(۱) ابن ماجہ باب ذکر التوبہ

Marfat.com

ترجمہ: (ا) جس دن بلاویں گے ہم سب لوگوں کو ساتھ پیشواؤں ان کے۔
(حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی)

(۲) جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقہ کو ان کے سردار کے ساتھ۔
(محمد انور علی سہیل فریدی)

ف: قیامت کے دن ہر فرقہ اس چیز کی معیت میں حاضر ہوگا جس کی پیروی اور اتباع کرتا تھا۔ مثلاً مومنین کے نبی کتاب دینی پیشوا یا کفار کے مذہبی سردار بڑے شیطان اور جھوٹے معبود۔

قیامت کے دن مومنین انبیاء مذہبی پیشوا اور رہنما کے ساتھ اور کفار مشرکین منافقین اپنے سرداروں، معبودوں اور شیطانوں کے ساتھ بلائے جائیں گے جو شخص جس شیخ (پیر) کا مرید ہوگا وہ قیامت کے دن اپنے شیخ کے ساتھ بلایا جائے گا۔ ہر شیخ (پیر) اپنے مرید کی اللہ رب العزت کے حضور میں سفارش کرے گا اور اسے بخشوا کر جنت میں لے جائے گا۔ علماء صلحا، حفاظ عباد، زہاد سب اس دن اللہ رب العزت کے حضور میں سفارش کریں گے۔ سب سے پہلے سرکار دو عالم ﷺ اللہ رب العزت سے اپنی امت کو بخشوائیں گے پھر دیگر انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امت کو بخشوائیں گے۔ یہ وہ دن ہوگا جس دن نیکو کاروں اور مجرموں، گنہگاروں کو الگ الگ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا۔ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ

(سورہ یٰسین رکوع ۴، آیت ۵۹، پارہ ۲۳)

اور تم الگ ہو جاؤ آج کے دن اے مجرموں (گنہگاروں) کیوں کہ نیکو کاروں کو جنت میں بھیجنا ہے۔ اور تم (مجرموں گنہگاروں) کو دوزخ میں بھیجنا ہے۔

اس دن مجرم افسوس کریں گے اور جنت میں جانے کا وسیلہ تلاش کریں گے اور جنتیوں سے کہیں گے اے جنت میں جانے والو کیا تم ہمیں نہیں پہچانتے ہم وہی ہیں جس نے تم کو شربت پلایا تھا ہم وہی ہیں جس نے تم کو وضو کے لئے پانی دیا تھا، ہم

Marfat.com

وہی ہیں جس نے تم کو کھانا کھلایا تھا پس ہماری سفارش کرو اور ہمیں بھی جنت میں لے چلو۔ اس طرح مجرمین اور گنہ گار نیکو کاروں کو اپنے احسان یاد دلائیں گے اور ان سے سفارش اور جنت میں لے جانے کی درخواست کریں گے۔ یہ نیکو کار بندے سفارش کریں گے اور جنت میں لے جائیں گے۔ گنہ گار مریدین اپنے شیخ (پیر) سفارش سے جنت میں جائیں گے۔

مشکوٰۃ شریف کے باب الشفاعت میں اِس ضمن میں ایک حدیث ہے۔

قَالَ رَسولُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ علیہِ وسَلمَ یَصِفُ اَھلَ النَّارِ فَیَمُرَّ بِھِمُ الرَّجُلُ مِن اَھلِ الجَنۃِ فیقُولُ الرَّجُلُ مِنھم یَا فلانٌ اَمَا تَعرِفُنِی اَنا الَّذِی سُقَیْتُكَ شَرْبَۃً وَ قَالَ بَعضُھم اَنا الَّذِی وَھبتُ لكَ وَضُوءاً فَیَشفَعُ لَہ فَیَدخُلُہ الجَنَّۃَ۔

(مشکوٰۃ شریف باب الشفاعۃ)

نبی کریم ﷺ نے دوزخیوں کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دوزخیوں کے پاس سے ایک ایسا شخص گزرا جو جنتی تھا۔ دوزخیوں میں سے ایک شخص نے ان سے کہا کہ اے فلاں کیا تم مجھے نہیں پہچانتے ہو، میں تو وہی ہوں جس نے تمہیں دنیا میں پانی پلایا ہے۔ اور ان میں سے بعض نے کہا کہ میں وہی ہوں جس نے تمہیں وضو کے لیے پانی دیا تھا۔ چنانچہ وہ جنتی شخص اس کے شفاعت کریگا پس وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

فوائد بیعت (مریدی کے فائدے)

مرید بننے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی نقصان نہیں ہے۔ اس کے بہت سے فائدے ہیں۔ چند فائدے لکھے جا رہے ہیں۔

(۱) دل و دماغ، جسم اور روح کو پاک صاف اور ستھرا رکھنے یعنی دل کو صفات

Marfat.com

رذیلہ بغض، حسد، کینہ، وسوسے، برے خیالات، غرور و تکبر، دنیا اور اس کی محبت، غصہ، حرص، کھیل کود، بخل سے دور رکھنا اور دل کو صفات حسنہ یعنی خدا کی یاد، توبہ ہمدردی، صبر، شکر، صدق وغیرہ سے مزین کرنے کے جو طریقے اور اصول بتائے گئے ہیں ان پر عمل کرنے میں کوئی کوتاہی یا کمی ہو جائے تو شیخ (پیر) نصیحت اور توجہ سے اس کی کمی کو دور کر دیتا ہے اور اسے سیدھے راستے پر لے آتا ہے۔

(۲) مشاہدات اور تجربات اس بات کو بتاتے ہیں کہ کتاب کے پڑھنے اور اس میں لکھے پند و نصائح عملیات اور اذکار کے از خود کرنے سے اس میں وہ اثرات پیدا نہیں ہوتے جتنے کہ شیخ کے بتائے ہوئے اذکار اور عملیات اور پند و نصائح میں ہوتے ہیں۔ اگر اس میں کسی قسم کا خلل پیدا ہو جاتا ہے تو شیخ کی توجہ سے دور ہو جاتا ہے اور شیطانی وسوسے دور ہو جاتے ہیں۔ مرید کا دل صفات رذیلہ سے پاک و صاف ہو کر مجلّہ و مصفا ہو جاتا ہے اور صفات حسنہ صفات رذیلہ کی جگہ لے لیتی ہے۔

(۳) جب کوئی شخص کسی شیخ کا مرید ہو جاتا ہے تو اس کے دل میں شیخ سے والہانہ محبت اور عقیدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا دل چاہتا ہے کہ جو شیخ کا طریقہ ہے ہم بھی اس کے موافق چلیں۔ شیخ شریعت کا پابند عالم اور بزرگ ہوتا ہے اس کا عمل سنت نبوی کے موافق ہوتا ہے اس لیے مرید بھی سنت نبوی پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

(۴) مرید اپنے شیخ کا پیرو ہوتا ہے۔ اگر شیخ مرید کو کسی بات پر نصیحت یا تنبیہ کرتا ہے تو مرید اس کی ناراضگی اور تنبیہ کو برا نہیں مانتا بلکہ اس کی بتائی ہوئی نصیحت پر خوشی خوشی عمل کرتا ہے۔

شرائط بیعت

مرید بننے کے لئے اہم شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مرید کے لئے ضروری ہے کہ شیخ (پیر) کا خوب ادب کرے۔ فرض

Marfat.com

عبادت کے بعد شیخ کے بتائے ہوئے اعمال و اشغال پابندی سے کرے۔ جس طرح جس ذکر کی تعلیم دی ہے اس کو اسی طرح کرے اور یہ اعتقاد رکھے کہ دل کو درست کرنے اور رکھنے کے لئے جتنا فائدہ اپنے شیخ سے پہنچے گا اتنا فائدہ زمانہ کے کسی اور بزرگ سے نہیں پہنچے گا۔ مگر کسی بزرگ کو کم تر نہ سمجھے اور نہ تحقیر کرے۔

(۲) کسی کتاب میں کوئی وظیفہ فقیری یا درویشی کا دیکھے تو اپنی عقل سے اس پر عمل نہ کرے۔ پہلے شیخ سے اجازت لے پھر اس پر عمل کرے۔

(۳) مریدہ عورت شیخ سے بے پردہ نہ ہو اور نہ مردوں کی طرح شیخ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر مرید ہو۔ شریعت اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ عورتیں رومال کے ذریعہ شیخ سے بیعت ہوں اس طرح کہ رومال کا ایک کونہ شیخ پکڑے اور دوسرا کونہ عورت پکڑے اور پردے کا لحاظ رکھے۔

(۴) اگر غلطی سے کسی خلاف شرع شیخ سے مرید ہو جائے یا پہلے وہ شیخ اچھا تھا اب بگڑ گیا یا خراب ہو گیا تو مریدی توڑ ڈالے اور کسی اچھے پابند شریعت بزرگ شیخ سے بیعت ہو لیکن کبھی کبھار اس سے معمولی سی غلطی ہو جائے تو اس کا خیال نہ کرے اور بد عقیدہ نہ ہو۔ خیال کرے کہ شیخ آدمی ہے فرشتہ نہیں تقاضائے بشریت کے تحت اس سے یہ خطا ہوئی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

(۵) یہ عقیدہ نہ رکھے کہ شیخ کو ہر وقت ہمارا سارا حال معلوم ہے۔ اللہ کی رحمت سے شیخ کو کبھی کبھی مرید کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔

(۶) مبتدی مرید (نیا مرید) ایسی کتابوں کا مطالعہ نہ کرے جن کا ظاہری مطلب خلاف شرع ہو۔ ایسے اشعار بھی نہ پڑھے جو خلاف شرع ہوں۔

(۷) بعض شیخ کہا کرتے ہیں کہ فقیری کا راستہ اور ہے شرع کا راستہ اور ہے۔ ایسا شیخ گمراہ ہے اس کی مریدی ختم کر دینا چاہیے۔

(۸) اگر شیخ خلاف شرع کوئی عمل بتائے اس پر عمل نہ کرے۔

Marfat.com

(۹) اگر اذکار اشغال کی پابندی اور شیخ کی توجہ سے نسبت کا فیضان یا اچھی کیفیت پیدا ہو، اچھے خواب نظر آئیں یا دل میں نور (روشنی) پیدا ہو تو اسے اپنے شیخ کے علاوہ کسی اور سے نہ کہے اور نہ اس پر تکبر کرے۔ ہر ایک سے کہنے سے اس کی روحانیت جاتی رہتی ہے۔

(۱۰) اگر شیخ نے کسی وظیفہ، عمل یا شغل کی تعلیم دی ہے اس پر پابندی سے عمل کرے۔ اگر پابندی سے عمل کرنے پر کچھ مدت تک اس میں اثر یا دل میں ذوق و شوق پیدا نہ ہو تو شیخ سے بداعتقاد نہ ہو اس ورد کو جاری رکھے۔ اللہ کی رحمت پر بھروسہ رکھے، اپنی کیفیت شیخ سے بیان کرتا رہے اور اس کی توجہ کا طالب رہے اس میں عافیت ہے۔ اس بات کی آرزو نہ کرے کہ مجھے آئندہ ہونے والے واقعات سے آگاہی ہو یا فلاں مقام نصیب ہو یا فلاں بزرگ کی زیارت نصیب ہو جو کچھ کرے اللہ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کے لیے خلوص سے کرے۔

(۱۱) اگر کسی پیر بھائی (برادر طریقت) یا پیر بہن کو شیخ نے طریقت کی زیادہ تعلیم دی ہو اور اسے زیادہ اذکار بتائے ہوں اور اس پر شیخ کی خاص عنایت ہو اس عنایت اور توجہ سے اعلیٰ مقام نصیب ہو گیا ہو تو حسد نہ کرے اور دل کو صاف رکھے۔ شیخ مرید کی تعلیم اس کے ظرف کے مطابق کرتا ہے اور اشغال و اعمال بتاتا ہے۔

(۱۲) دوسرے بزرگوں یا دوسرے خاندان و سلاسل کے مشائخ کی شان میں گستاخی نہ کرے اور نہ یہ کہے کہ ہمارا شیخ تمہارے شیخ سے زیادہ بزرگ ہے اور ہمارا خاندان و سلسلہ تمہارے خاندان و سلسلہ سے بڑھ کر ہے یہ فضول کی باتیں ہیں ان سے دل میں کدورت اور اندھیرا پیدا ہوتا ہے۔

ضروری ہدایات

ہر مرید بلکہ ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنا چاہیے۔

Marfat.com

(۱) عقیدے کو درست کرے۔ ہر عمل کا دار و مدار عقیدے پر ہے۔ اگر عقیدہ صحیح ہے تو سب کچھ صحیح ہے اور عقیدہ خراب ہے تو نیک عمل بھی بے کار ہے۔

(۲) فرائض، سنن اور نوافل وقت پر ادا کرے۔

(۳) ضرورت کے مطابق علم دین حاصل کرے جس سے ضروری مسائل سے واقفیت ہو جائے خواہ کتاب پڑھ کر یا علماء کی صحبت میں رہ کر۔

(۴) حتی الامکان گناہوں سے بچے اگر کوئی گناہ ہو جائے فوراً توبہ کرے اور استغفار کرے۔

(۵) کسی کا حق نہ رکھے اگر اس کے ذمہ کسی کا کوئی حق ہو فوراً ادا کر دے۔ ہاتھ پاؤں یا زبان سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو اس سے معافی مانگے اور آئندہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ ہاتھ پیر اور نگاہ کی حفاظت کرے۔

(۶) اگر کوئی نصیحت کرے اس کو برا نہ مانے اور اپنے آپ کو سدھارنے کی کوشش کرے۔

(۷) مال و دولت سے محبت نہ کرے اور نہ شہرت کی خواہش رکھے۔ ضرورت کے مطابق دنیا حاصل کرے اور کسب حلال سے بچوں کی پرورش کرے اور ان کی تعلیم و تربیت کرے۔ نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے۔

(۸) کسی سے جھگڑا فساد نہ کرے، بے جا نہ بولے زیادہ نہ ہنسے، نامحرموں سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے۔

(۹) ہر وقت شرع شریف کا خیال رکھے۔ عبادت میں سستی نہ کرے۔ دل اور زبان سے اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ زیادہ وقت تنہائی میں گزارے۔ ضرورت کے مطابق لوگوں سے ملے جلے اور سفر کرے۔ زیادہ سفر کرنے سے بہت سے اعمال و اشغال میں کمی آجاتی ہے اور بہت سی باتیں بے احتیاطی کی ہو جاتی ہیں۔

(۱۰) کسی کی عیب جوئی نہ کرے اور نہ عیب تلاش کرے۔ اگر کسی کا کوئی عیب

Marfat.com

معلوم ہو اس کی عیب پوشی کرے۔ خرقہ فقر کے لئے عیب پوشی ضروری ہے۔

(۱۱) پیش قدمی سلام میں اچھی۔ خوش کلامی کلام میں اچھی، پر عمل کرے۔

(۱۲) ہر کام وقت پر کرے۔ نماز وقت پر ادا کرے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤمِنِیْنَ کِتَاباً مَوْقُوْتاً (قرآن شریف)

بے شک نماز کا ادا کرنا مسلمانوں پر وقت مقررہ پر فرض کیا گیا ہے۔

نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرے۔

(۱۳) جو کچھ بلا مصیبت رنج و غم اور خوشی پہنچے سب خدا کی طرف سے سمجھے۔

وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ

خوشی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور مصیبت اور رنج پر صبر کرے۔ اس کے دور ہونے کے لئے دعا کرے اور بارگاہ رب العزب سے رحمت کا امیدوار رہے۔

(۱۴) جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے خواہ دین کا ہو یا دنیا کا۔ فائدہ پہنچانے میں کسی بدلے کا خیال نہ رکھے۔ صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے کام کرے۔

(۱۵) بزرگوں، عالموں، درویشوں نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔

(۱۶) مہمانوں، مسافروں، غریبوں، فقیروں، درویشوں، طالب علموں، عالموں کی خوشی خوشی خدمت کرے۔

(۱۷) شرم وحیا کا ہر وقت لحاظ رکھے۔

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

شرم وحیا ایمان کا جزو ہے

(۱۸) ہر کام بردباری اور سمجھ داری سے کرے۔

(۱۹) اپنے اندر عاجزی اور انکساری پیدا کرنے اور نفس کو برے کاموں سے روکے۔

(۲۰) دین پر استقامت، خدا کی رضا اور ایمان کی سلامتی کی دعا کرتا رہے۔

Marfat.com

(۲۱) تصور شیخ یا برزخ شیخ کا ہر وقت خیال رکھے۔

(۲۲) ہر وقت پاک صاف رہے۔

اَلطَّهَارَةُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ

پاکی آدھا ایمان ہے۔

(۲۳) کسب حلال اختیار کرے۔

اَلْكَاسِبُ حَبِيْبُ اللّٰهِ

اقسام بیعت

بیعت کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) بیعت اسلام: وہ بیعت جو رسول اللہ ﷺ کفار سے اسلام میں آنے کے وقت لیتے تھے کہ اللہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اسکے رسول ہیں۔

(۲) بیعت جہاد: اسلام میں آنے کے بعد اسلام کی سربلندی اور دین اسلام کے پھیلنے کے لئے کفار سے جنگ کرنے کے لئے جو بیعت لی گئی اسے بیعت جہاد کہتے ہیں۔

(۳) بیعت جہاد مع النفس: اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے کی بیعت۔ یعنی اپنے نفس کو قابو میں رکھو گے چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے الزام تراشی نہیں کرو گے اپنے نفس کو بری باتوں سے روکو گے۔

اس تیسری قسم کی بیعت کا نام "بیعت توبہ" ہے یہ بیعت رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک سے آج تک اہل اللہ میں جاری ہے پوری امت کا اس پر اتفاق ہے اس کا منکر اجماع امت سے باہر ہے۔

تمام بزرگان دین کسی نہ کسی سلسلہ سے منسلک رہے ہیں امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے بیعت تھے۔ بیعت

Marfat.com

ہونے کے بعد دو سال آپ اپنے شیخ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں۔ اگر دو سال (جو بیعت میں نصیب ہو گئے) نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو جاتا۔

بخاری شریف میں ایک حدیث بیعت توبہ کے بارے میں ہے جس کا مختصر اردو ترجمہ یہ ہے:

عبادہ بن صامت بیان فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں سے جو کہ ایک مجلس میں تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ آگے پیچھے کوئی بہتان اٹھاؤ گے اور نہ حکم شرع میں میری نافرمانی کرو گے الخ۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے آپ سے ان باتوں پر بیعت کی۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ یہ بیعت کرنے والے صحابہ تھے۔ یہ بیعت اسلام نہ تھی اور بیعت جہاد بھی نہ تھی بلکہ یہ بیعت توبہ تھی۔ یہی بیعت توبہ تمام بزرگان دین میں رائج ہے۔

بیعت کے شرع شریف سے ثابت ہونے کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں یہ واقعہ حضرت شیخ محمد عاشق پھلتی نے ملفوظات حضرت شاہ صاحب "اَلْقَولُ الْجَلِی" میں تحریر کیا ہے۔ شیخ محمد عاشق پھلتی لکھتے ہیں۔

حضرت والا (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) نے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالرحیم قدس سرہ کو ایک مجلس میں امیر عصمت اللہ سہارنپوری سے جو اس دیار کے اکابر علماء میں سے تھے، ملاقات کا اتفاق ہوا۔ انہیں بظاہر تصوف سے جس میں بیعت و ارادہ و مجاہدہ ہے اور جس کا ثمرہ مکاشفہ ہوتا ہے اعتقاد نہ تھا۔ پس حضرت شیخ بزرگ نے میر مذکور سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ کہاں کے مرید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا

Marfat.com

یہ بات طریقۂ شرع سے ثابت ہے جو اس کی پابندی کرنا چاہیے۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ حد شرعیہ میں تین چیزیں ہیں۔ کتاب، سنت اور اجماع اور مجتہد کا قول بھی حجت ہے اور یہ بات ان تمام سے ثابت ہے۔ میر نے کہا کہ یہ کس طرح ہے اس کی وضاحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ کتاب وہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جدوجہد (کوشش اور محنت) کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت میں ابتغا وسیلہ سے مراد کیا ہے میر نے جو کچھ بعض مفسرین نے اعمال صالحہ وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ یہ معنی مراد نہیں ہو سکتے اس لیے کہ ایمان مراد نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ خطاب مومنین سے ہے (یعنی ایمان والے سے یہ کہنا کہ ایمان لاؤ ایک مہمل سی بات ہے)۔ اعمال صالحہ تقویٰ میں داخل ہیں اور تقویٰ سے مراد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا ہے (یہ بھی وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ میں داخل نہیں ہے) اور یہ بھی مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ قاعدۂ عطف مغایرت چاہتا ہے یعنی اِتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کے معنوں میں مغایرت ہے کیونکہ معطوف اور معطوف علیہ ہم معنی نہیں ہوتے۔ اور ذکر میں ترتیب اس کی مقتضی ہے کہ وہ ایک ایسی چیز ہے جو تقویٰ کے بعد ہوتی ہے اور یہی چیز ارادت اور مرشد سے بیعت ہے۔ اس کے بعد مجاہدہ و ریاضت ہے تا کہ فلاح حاصل ہو جس سے مطلب ذات حق کا وصول ہے۔ پس میر مذکور نے بہت ردوقدح کے بعد اسے قبول کیا اور اعتراف کیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور نے ایک صحابی سے فرمایا کَیْفَ اَصْبَحْتَ مُؤمِناً حَقًّا قَالَ مَاحَقِیْقَۃُ اِیْمَانُکَ الخ۔

پس اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیداری اور بھوک جو جہاد کا ایک شعبہ

Marfat.com

ہے تخلیہ و تجلیہ (خلوت و جلوت) کے ثمرات اسی سے حاصل ہوتے ہیں نیز غیبی امور کا کشف حاصل ہوتا ہے اس حدیث سے التزام کا حکم بھی معلوم ہو گیا اور یہی تصوف کا طریقہ ہے پس ہزاروں لاکھوں علمائے عارفین نے نبی ﷺ کے وقت سے لے کر آج تک یہی طریقہ اختیار کیا ہے اور نیز خود کو اس پر عامل رکھا ہے۔ یہی مجتہد کا قول ہے جو مشہور رہے۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر دو سال نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو جاتا (حضرت امام ابو حنیفہ نے دو سال حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہ کر فیوض و برکات حاصل کئے) حضرت فریدالدین عطار کے حق میں آپ کیا کہتے ہیں۔ میر صاحب نے کہا کہ وہ عالم ثقہ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے یہ کہا کہ یہی دو سال ایسے تھے کہ امام نے اس مدت میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں باطنی استفاضہ کیا۔ پس میر معترف ہوئے اور حضرت والا کی خدمت میں استفاضہ کا قصد کیا۔ لیکن ان کے سفر دکھن کے سبب یہ بات عملی جامہ نہ پہن سکی۔

(القول الجلی ص ۵۳۲۔ ۵۳۴)

بیعت اصفیا

عالم ربانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی القول الجمیل میں لکھتے ہیں:

"صوفیوں میں جو بیعت متوارث ہے یعنی صوفی حضرات جو بیعت لیتے ہیں وہ کئی طریقوں پر ہے پہلا طریقہ بیعت توبہ دوسرا طریقہ بیعت تبرک اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت۔(۱)

(۱) **بیعت توبہ**: گناہوں اور دیگر بری باتوں سے بچنے کا عہد کرنا۔

(۱) القول الجمیل ص ۲۹

Marfat.com

(۲) بیعت تبرک: برکت کے لئے مشائخ کے سلسلے میں داخل ہونا۔
جس طرح استاد سے سند حدیث حاصل کرنا تاکہ سلسلہ سند حضور انور نور مجسم ﷺ تک پہنچ جائے۔

(۳) بیعت تاکد عزیمت: اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام پر چلنا تمام کاموں میں خلوص پیدا کرنا جس کام سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے اس سے ظاہر اور باطن میں بچنا اور دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے پیدا کرنا۔ ہمیشہ اس کی طرف لو لگائے رکھنا اور اس کی رضا اور خوشنودی طلب کرنا یہی طریقہ بیعت کی اصل ہے۔

بیعت ثانی: بیعت ثانی یعنی دوبارہ بیعت ہونا حضور ﷺ سے ثابت ہے۔ مشائخ نے بیعت ثانی (۱) کی ہے۔ مشہور سہروردی بزرگ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور آپ کے پیر و مرشد حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی اپنے پیر شیخ وجیہہ الدین ابو حفص بن عمر رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت و خلافت ہونے کے باوجود پیران پیر غوث اعظم دستگیر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی سے سلسلہ قادریہ میں بیعت کی اور اجازت و خلافت حاصل کی۔ حضرت مخدوم شیخ جلال الدین جہانیاں جہاں گشت پہلے حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی ملتانی نبیرہ و جانشین حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سے بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت حاصل کی اور مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا لقب پایا اسکے بعد مشہور چشتی بزرگ حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین روشن چراغ دہلی کی طرف رجوع ہوئے اور مرید ہو کر اجازت و خلافت پائی۔

تکرار بیعت: کسی وجہ سے دوسری شیخ کی طرف رجوع ہونا اور اس کے سلسلے میں داخل ہونا جائز ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی القول الجمیل میں

---

(۱) اِنَّ تَکْرَارَ الْبَیْعَۃِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاثُوْرٌ وَ کَذَالِکَ عَنِ الصُّوفِیَۃِ القولُ الجمیل ص ۳۰۔ تکرار بیعت رسول اللہ ﷺ اور حضرات صوفیہ سے منقول ہے۔

Marfat.com

تکرار بیعت یعنی کئی بار مرید ہونے کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"تکرار بیعت رسول ﷺ سے منقول ہے اور اسی طرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیروں سے بیعت کرنا اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اس پیر میں جس سے بیعت کر چکا ہے تو کچھ مضائقہ (ہرج) نہیں اور اسی طرح اس کی موت کے بعد یا اس کے غیبت منقطعہ کے بعد کہ اس کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلا عذر دوسرے مرشد سے بیعت کرنا کھیل کے مشابہ ہے۔ ہر جگہ بیعت ہونا برکت کھو دیتا ہے اور مرشدوں کے دلوں کو اس کی تعلیم اور تربیت سے پھر تا ہے واللہ اعلم یعنی اس کو (مرید کو) ہر جائی اور ہر دم خیالی سمجھ کر اس پر التفات نہیں فرماتے ہیں۔"(۱)

اس لیے بہتر ہے کہ ایک پیر یا شیخ سے ہی مرید ہو اور اسی کی کامل صحبت میں رہے اور یک در گیر محکم گیر یعنی ایک دروازے کو مضبوطی سے پکڑ لو کے قول پر عمل کرے اسی میں زیادہ فائدہ ہے۔

بیعت اطفال: بعض مشائخ نے حصول برکت اور نیک فال کے لیے بچوں کی بیعت کو جائز رکھا ہے۔ مشہور چشتی بزرگ شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مخدوم شیخ جمال الدین ہانسوی کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا برہان الدین صوفی کو شیر خواری کے زمانہ میں بیعت کیا اور اجازت و خلافت عطا فرمائی مادر مومنا (شیخ جمال الدین کی خادمہ) نے عرض کیا خاجہ بالا ہے یعنی یہ ابھی بچہ ہے۔

آپ نے فرمایا پونو کا چاند بھی بالا ہوتا ہے یعنی چودھویں کا چاند بھی پہلی شب

---

(۱) فَاعْلَمْ اَنَّ تَكْرَارَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاثُوْرٌ وَ كَذَالِكَ عَنِ الصُّوفِيَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ فَاِنْ كَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِي مَنْ بَايَعَهٗ فَلَابَاسَ وَ كَذَالِكَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ غَيْبَةِ الْمُنْقَطِعَةِ وَ اَمَّا بِلَاعُذْرٍ فَاِنَّهٗ يُشْبِهُ الْمُتَلَاعِبَ وَ يَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ وَ يَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّيُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

Marfat.com

کو چھوٹا ہوتا ہے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی القول الجمیل کے فائدہ میں لکھتے ہیں کہ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادہ عبداللہ کو حضور ﷺ کے پاس بیعت کے لئے لائے اور وہ اس وقت سات یا آٹھ برس کے تھے حضور ﷺ ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر ان سے بیعت لی۔ مشائخ کرام نابالغ لڑکوں کی بیعت کی دلیل شاید اسی حدیث سے لیتے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی القول الجمیل کے فائدے میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ بیعت کے لیے عاقل اور بالغ ہونا اسی لئے شرط رکھا گیا کہ نابالغ اور مجنوں خود ایمان کا مکلف نہیں تو تقویٰ اور اجتہاد فی الطاعات کا اس کے حق میں کیا مذکور ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک لڑکا حاضر ہوا تا کہ آپ سے بیعت کرے آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی۔

بیعت مزار: بعض لوگ کسی بزرگ کے مزار سے بیعت ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم فلاں بزرگ سے بیعت ہیں جب ان سے پوچھا جاتا ہے آپ نے ان بزرگ کو دیکھا ہے کیا آپ ان کی صحبت میں رہے ہیں؟ جواب میں کہتے ہیں کہ ہم نے ان بزرگ کو نہ دیکھا ہے اور نہ ہی ان کی صحبت اٹھائی ہے بلکہ ہم ان بزرگ کے مزار سے بیعت ہیں۔ تمام مشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ مزار سے بیعت درست نہیں ہے۔ بیعت ہونے کے لئے شیخ یا پیر کا جسمانی حیات کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں مشہور چشتی بزرگ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کا قول دلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کے ایک صاحبزادہ سے کسی نے پوچھا آپ کو کس بزرگ سے بیعت حاصل ہے صاحبزادہ نے کہا ہم حضرت خواجہ قطب صاحب کے مرید ہیں پوچھا گیا کس طرح؟

Marfat.com

صاحبزادہ نے کہا حضرت خواجہ قطب صاحب کے مزار اقدس سے بیعت ہیں حضرت بابا صاحب نے فرمایا صاحبزادے یہ بیعت درست نہیں بیعت کے لئے شیخ کا جسمانی حیات کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم فلاں بزرگ سے طریقت میں بیعت ہیں شریعت میں نہیں۔ شریعت میں ہم زیادہ علم رکھتے ہیں شریعت مین ہم جو صحیح سمجھیں گے کریں گے وہ بزرگ ہمارے طریقت میں شیخ ہیں شریعت میں نہیں۔ ایسا کہنا اور خیال کرنا کم علمی کی نشانی ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ شریعت اصل ہے اور طریقت اس کی شاخ۔ شریعت پر ثابت قدم رہنے سے طریقت حاصل ہوتی ہے۔ جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ اپنے خیالات کو پاک وصاف کرلیں اور بیعت کو درست کرلیں۔

بیعت کا طریقہ: مختلف خانوادوں میں بیعت کا طریقہ مختلف ہے۔ مشہور چشتی بزرگ غیاث الہند شیخ شیوخ العالم حضرت بابا شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اس طرح بیعت فرماتے تھے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی فرماتے ہیں۔

"جب کوئی شخص شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز کی خدمت میں ارادت کی نیت سے آتا تو پہلے آپ سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص (الحمد شریف و قل ھو اللہ شریف) پڑھنے کا حکم فرماتے اس کے بعد آمن الرسول (سورہ بقرہ کی آخری آیتیں) پڑھتے اس کے بعد شَهِدَ اللّٰهُ سے اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامَ تک پڑھتے پھر فرماتے کہو تم نے اس ضعیف اور اس کے خواجہ خواجگان اور پیغمبر ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی اور اللہ تعالیٰ سے اس بات پر عہد کیا کہ ہاتھ پاؤں اور آنکھ پر نگاہ رکھوں گا اور شرع کے طریقوں پر چلوں گا۔ (سیر الاولیاء)

(۲) مشہور بزرگ عالم دین و محدث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے القول الجمیل میں بیعت کا طریقہ یہ لکھا ہے۔

Marfat.com

سلف صالحین سے منقول ہے کہ مرشد بیعت کے وقت خطبہ مسنونہ پڑھے خطبہ مسنونہ یہ ہے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہ وَ نَستَعِینُہ وَ نَستَغفِرُہ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا مَن یَّھدِہِ اللّٰہ فَلا مُضِلَّ لَہ وَ مَن یُّضلِلہُ فَلا ھَادِیَ لَہ وَاَشھَدُ اَنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَ اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبدُہ وَ رَسُولُہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَ علیٰ آلِہٖ وَ صَحبِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

ترجمہ: ساری تعریف اللہ کی ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت چاہتے ہیں اور اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اپنے نفوس کی برائیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے۔ جس کو اللہ نے ہدایت دی اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اس نے صحیح راستے سے ہٹایا اس کو کوئی سیدھی راہ بتانے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے (برگزیدہ) بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر ان کی آل پر اور اصحاب پر رحمت بھیجے اور برکت عطا کرے اور سلامتی عنایت کرے۔

اس خطبہ کے بعد مرشد مرید کو ایمانِ اجمالی کی تلقین کرے۔ ایمان اجمالی یہ ہے۔

آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ بِمَا جَآءَ مِنْ عِندِ اللّٰہِ عَلیٰ مُرَادِ اللّٰہِ وَ آمَنْتُ بِرَسُولِ اللّٰہِ و بِمَاجَآءَ مِن عِندَ رَسولِ اللّٰہِ عَلیٰ مُرَادِ رَسولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَ تَبَرَّاْتُ مَن جَمِیعِ الْاَدیَانِ وَ جَمِیعِ العِصیَانِ وَ اَسلَمْتُ الآنَ وَ اَقولُ اَشھَدُ اَنْ لَّآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبدُہٗ وَ رَسُولُہٗ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور جو اللہ کی طرف سے آیا اللہ کی مراد پر اور میں ایمان لایا رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کی طرف سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور میں اسلام کے علاوہ سب دینوں سے بیزار ہوا اور سب گناہوں سے توبہ کی اور میں اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور میں کہتا ہوں اور گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے

Marfat.com

علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے (برگزیدہ) بندہ اور رسول ہیں۔

پھر مرشد مرید سے کہے کہ کہہ میں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے ان کے خلفاء کے واسطے سے پانچ باتوں پر:

(۱) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

(۲) نماز کے قائم کرنے پر

(۳) زکوۃ دینے پر

(۴) رمضان المبارک کے روزہ پر

(۵) بیت اللہ کے حج پر

اس کے بعد مرشد مرید سے کہے کہ کہہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خلفاء کے واسطے سے بیعت کی اس پر کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کروں گا۔ (شرک نہ کروں گا) چوری، زنا، قتل نہ کروں گا اور کسی پر بہتان نہ لگاؤں گا اپنے ہاتھ پیروں کو محفوظ رکھوں گا اور رسول کریم ﷺ کی نافرمانی نہ کروں گا۔ اس کے بعد مرشد ان دو آیتوں کو پڑھے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کے راستہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اے نبی جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا دست قدرت اور رحمت اِن کے ہاتھوں پر ہے جس نے بیعت کو توڑا اس نے اپنی ذات کے نقصان کے لیے بیعت کو توڑا اور جس نے

Marfat.com

اللہ سے کئے گئے عہد کو پورا کیا تو اس کو اللہ تعالیٰ عنقریب اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

پہلی آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے۔

اس کے بعد مرشد اپنے لیے مرید کے لیے اور سب حاضرین کی برکت اور نفع (دینوی اور دنیاوی) کے واسطے دعا کرے۔

اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ مرید کو بیعت کے وقت یہ تلقین کرے کہ کہہ میں نے اختیار کیا طریقہ نقش بندیہ جو منسوب ہے شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند سے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی سے یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین الدین سجزی یعنی سیستانی سے یعنی میں مرید ہوا طریقہ نقش بندیہ یا طریقہ قادریہ یا طریقہ چشتیہ میں۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوحَهَا وَاُحْشِرْنَا فِی زُمْرَةِ اَولِیَائِهَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ۔ یا اللہ ہم کو اس طریقے (سلسلے) کی فتوح عنایت فرما اور ہم کو اس طریقے کے دوستوں کے گروہ میں اپنی رحمت سے محشور کر یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار یعنی حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی سے سنا فرمایا کہ میں نے خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور آپ سے بیعت کی (آپ نے اس طرح بیعت کی) آں حضرت ﷺ نے میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست مبارک میں کر لیا۔ (یعنی پکڑ لیا)۔ سو میں تو اسی طرح جیسے خواب میں دیکھا بیعت کے وقت مصافحہ کرتا ہوں۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ بعض اکابر مرید سے کہتے ہیں کہ پہلے اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اپنا داہنا ہاتھ رکھے اسی طرح حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ یعنی شیخ کے سیدھے ہاتھ میں مرید اپنا سیدھا ہاتھ دے اور بیعت ہو۔

Marfat.com

عورتوں کو بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ شیخ کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت ہونے والی عورت دوسرا کنارہ پکڑے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا بلا کپڑے کے زبانی بیعت بھی عورتوں سے جائز ہے جیسا کہ حضور ﷺ کرتے تھے۔(۱)

اگر بیعت ہونے والے لوگ زیادہ ہوں تو شیخ رومال طریقت کا ایک کونہ خود پکڑے اور دوسرا کونہ مریدین پکڑیں اور داخل سلسلہ ہوں۔

بیعت کا آسان طریقہ

مریدہ تازہ وضو کرے پیر بھی باوضو ہو۔ پیر مرید کے ہاتھ کو اس طرح پکڑے جس طرح مصافحہ کیا جاتا ہے۔ پیر مرید کو کلمہ طیبہ، ایمان مفصل اور ایمان مجمل پڑھائے اور اس کے معنی بتائے پھر مرید کو تمام گناہوں اور بری باتوں سے توبہ کرائے اور اس سے عہد کرائے کہ جسم کے تمام اعضاء کو برے کاموں سے محفوظ رکھے گا اور خدا کے حکم کی نافرمانی نہ کرے گا۔ اس کے بعد بزرگوں کے مبارک سلسلے میں داخل کرے مثلاً اگر قادری سلسلہ میں بیعت کرنا چاہتا ہے تو کہے کہ میں نے بیعت کیا تم کو آقائے دوعالم ﷺ کا سلسلہ قادریہ میں بواسطہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی پیران پیر دستگیر کے چشتیہ سلسلہ میں بواسطہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز سلطان الہند کے، نقش بندیہ میں بواسطہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقش بند کے اور سہروردیہ میں شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے کہے۔ اس کے بعد صحت سلامتی علم عشق عقل وقت خوش راحت دل امن و سکون اور دین پر استقامت کی دعا کرے۔ بہتر ہے کہ مرید کرنے سے پہلے شیخ مرید کو دو رکعت نماز توبہ پڑھوائے۔

(۱) القول الجمیل مع شرح شفاء العلیل اردو ترجمہ مولوی خرم علی، مطبع سلطانی اختر نگر، لکھنوے ۱۲۶۷ھ

Marfat.com

کلمہ طیبہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

ایمان مفصل: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

میں ایمان لایا اللہ پر اسکے رسولوں پر فرشتوں پر آسمانی کتابوں پر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور قیامت کے دن پر۔ خیر اور شر سب اللہ کی طرف سے ہے۔

ایمان مجمل: آمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَ صِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ عَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ۔

میں اللہ پر اس کے تمام نام اور صفات کے ساتھ ایمان لایا اور اس کے تمام احکام قبول کیے۔ اس کا اقرار میں زبان سے کرتا ہوں اور اس کی تصدیق دل سے کرتا ہوں اور بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

Marfat.com

شیخ اور شرائط شیخ

بیعت ہونے والے شخص کو مرید اور بیعت کرنے والے بزرگ کو شیخ پیر یا مرشد کہتے ہیں شیخ کے بارے میں حدیث میں آیا ہے **اَلشَّیخُ فِی القَومِ کَاَ النَّبِی فِی اُمَّتِہٖ** شیخ اپنی جماعت میں ایسا ہے جیسا نبی اپنی امت میں۔ شیخ ہادی ہوتا ہے اور منصب ارشاد پر جلوہ گر ہوتا ہے وہ نائب رسول ہوتا ہے اس کی اتباع ہدایت ہی ہدایت ہے۔ مرید ہونے کا منشا طلب ہدایت ہے۔ شیخ کی اتباع سے ظاہری اعمال واخلاق درست ہوتے ہیں اور باطنی خیالات وعقائد پاکیزہ ہوتے ہیں۔(۱)

شرائط شیخ

شیخ کو صحیح العقیدہ سنی ہونا چاہیے۔ اگر شیخ صحیح العقیدہ سنی نہیں ہے تو اس سے بیعت نہ ہونا چاہیے۔ شیخ کے لئے مندرجہ ذیل چند شرائط ضروری ہیں۔

(۱) **علم** : شیخ کے لیے قرآن اور حدیث کا علم ہونا ضروری ہے بہت بڑا عالم ہونا شرط نہیں اس کے لیے اتنا علم کافی ہے کہ اس نے کسی عالم سے تحقیق کے ساتھ تفسیر جلالین یا تفسیر مدارک پڑھ لی ہو اور حدیث شریف میں مشکاۃ شریف (مشکوٰۃ المصابیح) یا مشارق الانوار پڑھ لی ہو (۲)۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پیری مریدی میں علم کا ہونا ضروری نہیں بلکہ علم درویشی کے لیے نقصان دہ ہے اس واسطے کہ شریعت اور ہے طریقت اور۔ ایسا کہنا اور گمان رکھنا سراسر بے بنیاد اور غلط ہے یہ جہالت کی نشانی

(۱) مکتوبات عالیہ مکتوب ۱۲ ص ۹۶

(۲) القول الجمیل ص ۲۳

Marfat.com

ہے۔ قدیم صوفیا کے ملفوظات اور کتب مثل دُرَرِ نظامی، فَوَائِدُ الفُوَادِ (ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی) عَوَارِفُ المَعَارِفِ (شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی) قُوْتُ الْقُلُوْبِ (شیخ ابو طالب مکی) اَحْیَاءُ الْعُلُوْمِ کیمیائے سعادت (حضرت امام محمد غزالی) فُتُوحُ الْغَیْبِ غُنْیَۃُ الطَّالِبِیْنِ (حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی) مکتوبات امام ربانی (حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی) اِنْتِبَاہُ فِی سَلَاسِلِ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ اَلْقَوْلُ الْجَمِیْلِ (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) میں صاف تحریر ہے کہ طریقت اور تصوف کے لیے علم شریعت ضروری ہے۔ حضرت مجدد صاحب نے فرمایا تصوف ہر طرح سے شریعت محمدیہ کا خادم ہے۔(۱)

زمانہ قدیم میں خلافت کے لیے جو لوگ منتخب کئے جاتے تھے وہ علوم ظاہری میں کامل دستگاہ رکھتے تھے بزرگان چشت اہل بہشت کا اصول تھا کہ وہ کبھی ایسے شخص کو خلافت نہ دیتے تھے جس نے علوم ظاہری کی تکمیل نہ کرلی ہو۔ شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی نے کسی ایسے شخص کو خلافت نہ دی جو صاحب علم نہ ہو۔(۲)

بزرگان چشت مریدین کو باطنی تعلیم کے ساتھ علم ظاہر کی بھی تعلیم دیتے۔ وہ کچھ اہم مذہبی کتابوں کا درس بھی اپنے طریقہ پر دیتے۔ شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کو چھ سی پارے قرآن پاک تجوید کے ساتھ اور عوارف المعارف کے کچھ حصہ کا درس دیا تھا۔ ابو شکور سالمی کی تمہید المہتدی پوری پڑھائی تھی اور اس کی سند بھی لکھ کر دی تھی جس میں تاکید تھی کہ وہ بھی اپنے مریدوں کو اس کتاب کا درس دیں اور یہ خیال رکھیں کہ اس کے متن میں کوئی تصحیف و تحریف نہ ہو۔ سلطان التارکین شیخ

---

(۱) حضرت مجدد اور ان کے ناقدین ص ۱۲۲

(۲) سیر الاولیا

Marfat.com

حمید الدین ناگوری مریدین کو تصوف کی تعلیم کے ساتھ حدیث فقہ اور فرائض کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ بعد کو بزرگان چشت اپنے مریدین اور خلفاء کو دیگر کتابیں مثلاً احادیث نبوی احیاء العلوم قوت القلوب مکتوبات عین القضاۃ فتوحات مکیہ فصوص الحکم کشف المحجوب رسالہ قشیریہ کیمیائے سعادت مثنوی مولانا روم کا درس دینے لگے۔ بزرگان چشت کا یہ طریقہ تعلیم ہندوستان میں دیگر سلاسل کے مشائخ نے اپنایا۔ ماضی قریب کے دہلی کے مشہور نقش بندی مجددی بزرگ حضرت شاہ غلام علی دہلوی مریدین کو اذکار کی تعلیم کے ساتھ فقہ حدیث و تفسیر کی تعلیم بھی دیتے۔ والد حضرت نور اللہ مرقدہ کا بھی یہی طریقہ تھا۔ احقر غفرلہ کو والد حضرت نے خلافت عطا کرنے سے قبل درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، القول الجمیل، عوارف المعارف، مکتوبات صدی کا اور مکتوبات امام ربانی کا بھی درس دیا۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جاہل پیر مسخرہ شیطان ہوتا ہے اس کی نگاہ حقیقت اور سراب (دھوکہ) میں امتیاز کرنے سے قاصر رہتی ہے ہیں وہ دل کی بیماریوں کی صحیح تشخیص اور مناسب علاج نہیں کر سکتا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

دین میں ایک سمجھ بوجھ رکھنے والا عالم (فقیہ) شیطان پر (شیطان کے بہکانے میں) ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے۔ شیطان کے لئے عابد کو بہکانا آسان ہے اور فقیہ عالم کو بہکانا مشکل ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی فرماتے ہیں۔

"پیر ایسا ہونا چاہیے جو احکام شریعت، طریقت اور حقیقت کا علم رکھتا ہو اگر ایسا ہو گا تو وہ خود بھی کسی نامشروع چیز کے لئے نہ کہے گا۔"(۱) آپ کا اصول تھا کہ کسی ایسے

(۱) فوائد الفواد

Marfat.com

شخص کو جو عالم نہ ہو خلافت نہیں دیتے تھے۔ مشہور واقعہ ہے کہ جب حضرت محبوب الٰہی اپنے مریدین کو خلافت دینے لگے تو یاران طریقت نے حضرت اخی عثمان سراج کا نام بھی پیش کیا آپ نے فرمایا اس کام میں پہلا درجہ علم کا ہے۔(۱) مولانا فخر الدین زرّادی نے آپ کو چھ مہینے میں تبحر عالم بنادیا اور حضرت محبوب الٰہی کی خدمت میں پیش کیا حضرت محبوب الٰہی نے آئینہ ہند کا خطاب دے کر اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ حدیث شریف میں آیا ہے اَلْمُتَعَبِّدُ بِلَا فِقْہٍ کَالْحِمَارِ فِی اَطَاحُونَۃِ۔

بے علم عبادت گزار اس گدھے کی مانند ہے جو آٹے کی چکی سے بندھا ہے۔

اللہ تعالیٰ علمائے ربانی کی صفت میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا

درحقیقت بندگان خدا میں سے علماء ہی خدا کا خوف رکھتے ہیں۔

صحیح حدیث میں آیا ہے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ

(مشکوٰۃ شریف)

حضور ﷺ نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے اوپر۔

حضور اکرم ﷺ دو گروہ پر گزرے اور طالبان علم کی فضیلت بیان کر کے ان ہی میں بیٹھ گئے اور فرمایا۔ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ صوفی کو کتاب و سنت کا پابند ہونا ضروری ہے۔ سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی فرماتے ہیں یہ راہ تو صرف وہی پا سکتا ہے جس کے سیدھے ہاتھ میں قرآن پاک ہو اور بائیں ہاتھ میں سنت مصطفیٰ ﷺ۔ وہ ان دونوں چراغوں کی روشنی میں راستہ طے کرے تاکہ نہ شبہے کے گڑھے میں گرے نہ بدعت کے اندھیرے میں پھنسے۔(۲)

---

(۱) سیر الاولیاء

(۲) تذکرۃ الاولیاء

Marfat.com

حضرت شیخ کلیم اللہ شاہ جہان آبادی ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔ "اے برادر اگر آج تم فقراء کے مراتب کا پتہ لگانا چاہتے ہو تو ان کے اتباع شریعت کو دیکھو کہ شریعت معیار ہے۔ اسی کسوٹی پر فقیر کی حقیقت روشن ہو جاتی ہے۔(۱) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار میں کتاب و سنت کی پابندی کے بارے میں حضرت شیخ نصیر الدین روشن چراغ دہلی کا یہ قول نقل کیا ہے۔

(مشرب پیر) حجت نمی شود دلیل از کتاب وحدیث می باید

(مشرب پیر) حجت نہیں دلیل کتاب وحدیث سے ہونی چاہیے۔

شریعت کی پابندی صوفی اور غیر صوفی سب کے لئے ضروری ہے۔ شریعت پر نہ چلنا اللہ اور رسول سے دشمنی مول لینا ہے اور دوزخ میں گھر بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے (آمین) شریعت کی پابندی سے سالک طریقت اور حقیقت کے اعلیٰ مقام پر پہنچتا ہے اور مقام معرفت حاصل کرتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں کہ طریقت اور حقیقت جس پر صوفیا کو ناز ہے شریعت کے خادم ہیں۔(۲)

حضرت محبوب الٰہی فرماتے ہیں کہ سالک شریعت سے ترقی کر کے طریقت تک پہنچتا ہے اور طریقت سے ترقی کر کے حقیقت تک پہنچتا ہے۔ اگر حقیقت کا اعلیٰ مقام ملنے کے بعد اس سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو اسے نچلے مقام طریقت پر واپس کر دیا جاتا ہے اور اگر اس مقام پر بھی اس سے کوئی غلطی یا گناہ ہو جائے تو اسے طریقت سے نچلے مقام شریعت پر پہنچا دیا جاتا ہے اور اگر اس مقام پر بھی اس سے کوئی غلطی یا گناہ ہو جائے تو اسے اس کا خمیازہ دوزخ کے گڑھے کی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے کیونکہ شریعت کے نیچے اس گڑھے کے سوا کچھ نہیں ہے اس لیے سب سے زیادہ

---

(۱) مکتوبات کلیمی ص ۲۷ مکتوب ۹۵

(۲) حضرت مجدد اور ان کے ناقدین ص ۱۲۲

Marfat.com

احتیاط شریعت کی حفاظت میں ضروری ہے۔(۱)

سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

كُلُّ طَرِيقَةٍ رَدَّتْهُ الشَّرِيعَةِ فَهُوَ زِنْدِقَةٌ (۲)

جس طریقت کو شریعت رد کرے وہ گمراہی ہے۔

یہ صحیح ہے کہ کچھ دنیا پرست گمراہ اور بد طینت لوگوں نے صوفیوں کا لباس پہن کر اور صوفی جیسی صورت بنا کر اپنے مکروہ اعمال اور پراگندہ اقوال سے اس مقدس گروہ کو اور اس کے فلسفہ زندگی کو ضرور بدنام کیا ہے۔ ایسے لوگوں کی رگ ائمہ دین اور مشائخ سلاسل نے کاٹ دی۔ انہیں تصوف سے دودھ میں مکھی کی طرح نکال پھینکا۔

کچھ لوگوں نے سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی سے عرض کیا کچھ لوگ ہیں جنہوں نے نماز وغیرہ پڑھنا اور شریعت کی پابندی کرنا چھوڑ دی ہے۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ شریعت ذریعہ ہے اور ہم پہنچے ہوئے لوگ ہیں ہم کو راستہ کی ضرورت نہیں ہم طریقت پر چلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

صَدَقُوْا لَقَدْ وَ صَلُوْا لٰكِنَّ اللّٰهَ اَيْنَ اِلَى النَّارِ

انہوں نے سچ ہی کہا کہ پہنچ گئے۔ وہ پہونچے تو ضرور لیکن حق کی طرف نہیں جہنم کی طرف۔

پھر ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے صدہا برس کی عمر دی جائے تو فرض تو فرض ہے جو نفل مقرر کئے گئے ہیں اسے بھی میں ہرگز نہ چھوڑوں۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قَوْمٌ مِنَ الْمَفْتُوحِيْنَ بِسَوَابِسَةِ الصُّوفِيَةِ وَمَاهُمْ مِنَ الصُّوفِيَةِ

---

(۱) فوائد الفواد

(۲) کتاب طریق محمدی

Marfat.com

بِشَيءٍ بَل هُم فِي غَلَطٍ وَ غُرُورٍ يَزعَمُونَ اِنَّ ضَمَائِرِهِم خَلَصَت اِلَى اللهِ تَعَالىٰ وَ يَقُولُونَ هٰذَا هُوَالظَّفر بِالمُرَادِ وَالِارتِسَام بِمَرَاسِمِ الشَّرِيعَةِ مَرتَبةِ العَوَامِ وَ هٰذَا هُوَ عَينُ الحَادِ وَالزّندِقَةِ فَكُلُ حَقِيقَةٍ ابتَه الشَّرِيعَةِ فَهِيَ زِندِقَـةٌ۔

فتنہ میں پڑے کچھ لوگوں نے صوفیوں کا لباس تو پہن لیا ہے پر وہ صوفی نہیں ہیں۔ وہ غلطی اور دھوکے میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل واصل بحق ہو گئے۔ اور یہی مراد کو پہنچنا ہے۔ شریعت کی پابندی تو عوام کا درجہ ہے۔ ان کا یہ قول خالص الحاد اور بے دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دوری ہے، حق تو یہ ہے کہ شریعت جس امر سے انکار کرے وہ سچائی نہیں بے دینی ہے۔

(عوارف المعارف)

(۴) ترک دنیا: شیخ کے لیے ترک دنیا بھی ضروری ہے تاکہ اس کا دل مادی آلائشوں سے پاک اور صاف ہو جائے اور وہ توکل اور استغنا کی زندگی بسر کرے۔ حضرت محبوب الٰہی نے مولانا حسام الدین مانک پوری کو جب خلافت عطا فرمائی تو شہادت کی انگلی اٹھا کر دو مرتبہ فرمایا دنیا کو ترک کر دنیا کو ترک کر۔

مولانا حسام الدین نے عرض کیا اگر حکم ہو تو شہر میں نہ رہوں۔ آپ نے فرمایا! نہیں شہر ہی میں رہو اور اسی طرح رہو جیسے اور لوگ رہتے ہیں۔ (۱)

ترک دنیا کے سلسلے میں حضرت محبوب الٰہی نے فرمایا

ترک دنیا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان لباس نہ پہنے اپنے آپ کو ننگا کر لے اور لنگوٹ باندھ کر بیٹھ جائے بلکہ ترک دنیا یہ ہے کہ لباس بھی پہنے اور کھائے بھی لیکن جو کچھ اسے ملے اس کی طرف راغب نہ ہو اور اس سے دل نہ لگائے۔ (۲) شیخ دنیا

(۱) سیر الاولیاء

(۲) فوائد الفواد

Marfat.com

میں مسافر کی طرح زندگی گزارے (۱) اور اس طرح خدا کی عبادت کرے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو اس طرح عبادت کرے کہ خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔ (۲)

ترکِ دنیا کے سلسلے میں شیخ کو ان چار چیزوں کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔

(۱) فتوح (۳) کو جمع نہ کرے اور طمع نہ کرے

(۲) امراء و سلاطین کی صحبت سے پرہیز کرے

(۳) وظائف وغیرہ قبول نہ کرے

(۴) قلت الطعام قلت الکلام قلت المنام اور قلت صحبت مع الانام پر عمل کرے یعنی کم کھائے کم سوئے کم بولے اور مخلوق کی صحبت میں کم رہے۔ کم سے مراد بقدر ضرورت ہے۔ حضرت محبوب الٰہی نے سالک کے لئے چھ باتیں ضروری بتائی ہیں۔ یہ چھ باتیں شیخ کے لئے ضروری ہیں۔

(۱) خلوت

(۲) دوام وضو

(۳) صائم الدہر

(۴) سکوت دائم

(۵) تصور شیخ

(۶) حق تعالیٰ کے سوا تمام خیالات اور خواہشات کو مٹا ڈالنا۔

---

(۱) كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَأَنَّكَ عَابِرُ سَبِيلٍ (حدیث) دنیا میں راہ گیر یا مسافر کی طرح زندگی گزارو

(۲) اِنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ (حدیث احسان)
اللہ کی عبادت تم اس طرح کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ کر سکو تو کم از کم اس طرح کرو جیسے اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

(۳) فتوح سے مراد وہ روپیہ یا تحائف ہیں جو عقیدت مند شیخ کی خدمت میں بلا طلب پیش کرتے ہیں۔ فتوح کو مشائخ نے خوشی سے قبول کیا ہے یہ جائز ہے۔ (مصنف)

Marfat.com

(۳) اکل حلال صدق مقال: شیخ کو ہمیشہ سچ بولنا چاہئے اور پاک روزی کا استعمال کرنا چاہئے۔ صرف کمانے کھانے شہرت اور نام وری کے لیے پیری مریدی نہ کرتا ہو۔

حدیث شریف میں آیا ہے لَایَدخُلُ الجَنَّةَ لَحمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحتِ وَکُلُّ لَحمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحتِ فَالنَّارُ اَولیٰ بِهٖ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۲)

گوشت کا جو ٹکڑا حرام غذا سے پیدا ہوا وہ جنت میں نہیں جاسکتا۔ اس کے لئے جہنم کی آگ ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔

صوفیائے کرامؒ نے شرع کے اس حکم کی سختی سے پابندی کی ہے وہ اس بات کا خاص خیال رکھتے کہ دستر خوان پر موجود غذا کس قسم کی ہے اگر انہیں ذرا بھی حرام کا شائبہ ہوتا نہ کھاتے اور بھوکے اٹھ جاتے۔

سر حلقۂ مشائخ نقشبند خلیفہ اول امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کے پاس ایک غلام تھا جس کو آپ نے کسب کے لئے اختیار دے دیا تھا۔ وہ روزانہ اپنی کمائی سے کچھ حصہ بطور آمدنی اور خراج کے ادا کرتا تھا۔ ایک روز وہ دودھ لایا۔ جسے آپ نے پی لیا۔ غلام نے کہا آپ جانتے ہیں یہ کیسا دودھ تھا؟ ایام جہالت میں میں کہانت (ٹونہ ٹوٹکا) کرتا تھا حالانکہ مجھے کہانت کا ڈھنگ بھی نہیں آتا۔ ایک دفعہ ایسے ہی میں نے ایک شخص کو دھوکہ دیا تھا۔ اتفاق سے اس کو فائدہ ہو گیا۔ آج یہ دودھ اس نے اسی کے معاوضہ میں دیا تھا۔ یہ سنتے ہی آپ نے حلق میں انگلیاں ڈال کرتے کی اور سارا دودھ باہر نکال دیا اور اس کے لیے اتنی جدوجہد کی کہ دیکھنے والوں کو آپ کی حالت پر ترس آنے لگا۔ اس کے بعد آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

"مولیٰ ایک انسان کے بس بھر میں نے کوشش کی کہ یہ حرام غذا میرے معدے سے باہر آجائے۔ اگر اس کا کوئی قطرہ جسم میں شامل ہو گیا ہو تو اے ارحم الراحمین

Marfat.com

معاف فرما۔ (مشکوٰۃ شریف)

مشہور واقعہ ہے کہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مطبخ (لنگر خانہ) میں نمک ختم ہو گیا، سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی پڑوس کے بقال سے نمک ادھار لے آئے کہ پیسہ آئے گا تب قیمت ادا کر دیں گے۔ جب کھانا تیار ہو گیا اور دستر خوان پر چنا گیا ایک پیالہ آپ کے سامنے بھی رکھا گیا آپ کے یہاں کا دستور تھا کہ پہلے آپ اپنے پیالہ میں سے ایک لقمہ تناول فرماتے پھر دستر خوان پر بیٹھنے والوں کو کھانے کے لیے اشارہ کرتے یہ اس بات کی نشان دہی ہوتی ہے کہ رزق حلال طیب و پاکیزہ ہے آپ لوگ کھائیں۔

آج بھی حسب دستور بسم اللہ شریف پڑھ کر لقمہ اٹھایا منہ کے قریب لے گئے واپس لقمہ رکھ دیا اور فرمایا آج اس کھانے میں خیانت معلوم ہوتی ہے کس نے یہ خیانت کی۔ کھانا ہم فقیروں کے لائق نہیں۔ حضرت محبوب الٰہی نے عرض کیا حضور یہ غلطی مجھ سے ہوئی۔ مطبخ میں نمک نہیں تھا میں نمک برابر کے بقال سے ادھار لے کر آیا کہ جب پیسہ آئے گا قیمت دے دوں گا۔ آپ نے فرمایا فقیر اور قرض لے کر کیا تمہیں صبح تک جینے کا بھروسہ ہے۔ اگر تم صبح سے پہلے مر گئے تو کل قیامت کے دن کیا منہ لے کر اٹھو گے۔ یہ کھانا سامنے سے اٹھا لو اور محتاجوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر دو۔ کچھ عرصہ بعد پھر وہی معاملہ پیش آیا اس دفعہ حضرت محبوب الٰہی نے اپنی پگڑی بیچ کر نمک خریدا۔ اس بار جیسے ہی لقمہ حضرت بابا صاحب نے منہ میں رکھا بے اختیار پکار اٹھے بابا نظام تم نے کمال کر دیا۔ ایسا لذیذ کھانا تم نے کس حکمت سے پکایا۔ کھانا پکانے کی خدمت حضرت محبوب الٰہی کے ذمہ تھی۔ آپ نے عرض کیا حضرت شیخ، نمک آج بھی نہیں تھا آج میں نے اپنی پگڑی فروخت کر کے نمک خریدا ہے۔ آپ نے انتہائی مسرت کے عالم میں تعریف کی اور فرمایا۔

برائے تو از رب العالمین بر ضخے دنیا ہم خواستہ ام

Marfat.com

(تمہاری اس سعادت مندی سے خوش ہو کر میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے کچھ دنیا بھی طلب کی ہے)

صدق مقال کے باب میں بہت بڑے صوفی اور صحابی رسول اللہ حضرت بلال حبشی کا واقعہ ایک بہترین مثال ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے سچ (اللہ ایک ہے) کے اظہار میں آپ کو کس کس طرح کی تکالیف اٹھانی پڑیں۔ آپ کا مالک امیہ بن خلف آپ کو مکہ معظمہ کی تپتی ہوئی گرم ریت پر لٹا دیتا سینہ پر پتھر کی بھاری سل رکھ دیتا۔ آپ کو سخت تکلیف ہوتی آپ کا دم گھٹنے لگتا۔ آپ تکلیف سے بے ہوش ہو جاتے۔ جب ہوش آتا امیہ کہتا بلال کیوں جان کے دشمن ہو گئے ہو۔ اللہ کو ایک کہنا چھوڑ دو۔ ساری تکلیفوں سے نجات پا جاؤ گے۔ امیہ کی بات سن کر آپ پوری طاقت سے نعرہ لگاتے احد احد وہ ذات الٰہی ایک ہے ایک ہے۔ آپ اس حقیقت پر قائم رہے اور سچ بولتے رہے۔ دنیا نے دیکھا کہ آج حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس صدائے حقیقت کی بازگشت سے سارا عالم معمور ہے۔

صداقت ہو تو دل سینے سے کھنچنے لگتے ہیں واعظ
حقیقت خود کو منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی

صوفیوں کے سردار سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے حاکم وقت خفا ہو گیا۔ اس نے آپ کو گرفتار کرنے کے لیے پولیس لگا دی۔ آپ گرفتاری کے ڈر سے اپنے شیخ حضرت جنید بغدادی کی کوٹھری میں چھپ گئے۔ پولیس تلاش کرتی ہوئی حضرت جنید بغدادی کے پاس آئی اور آپ سے حضرت شبلی کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا وہ کوٹھری میں چھپا ہے۔ پولیس نے کوٹھری میں تلاش کیا لیکن حضرت شبلی نہ ملے۔ سپاہی باہر آئے اور بولے آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں۔ شبلی کوٹھری میں کہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا میں سچ کہتا ہوں کہ وہ اسی کوٹھری میں گئے ہیں۔ پولیس نے دوبارہ

Marfat.com

تلاش کیا مگر حضرت شبلی نہ ملے۔ پولیس مایوس ہو کر چلی گئی۔ جب پولیس چلی گئی اور حضرت شبلی کو اطمینان ہو گیا آپ باہر آئے اور اپنے شیخ حضرت جنید بغدادی سے کہا۔ حضرت آپ نے خوب رفاقت کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی ورنہ آپ نے تو میری گردن پھنسا ہی دی تھی۔ آپ نے فرمایا میاں آپ بچے تو اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے ہیں۔ لیکن سبب اس کا میرا سچ بولنا ہے۔

(۴) پابندیٔ اوقات: شیخ کو وقت کی پابندی کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ خصوصاً اوقاتِ نماز میں (۱) ہر کام کو مناسب وقت پر کرے تاکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ادا ہو سکیں اور مریدین کی صحیح تربیت ہو سکے۔ مریدین کو اوقات کی پابندی کرانا شیخ کے فرائض میں ہے۔ (۲)

(۵) کرامت سے پرہیز: شیخ کو حتی الامکان اظہار کرامت سے پرہیز کرنا چاہیے اور استقامت پر قائم رہنا چاہیے۔ استقامت کا درجہ کرامت سے بلند ہے اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ اگر کبھی از خود یا ضرورت کے وقت ظاہر ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

(۶) خوش اخلاق: شیخ کو حسن اخلاق کا نمونہ اور اخلاق نبوی کا پابند ہونا چاہیے۔ شیخ کو چاہیے کہ ہر آنے والے سے اخلاق سے پیش آئے اور اس کی دل جوئی کرے اور وسعت کے مطابق اس کی ضرورت کو پورا کرے۔ اگر کوئی شخص اسے برا کہے اس کا برا نہ مانے بلکہ حسن اخلاق سے اس سے پیش آئے اور اس کی کچھ خدمت کرے۔ صوفیائے کرام کا ایسا ہی طریقہ رہا ہے۔ مشہور واقعہ ہے کہ ایک شخص حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو گالی دیتا تھا اور ان کی غیبت کرتا تھا۔ ایک شخص نے آپ کو اطلاع دی کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے اور کرتا ہی رہتا ہے۔ آپ

---

(۱) إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا

ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ نے نماز کا پڑھنا وقت مقررہ پر فرض کیا ہے۔

(۲) مصباح الہدایت

Marfat.com

کے پاس اس وقت ایک شخص ایک طشت میں کھجور لایا۔ آپ نے وہ پورا طباق اس غیبت کرنے والے کو بھجوا دیا اور کہلایا کہ میں نے سنا ہے کہ آج کل آپ اپنی نیکیاں میرے نامہ اعمال میں لکھوا رہے ہیں اس کے شکریہ میں یہ تھوڑی کھجوریں حاضر ہیں۔ اس وقت یہی تھا اگر کچھ اور ہوتا تو اور حاضر خدمت کرتا۔

(منہاج العابدین ص ۱۹۹ تصنیف حضرت امام غزالی)

(۷) اجازت و خلافت: شیخ کے لئے سب سے اہم شرط یہ ہے کہ اس نے کسی کامل شیخ جس کو اکثر لوگ بزرگ سمجھتے ہوں اور اس شیخ (پیر) کو اچھے نیک لوگ اچھا کہتے ہوں، کی صحبت میں رہ کر ادب سیکھا ہو طریقت کی تعلیم حاصل کی ہو اور نور باطن حاصل کیا ہو۔ شیخ کامل نے اسے بیعت لینے کی اجازت عطا کی ہو اور اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کیا ہو۔

(۸) اثر: شیخ کی تعلیم میں یہ اثر ہو کہ دین کی محبت اور ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ یہ بات اس کے مریدوں کے دیکھنے سے معلوم ہو جائے گی۔ اگر اس کے اکثر مرید اچھے اور پابند شرع ہیں تو وہ پیر اچھا اور تاثیر والا ہے۔

(۹) حق گو: شیخ حق بات کہنے میں پرہیز نہ کرتا ہو اگر مرید کا کوئی عمل خلاف شرع دیکھے اس کو نصیحت کرے۔

اگر ایسا کوئی بزرگ شیخ یا پیر ملے اس سے خلوص اور عقیدت و محبت سے مرید ہو جائے اور خدا کا شکر ادا کرے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہر مسلمان کو بیعت کی توفیق عطا فرمائے اور اس نعمت سے مالا مال فرمائے (آمین) شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ہے۔

مَن لَّم یَکُن لَّہٗ شَیخٌ فَشَیخُہٗ شَیطَانٌ

جس کا شیخ (پیر) نہ ہو اس کا شیخ شیطان بن جاتا ہے۔

Marfat.com

خرقۂ خلافت

خلافت

تصوف کی اصطلاح میں شیخ طریقت کی جانشینی کو خلافت کہتے ہیں جس شخص میں علم عقل اور عشق تینوں خوبیاں ہوں وہ مشائخ کی خلافت (جانشینی) کے لئے نہایت موزوں، بلکہ افضل ہے۔(۱) حضرت محبوب الٰہی کا ارشاد ہے کہ خلافت کے منصب کا مستحق وہ شخص ہے جس کے دل میں خلافت کی تمنا نہ ہو۔(۲)

حضرت شیخ محمد عاشق پھلتی القول الجلی میں لکھتے ہیں:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ فرماتے تھے کہ جب کسی میں عقل علم و عشق یکجا ہو جائیں تو وہ خلافت کے لائق ہے اور میں نے ان تینوں چیزوں کو نظام الدین میں پالیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے ان تین چیزوں میں بخت کو بھی شامل کر لیا ہے یعنی جس میں چار چیزیں ہیں وہ پورے طور پر خلافت وارشاد کے لائق ہے۔ یعنی جب صاحب بخت مقتدا ہوتا ہے تو ایک جم غفیر اس کی دولت و ثروت سے استفادہ کرتا ہے۔ اس (صاحب بخت) کا فیض اس کے ماسوا کے مقابلہ میں بہت زائد ہوتا ہے اور مدت دراز تک اس کا طریقہ قائم اور منتظم رہتا ہے۔

(القول الجلی ص۴۲۸)

---

(۱) سیر الاولیاء

(۲) سیر الاولیاء

Marfat.com

خلافت کی قسمیں

حضرت محبوب الٰہی نے فرمایا کہ میں نے اپنے خواجہ شیخ شیوخ العالم قدس سرہ سے سنا ہے کہ خلافت کی تین قسمیں ہیں۔(۱)

(۱) شیخ کو کسی مرید کے لئے خدا کی طرف سے الہام ہو یعنی اللہ تعالیٰ بلاواسطہ شیخ کے دل میں یہ بات ڈال دے کہ فلاں شخص خلافت کا مستحق ہے اس کو خلافت دے دی جائے اس خلافت کو خلافتِ رحمانی کہتے ہیں۔ یہ خلافت سب سے محکم بہتر اور افضل ہوتی ہے اس میں بہت خیر و برکت ہوتی ہے۔

(۲) شیخ مرید کے حالات وکیفیات دیکھ کر خوب غور و فکر کرنے اور اپنی عقل و فہم اور صواب دید سے خلافت عنایت کرے۔ یہ خلافت دوسرے درجہ کی ہے اس لئے کہ ذاتی غور و فکر میں لغزش ہو سکتی ہے۔

(۳) کسی شخص کی سفارش اور کوشش سے شیخ مرید کو خلافت عطا کرے یہ خلافت تیسرے درجہ کی ہے اس صورت میں وہ مرید شیخ کی جانشینی اور اس کے منصب کا صحیح حق دار نہ ہوگا۔

خرقہ

مشائخ کا دستور ہے کہ خلافت دینے کے وقت مرید کو خرقہ دیتے ہیں اس خرقہ کو خرقہ خلافت کہتے ہیں خرقہ عبا کی طرح ایک سلا ہوا کپڑا ہوتا ہے۔ خرقہ کی باقاعدہ سند ہے اس کی سند سلسلہ بہ سلسلہ آقائے دو عالم ﷺ تک پہنچتی ہے۔ حضرت امیر خورد کرمانی خرقہ کی اصل کے بارے میں لکھتے ہیں۔

حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے شب معراج

---

(۱) سیر الاولیاء

Marfat.com

میں دربار خداوندی سے خرقہ پایا اس خرقہ کو خرقہ فقر کے نام سے شہرت ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا مجھے دربار خداوندی سے خرقہ ملا ہے اور یہ حکم ہوا ہے کہ تم میں سے جو شخص اس کا اہل ہو اسے عنایت کروں۔ یہ فرما کر آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روئے سخن کر کے فرمایا اگر یہ خرقہ میں تمہیں دوں تو تم کیا کرو گے؟ حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا سچائی اور راستی اختیار کرون گا طاعت خداوندی میں مصروف رہوں گا اور سخاوت کروں گا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روئے سخن کر کے پوچھا اے عمر اگر یہ خرقہ تمہیں دوں تو تم کیا کرو گے؟ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا عدل کروں گا اور انصاف کی کماحقہ رعایت کروں گا اس کے بعد آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف التفات کر کے فرمایا اے عثمان اگر تمہیں یہ خرقہ عنایت کروں تو تم کیا کرو گے؟ حضرت عثمان غنی نے جواب میں عرض کیا کہ میں مال وزر خدا کی راہ میں صرف کروں گا اور سخاوت و فیاضی سے کام لوں گا۔ آخر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اگر تمہیں یہ خرقہ دوں تو تم کیا کرو گے؟ حضرت علی نے فرمایا میں لوگوں کی پردہ پوشی کروں گا مخلوق کے عیب چھپانے کی کوشش کروں گا۔ آں حضرت ﷺ نے وہ خرقہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عنایت کیا اور ارشاد فرمایا کہ مجھے خدا کی جناب سے حکم ہوا تھا کہ جو شخص یہ جواب دے اس کو یہ خرقہ دینا۔ (۱)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے وصال سے قبل خرقہ فقر حضرت حسن بصری کو پہنایا۔ حضرت خواجہ حسن بصری سے یہ خرقہ سلسلہ بہ سلسلہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری خواجہ غریب نواز کو پہنچا۔ حضرت خواجہ غریب نواز سے حضرت خواجہ قطب الدین صاحب کے واسطے سے شیخ شیوخ العالم حضرب بابا فرید الدین گنج شکر کو پہنچا۔ آپ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کو

(۱) سیر الاولیاء ص ۳۴۰

Marfat.com

اجازت و خلافت کے وقت یہ خرقہ عنایت فرمایا۔ حضرت محبوب الٰہی نے یہ خرقہ فقر حضرت شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلی کو عنایت فرمایا۔ (۱)

حضرت شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلی نے وصال کے وقت وصیت فرمائی کہ حضرت سلطان المشائخ سے مجھے جو خرقہ خلافت ملا ہے، اسے میری قبر میں میرے سینے کے اوپر رکھ دینا۔ شیخ کا عصا میرے جسم کے برابر رکھ دینا۔ شیخ کی تسبیح انگشت شہادت پر لپیٹ دینا۔ کاسہ چوبیں (لکڑی کا پیالہ) اینٹ کی بجائے میرے سر کے نیچے رکھ دینا اور شیخ کی نعلین چوبی (لکڑی کی جوتی) میری بغل میں رکھ دینا۔ چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق یہ تبرکات آپ کے ساتھ قبر میں رکھ دیئے گئے اور آپ کو دفن کر دیا گیا۔ آپ کے خلیفہ اعظم حضرت سید محمد بندہ نواز گیسوئے درازؒ نے آپ کی نعش مبارک کو غسل دیا جس چارپائی پر آپ کو غسل دیا گیا تھا حضرت گیسوئے دراز نے اس کی رسی نکال کر گلے میں ڈال لی اور فرمایا یہی ہمارا خرقہ ہے۔ حضرت سید محمد گیسوئے دراز بندہ نواز کو جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ اسی اعتقاد کی وجہ سے تھی۔ (۲)

مشائخ کے یہاں جو خرقہ پوشی کی رسم ادا کی جاتی ہے اس سے مراد خرقہ خلافت و اجازت و جانشینی ہے۔ یہ رسم ابتدائے اسلام سے جاری ہے۔ اس میں زمان و مکان کی کوئی قید نہیں ہے۔ اس رسم کی شہرت سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۹۷ھ) کے زمانہ سے ہوئی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں اس کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کے زمانے میں خرقہ کی رسم ظاہر ہوئی اور اس کے بعد بیعت کا دستور جاری ہوا اور ارتباط ان امور کے سلسلہ روشن کا محقق یعنی صحیح ثابت ہے اور ارتباط یعنی رابطے کی جو مختلف صورتیں ہیں ان سے کچھ ضرر نہیں۔ خرقہ اور بیعت کی اصل ہی سنت سنیہ ہے خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے

(۱) وصال ۱۷ ر رمضان المبارک ۷۵۷ھ (۲) مرآۃ الاسرار ص ۸۶۵۔۸۶۶

Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب ان کو امیر لشکر بنایا تھا۔ بیعت کی اصل خود آنحضرت ﷺ سے مستفیض اور متواتر یقینی ہے کچھ چھپی نہیں۔ پس زمانہ اوّل میں علمائے کرام کا ارتباط حدیثیں سننے اور ان کو اپنے دل میں محفوظ کرنا تھا۔ اس کے بعد کتابیں تصنیف ہوئیں اور قرأۃ اور مناولہ اور اجازت اور وجادت جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب باتوں کی سنت سنیہ میں اصل ہے۔ چنانچہ قرأت کی اصل تو حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور مناولت کی اصل آنحضرت ﷺ کے فرمان لکھنے اطراف بلدان میں اور مناولہ صحیفہ عبداللہ بن جحش اور اسی طور اجازت اور وجادت کی اصلیں ہیں جن کا کتب حدیث میں بیان ہے۔ غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے کہ اپنے یاروں کو خرقہ پہناتے ہیں خواہ کلاہ، خواہ عمامہ، خواہ قمیص، خواہ قبا، خواہ چادر، خواہ ازار اور جو کچھ میسر ہوا۔ اس کی تین طرحیں ہیں:

(۱) خرقہ اجازت

کہ جب چاہتے ہیں اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت دیں اور اس کو اپنا نائب بنائیں۔ تلقین میں اور صحبت میں کہ طالبوں سے بیعت لے اور خرقہ عطا کرے تو اس کو خرقہ دیتے ہیں۔ اس کی شرط ان امور کا قبول کرنا ہے۔

(۲) خرقہ ارادت

کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے اور ان کے سے عمل جدوجہد کے کرنے لگتا ہے، اس کو خرقہ عطا کرتے ہیں کہ اس کی صوفیوں میں داخل ہونے کی علامت ہو۔ اس کی شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے کہ وہ جدوجہد وکوشش کرتا ہے اور ان امور میں استقامت رکھتا ہے۔

Marfat.com

(۳) خرقہ تبرک

کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہیں کہ صوفیوں کی برکات اس کے شامل حال ہوتو اسکو خرقہ دیتے ہیں۔ اس میں کچھ شرط نہیں کہ بادشاہ ہو کہ امیر یا سوداگر کوئی ہو۔ اسی طرح بیعت بھی کئی قسم کی ہے، ایک بیعت تو بیعت توبہ ہے کہ گناہوں سے توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کے واسطے یعنی جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت لیوے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے سلسلہ میں داخل ہو سو وہ بھی عام ہے۔ اور ایک بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ ومجاہدہ میں اپنے پر حاکم کرلے اور خوب کوشش سے اس رستے پر چلے سو یہ خاص ہے۔

(مقدمہ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ا، ص ۴)

Marfat.com

خانقاہ

دور نبوی میں جب اسلام کی اشاعت شروع ہوئی اور اسلام پھیلنے لگا تو دور دور سے لوگ اسلامی مسائل سیکھنے دینی تعلیم حاصل کرنے اور اسلام میں داخل ہونے کے لئے مدینہ منورہ آتے اور قیام کرتے اس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں ہوتے۔ شروع میں ان کا قیام مسجد نبوی میں رہتا اس وقت مسجد نبوی کی عمارت آج کل کی طرح وسیع اور شاندار نہ تھی چھوٹی سی عمارت تھی اس میں ازواج مطہرات کے حجرے بھی تھے اور اصحاب صفہ کی مختصر نشست گاہ بھی تھی۔ جب آنے والوں کی تعداد زیادہ ہوئی تو ان کے ٹھہرنے کا انتظام صحابہ کرام نے اپنے مکانوں پر کیا ان کے کھانے پینے کا انتظام بھی صحابہ کرام خود ہی کرتے تھے۔

مسجد خدا کا گھر ہے اس کے مخصوص آداب و شرائط ہیں اس کا ادب و احترام ضروری ہے۔ شروع میں جب وسائل محدود تھے مجبوری کے تحت رخصتیں بھی تھیں بعد میں ان کی ضرورت نہیں رہی یا یہ کہئے کہ آداب و شرائط کا لحاظ رکھنے والے اتنے زیادہ ہو گئے کہ ان کے لئے الگ بڑی جگہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔

بزرگوں نے خیال کیا کہ کوئی ایسی جگہ ہونی چاہئے کہ جو عبادت خانہ بھی ہو اور جہاں مسجد کے اصول بھی لاگو نہ ہوتے ہوں۔ اس عبادت خانہ میں اسلامی مسائل سکھانے دینی تعلیم حاصل کرنے عبادت کرنے اور کھانے پینے کا پورا انتظام ہو۔ اس نقطہ نظر کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک عمارت کی تعمیر کی گئی اس عمارت کو خانقاہ کا نام دیا گیا۔ خانقاہ کی اصل بنیاد صحابہ کرام کی قیام گاہ پر دور دور سے اسلامی مسائل سیکھنے کے

Marfat.com

لیے مدینہ منورہ میں آنے والے لوگ تھے۔

حضرت شیخ نصیر الدین محمود چشتی روشن چراغ دہلی خانقاہ کے بارے میں لکھتے ہیں:
خانقاہ 'خان' اور 'قاہ' سے مل کر بنا ہے۔ خان کے معنی 'خانہ' اور قاہ کے معنی 'عبادت یا دُعا' کے ہیں۔ (۱) خانقاہ لفظ کا معنی عبادت خانہ یا عبادت کرنے کی جگہ یا دُعا کرنے کی جگہ کے ہیں۔

خان لفظ سردار کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جس طرح کہ سید۔ علاقہ پاکستان، افغانستان میں قبیلہ کے امیر اور سردار کو 'خان' کہتے ہیں۔ ہندوستان میں مغل بادشاہ سردار اور امیروں کو خان کا خطاب دیتے تھے۔ انگریزوں کا بھی دستور تھا کہ بڑے آدمیوں کو خان کا خطاب دیتے تھے۔

خان لفظ کے دوسرے معنی سردار، امیر، رئیس اور قاہ کے معنی گھر کے ہیں۔ اس طرح خانقاہ کے معنی سردار کے گھر کے ہوئے۔ اصطلاحِ عام میں فقیروں اور درویشوں کے رہنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ شیخ اپنی جماعت کا سردار ہوتا ہے۔ جس جگہ درویش اور مشائخ رہتے ہیں، وعظ اور نصیحت کرتے ہیں، اچھی باتیں بتاتے ہیں، لوگوں کے دِلوں کو جوڑتے ہیں، آپس میں میل اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ جگہ خانقاہ کہلاتی ہے۔

ترکی زبان میں خان حکم راں اور قائد کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ترکوں نے ان کی دینی قیادت کرنے والے صوفیا کو بھی خان کہہ کر پکارا اور ان حجروں اور زاویوں کو 'خان گاہ' کا نام دیا جو بعد میں 'خانقاہ' ہو گیا۔ خانقاہ کا اپنا نظام ہوتا ہے، اس کا دستور العمل ہوتا ہے۔ یہ دستور العمل اسلام کی روشنی میں بنایا جاتا ہے۔ خانقاہ میں آنے والے اس نظام پر عمل کرتے ہیں۔

پہلی خانقاہ

حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی کا خیال ہے کہ سب سے پہلے باقاعدہ خانقاہ رملہ شام میں بنی۔ وہ اپنی مشہور کتاب 'مراۃ الاسرار' میں خانقاہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

(۱) خیر المجالس

Marfat.com

پہلی خانقاہ جو صوفیوں کے لیے بنائی گئی ملک شام میں رملہ (۱) کے مقام پر کسی عیسائی رئیس نے تیار کرائی تھی۔ قصہ یوں ہے کہ ایک عیسائی رئیس شکار کو نکلا۔ جنگل میں اس نے دیکھا کہ دو مسلمان بزرگ راستے میں ایک دوسرے کو ملے پہلے انہوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا پھر دونوں نے بیٹھ کر جو کچھ ان کے پاس تھا سامنے رکھا اور دونوں نے مل کر کھایا۔ کھانے کے بعد دونوں نے اپنی اپنی راہ لی۔ عیسائی رئیس ان کی باہمی محبت دیکھ کر حیران ہوا اور ان میں سے ایک بزرگ کو بلا کر پوچھا کہ وہ کون تھا اس نے کہا معلوم نہیں۔ اس نے کہا جب تم ایک دوسرے کو جانتے نہیں تو یہ باہمی الفت اور محبت کہاں سے آئی۔ بزرگ نے جواب دیا کہ ہم طریقت کے بھائی ہیں اور یہی طریقت ہماری محبت کا باعث ہے۔ رئیس نے پوچھا آپ یہ بتائیں کہ کوئی ایسی جگہ ہے جہاں آپ لوگ جمع ہوتے ہوں انہوں نے جواب دیا نہیں۔ رئیس نے کہا میں تمہارے لئے ایک جگہ بنواتا ہوں تاکہ تم سب ایک جگہ جمع ہو پس اس نے رملہ میں ایک خانقاہ بنائی اور یہ پہلی خانقاہ تھی۔ (۲)

حضرت شمس بریلوی کشف المحجوب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

ابوالہاشم کوفی نے شام کے مقام رملہ میں عیسائیوں کے صومعہ کی طرح روحانی تربیت اور ذکر الٰہی کے لئے سب سے پہلے خانقاہ تعمیر کرائی۔ دنیائے تصوف میں یہ سب سے پہلی خانقاہ ہے۔ (۳)

خانقاہ کا انتظام کسی بزرگ کے زیر نگرانی ہوتا ہے اس بزرگ کو شیخ یا پیر کہتے

---

(۱) اب رملہ مغربی اردن میں ہے حال میں فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے رملہ (مغربی اردون) میں اسرائیلی وزیر اعظم یہود باراک سے ملاقات کی۔ دونوں سربراہوں کی ملاقات یہ بھی خانقاہی فیض ہے۔

(۲) مرآۃ الاسرار ص ۲۵۹ اردو ترجمہ کپتان عبدالواحد سیالچشتی۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی نے نفحات الانس میں اور عبداللہ انصاری نے طبقات الصوفیہ میں خانقاہ کی ابتدا سے متعلق اسی قسم کا نظریہ پیش کیا ہے۔ اس سے اس عبارت کی تائید ہوتی ہے۔

(۳) مقدمہ کشف المحجوب ترجمہ مفتی خلیل احمد برکاتی

Marfat.com

ہیں۔ شیخ خانقاہ میں آنے والے اور طریقت سے محبت رکھنے والے لوگوں کی تعلیم و تربیت کرتا ہے اسے خانقاہ کے آداب سکھاتا ہے اور شریعت و طریقت کے رموز سے آشنا کراتا ہے مجاہدے اور ریاضتیں کراتا ہے سب کا بھلا اور سب کی خیر کا سبق دیتا ہے۔ خانقاہ کا سارا انظام شیخ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ شیخ شریعت و طریقت کا عالم ہوتا ہے اور رموز طریقت سے واقف ہوتا ہے اس کا سلسلہ سند آقائے دو عالم ﷺ تک پہنچتا ہے۔ شیخ نائب رسول ہوتا ہے شیخ کے بارے میں ارشاد نبوی ہے۔

اَلشَّیْخُ فِی الْقَوْمِ کَالنَّبِیِّ فِی اُمَّتِہٖ

شیخ اپنی قوم میں اس طرح ہے جس طرح نبی اپنی امت میں۔

خانقاہ میں آنے والا جب شیخ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہے اور مشائخ کے سلسلے میں داخل ہوتا ہے تو وہ مرید کہلاتا ہے۔ شیخ مرید میں تعلیم و تربیت کے بعد خاص کیفیت اور استعداد محسوس کرتا ہے تو الہام ربانی یا غیبی اشارے سے اسے اجازت و خلافت دیتا ہے اور اپنا نائب و جانشین بناتا ہے اسے مخلوق کی خدمت اور دین کی خدمت کی اجازت دیتا ہے اب یہ مرید اپنے شیخ کا خلیفہ یا نائب شیخ کہلاتا ہے اور بیعت و ارشاد کا سلسلہ جاری کرتا ہے۔

خوشا مسجد و منبر و خانقاہے کہ در وے بود قیل و قالِ محمد (ﷺ)

(مولانا جامیؒ)

مشہور سلاسل کی خانقاہیں

مشائخ ہند میں مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاری نے سب سے پہلے انکشاف کیا کہ دنیا کے سب سے پہلے صوفی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے پہلی خانقاہ بیت اللہ شریف ہے۔ ایک مکتوب میں تحریر کرتے ہیں "اگر تصوف کی ابتداء پر غور کرو گے اس کو آدم علیہ السلام کے وقت سے ہی پاؤ گے۔ اس عالم میں پہلے صوفی حضرت آدم علیہ السلام

Marfat.com

ہیں۔ صوفی صافی اوّل حضرت آدم علیہ السلام کی خلوت درانجمن کے لئے خانہ کعبہ کی بنیاد پڑی یعنی دنیا میں پہلی خانقاہ کعبہ مکرم ہے (مکتوبات صدی)

ہم اب مشہور سلاسل کی خانقاہوں کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں خانقاہیں ہیں۔ مشہور سلسلہ قادریہ کی پہلی خانقاہ بغداد شریف میں بنی۔ اس خانقاہ کے پہلے صاحب ارشاد بزرگ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی پیرانِ پیر دستگیر ہوئے۔ آپ کی ذات گرامی منبع انوار ہے، آپ کی ولایت اور بزرگی سے سبھی واقف ہیں۔ آپ جامع سلاسل ہیں، آپ کا فیض ہر سلسلہ میں ہے۔ آپ نے بحکم ربی فرمایا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ قدم سے مراد فیضانِ ولایت ہے یعنی آج سے تمام مشائخ میری ولایت سے فیضیاب ہونگے فی زمانہ یہ سلسلہ سب سے زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ بغداد شریف میں دوسری مشہور خانقاہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی تھی۔ یہ خانقاہ سہروردی اور قادری فیضان کا سنگم تھی۔ یہاں سے دونوں سلسلہ کے فیوض و برکات جاری ہوئے۔ سہروردی سلسلہ کی اجازت آپ کے عم محترم حضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب عبدالقاہر سہروردی سے اور قادری سلسلہ کی اجازت پیران پیر غوث اعظم دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے ہے۔ آپ کے بارے میں حضرت غوث اعظم کا یہ قول مشہور ہے 'اے عمر! تم عراق کے آخری مشہور مشائخ میں سے ہو' شیخ سعدی شیرازی اسی خانقاہ سہروردیہ کے تربیت یافتہ تھے۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے فیض سے اہل ہند خوب مستفیض ہوئے۔ اس سلسلہ نے ہندوستان میں بڑا کام کیا۔ متعدد جگہ اس سلسلہ کی خانقاہیں بنیں۔ ملتان، دہلی اور بدایوں میں سلسلہ کی مرکزی خانقاہیں تھیں۔ ہندو پاک میں اس سلسلہ کی پہلی خانقاہ شیخ الشیوخ کی حیات ظاہری میں ملتان اور دہلی میں قائم ہوئی۔ اس کے روح رواں اور صاحب ارشاد بزرگ شیخ الاسلام شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی اور قاضی حمید الدین ناگوری تھے۔ حضرت شیخ شہاب الدین کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے خلیفہ اور بھانجے سید نورالدین مبارک غزنوی سے ہندوستان میں قادری فیض جاری ہوا اور آپ سے یہ

Marfat.com

سلسلہ ہندوستان میں پھیلا۔ سلسلہ کے ہزاروں وابستگان اس وقت ہندوستان میں ہیں۔
آپ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مبارک عہد میں ہندوستان تشریف لائے اور دہلی میں قادری خانقاہ کی سنگ بنیاد ڈالی۔ یہ ہندوستان میں قادری سلسلہ کی پہلی خانقاہ تھی۔ آپ سے قبل قادری مشائخ کا ہندوپاک میں آنا ثابت نہیں۔ نقشبندی سلسلہ کی پہلی خانقاہ بخارا میں ہے۔ بانی سلسلہ نقشبندیہ حضرت خواجہ سید بہاؤ الدین نقشبند بخاری نے بخارا اور اطراف بخارا میں کافی دینی اور تبلیغی کام کیا۔ اس سلسلہ کے فیوض و برکات نے دور دور تک فیض رسانی کی۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی جیسے صاحب نسبت صوفی شاعر اور بزرگ اسی سلسلہ کے فیض کی بدولت عاشق رسول کہلائے۔ اس سلسلہ کی شعاؤں نے ہندوستان کو بھی اپنے نور سے منور کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی جیسی عظیم المرتبت ہستی اس سلسلہ سے وابستہ ہوئی۔ حضرت مجدد صاحب کا وجود ہندوستان کے لئے باعث برکت ورحمت ہے۔ شان مجددیت کے ساتھ آپ کی ذات گرامی صلہ کی تھی۔ جس کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "میری امت میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس کو سنگم کہا جائے گا، اس کی سفارش سے بہت سے اشخاص جنت میں جائیں گے۔" آپ نے پرورگار کی حمد کی کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے اس حدیث کا مصداق بنایا اور ایک ہزار سال پہلے جس کی بشارت رسول اکرم ﷺ نے دی تھی اس کا ظہور ہوا۔ علماء مشائخ کا باہمی افتراق دور ہوا اور علماء مشائخ میں باہمی ربط پیدا ہوا۔ یہ سلسلہ ہندوستان میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ آیا اور دہلی میں اس سلسلہ کی خانقاہ قائم ہوئی۔ آپ کے خلیفہ اور جانشین حضرت مجدد الف ثانی صاحب کی خانقاہ مجددیہ سے سلسلہ کا عروج ہوا۔ یہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کہلایا۔ سلسلہ کی دوسری خانقاہ اسی زمانے میں آگرہ میں بنی جس کے روح رواں حضرت امیر عبداللہ اور ان کے مرید و خلیفہ حضرت امیر ابوالعلی المعروف بہ سیدنا تھے۔ سلسلہ نقشبندیہ کی یہ شاخ ابوالعلائیہ کہلائی۔

Marfat.com

دنیا کے مختلف شہروں میں شاذلی سلسلہ کی خانقاہیں ہیں۔اس سلسلہ کے مشائخ نے مصر وعرب میں نمایاں خدمات انجام دیں۔حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی اس سلسلہ کے بانی ہیں۔آپ شاذلہ مصر کے رہنے والے تھے، اسی نسبت سے سلسلہ کا نام شاذلیہ ہوا۔شیخ شاذلی نے رشد وہدایت کے لئے پہلے شاذلہ میں خانقاہ بنائی۔جب شاذلہ میں حاسدین نے پریشان کیا تو آپ اسکندریہ تشریف لے آئے اور یہاں خانقاہ بنائی۔اس خانقاہ سے آپ نے رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا۔اسکندریہ میں بھی لوگوں نے آپ کو چین سے رہنے نہ دیا اور اسکندریہ کے حاکم نے مصر کے بادشاہ سے قتل کا حکم کروادیا جب جلاد آپ کے قتل کے لئے آیا، آپ کے ظاہری آنکھیں نہ تھیں۔جلاد کی آہٹ پاتے ہی آپ نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اس پر لکھا تھا کہ شیخ پر کسی قسم کی دسترس نہ کی جائے، سابقہ حکم منسوخ کیا جاتا ہے۔فرمان پر مصر کے حاکم کے دستخط اور مہر تھی۔کچھ دن بعد مصر کا سفیر شاہی فرمان لے کر آیا جس میں بادشاہ نے سابقہ زیادتیوں پر معافی کی درخواست کی تھی۔شیخ کی یہ کرامت دیکھ کر اسکندریہ والے آپ کے معتقد ہوئے۔حاکم اسکندریہ ی خوش عقیدہ ہوا اور معتقدین کی صف میں شامل ہوا۔آپ کا وصال ۶۵۶ھ میں ہوا۔صحرائے عیذاب علاقہ قونیہ مصر میں دفن ہوئے۔آپ کے دفن کی برکت سے صحرائے عیذاب کا عاری چشمہ آب شیریں میں بدل گیا۔ہندوستان کے مشہور محدث شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو شیخ علی متقی کے واسطے سے اس سلسلہ کی اجازت تھی مگر آپ سے اس سلسلہ کا فروغ نہ ہوا۔ہندوستان میں شاذلی سلسلہ کی خانقاہیں کم ہیں۔حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی کی الہامی دعا دعائے حزب البحر تمام سلاسل کے مشائخ کے ورد میں ہے۔بڑی بابرکت اور تیز اثر دعا ہے۔درود شریف کی مشہور کتاب دلائل الخیرات شریف اسی سلسلہ کے ایک بزرگ شیخ سلیمان جزولی کی تالیف ہے۔تمام عاشقان رسول دلائل الخیرات کو پڑھتے ہیں۔سلسلہ کی خانقاہیں کم سہی مگر فیض تمام سلاسل میں جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہے گا۔

فردوسی سلسلہ کی پہلی خانقاہ ہندوستان میں دہلی میں قائم ہوئی۔اس کے پہلے بزرگ شیخ بدرالدین سمرقندی ہیں۔یہ بزرگ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کے

Marfat.com

سنہرے دور میں دہلی آئے۔ اس سلسلہ کو دہلی کی ہوا موافق نہ آئی اور یہاں سلسلہ کا زیادہ فروغ نہ ہوسکا۔ جب حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی کے مرید و خلیفہ مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین بن احمد یحییٰ منیری کا دور آیا، سلسلہ کی شہرت بام عروج پر پہنچی۔ ہزاروں افراد آپ کے مرید ہوئے اور ظاہری و باطنی فیوض سے مالامال ہوئے۔ آپ کے مکتوبات شریعت و طریقت کا خزانہ ہیں۔ آپ کو بہار کی ولایت سپرد کی گئی۔ آپ نے اپنا صدر مقام بہار شریف ضلع نالندہ بہار بنایا اور یہاں خانقاہ فردوسیہ قائم کی۔ اس طرح دہلی کی مرکزی خانقاہ فردوسیہ بہار شریف منتقل ہوئی۔ یہاں کی ہوا اس کو راس آئی۔ خانقاہ نے چھوٹے سے شہر میں مرکزی حیثیت حاصل کی اور سارے عالم میں اس کی شہرت ہوئی۔ ہندوستان میں شطاریہ سلسلہ کی خانقاہ حضرت شاہ عبداللہ شطاری نے مالوہ میں قائم کی۔ اس سلسلہ کو زیادہ شہرت حضرت شاہ محمد غوث گوالیری اور حضرت شاہ محمد شہباز بھاگلپوری سے ہوئی۔ آج بھی خانقاہ سے فیض جاری ہے۔ اس سلسلہ کی ایک قدیم خانقاہ بلیا بزرگ ضلع بیگو سرائے بہار میں ہے۔ یہاں حضرت شاہ علاؤالدین بخاری شطاری کا آستانہ ہے۔ قدیم سلسلہ مداریہ کے بانی حضرت شیخ بدیع الدین قطب مدار ہندوستان تشریف لائے۔ مختلف شہروں میں سیر و سیاحت اور چلہ کشی کے بعد مکن پور ضلع فتح پور یو پی میں خانقاہ قائم کی۔ یہی مکن پور آپ کی آخری آرام گاہ بنا۔ حضرت شیخ بدیع الدین قطب مدار نے طویل عمر پائی آپ حضرت خواجہ طیفور شامی (حضرت بایزید بسطامی) کے مرید و خلیفہ ہیں۔

ہندوستان میں سلسلہ قلندریہ کی خانقاہ کی بنیاد حضرت شاہ نجم الدین قلندر غوث الدہر نے جونپور میں رکھی۔ بانی سلسلہ قلندریہ حضرت خواجہ خضر رومی، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے دور میں دہلی آئے۔ کچھ دن دہلی میں قیام فرما کر روم تشریف لے گئے۔ روم کے سفر کے دوران آپ کا گذر جونپور یو پی ہوا۔ شاہ نجم الدین قلندر اس وقت جونپور میں تھے وہ آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ آپ نے اپنی امانتیں ان کے سپرد کیں اور خود وطن روم تشریف لے گئے۔ ہندوستان میں یہ سلسلہ حضرت شاہ نجم الدین قلندر سے

Marfat.com

پھیلا۔ آپ ہی اس سلسلہ کے بانی ہیں ۔زاہدیہ سلسلہ بھی قدیم سلسلوں میں ہے۔ ہندوستان میں اس سلسلہ کے بانی شیخ بدرالدین زاہد ہیں۔سلسلہ کی قدیم خانقاہ میرٹھ یو پی میں ہے۔شیخ بدرالدین زاہد کا آستانہ شاہ پیر گیٹ میرٹھ میں مرجع خلائق ہے۔رشی سلسلہ خالص ہندوستانی کشمیری سلسلہ ہے۔اس سلسلہ کی خانقاہیں کشمیر میں ہیں۔یہ سلسلہ حضرت شیخ نورالدین رشی سے ہے۔حضرت رشی کی پیدائش ۷۵۷ھ میں کشمیر کے کیموہ گاؤں میں ہوئی۔کشمیر میں ہمدانیہ سلسلہ کی متعدد خانقاہیں ہیں۔یہ سلسلہ کشمیر میں امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوا۔آپ ہی ہندوستا میں اس سلسلہ کے بانی ہیں۔کشمیر میں آپ نے تبلیغ کا کافی کام کیا۔اہل کشمیر آپ سے فیضیاب ہیں۔آپ کا جمع کردہ اورادفتحیہ کو کشمیر میں مقبولیت حاصل ہے۔اہل کشمیر اس کا ورد رکھتے ہیں۔آپ کا سلسلہ طریقت شیخ تقی الدین دوسی سے ہے جو شیخ علاؤالدین سمنانی کے مرید وخلیفہ ہیں۔آپ کا وصال ۷۸۶ھ میں ہوا۔

چودہ خانوادوں میں خانوادہ چشتیہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔اس سلسلہ نے براعظم ایشیا میں بڑا دینی اور تبلیغی کام کیا ہے۔پہلے بزرگ جو چشتی لقب سے مشہور ہوئے وہ حضرت شیخ ابواسحاق شامی ہیں۔آپ کی خانقاہ چشت میں تھی۔چشت افغانستان اور روس کے درمیان ویران علاقہ میں آباد چھوٹا سا گاؤں ہے۔اس گاؤں کا راستہ دشوار کن ہے۔ زمانہ جدید کی سہولیات یہاں مہیا نہیں ہیں۔ہزار بارہ سو سال پہلے شمال سے جنوب اور مغرب سے مشرق جانے والے قافلے ہزاروں میل کے صحرا کو پار کرنے کے لئے چشت ہو کر گذرتے تھے۔چشت ہرا ابھرا علاقہ تھا، یہاں پھل فروٹ، غذا پانی آسانی سے دستیاب تھا، آنے والے قافلے سفر کی تکان دور کرنے اور تازہ دم ہونے کے لئے ہفتوں یہاں ٹھہرتے تھے۔چشت والے قافلے والوں کی ہر ممکن مدد کرتے تھے۔حضرت خواجہ ابواسحاق شامی شام کے رہنے والے تھے۔انہوں نے خیال کیا کہ چشت میں جا کر بس جاؤں اور ہزاروں میل کا سفر کر کے آنے والے قافلوں کی خدمت کروں۔ایسی جگہ عمارت بناؤں

Marfat.com

جہاں تمام سہولیات مہیا ہوں۔ یہ عمارت مسافروں کے لئے مسافر خانہ اور مہمانوں کے لئے مہمان خانہ ہو۔ برف باری کے موسم میں سرائے ہو جہاں ہر شخص بے خرچ آرام سے ٹھہر سکے۔ ہر آنے والے کو ٹھنڈا گرم پانی پیش کیا جاسکے اور طعام لنگر سے اس کی خاطر کی جاسکے۔ اہل خانقاہ کی صحبت سے ان کے کان میں اچھی بات پڑے اور دین کا پیغام قافلوں کے ذریعہ عام ہو جائے اور ساری دنیا میں مشائخ چشت کا پیغام محبت پہنچ جائے۔ اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہوں نے مناسب جگہ کا انتخاب کیا اور چشت گاؤں میں خانقاہ تعمیر کرائی۔ شیخ ابو اسحاق شامی چشتی کی یہ خانقاہ دو منزلہ تھی۔ شیخ کا قیام دوسری منزل پر رہتا تھا۔ شیخ خانقاہ کا دروازہ بند رکھتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ انتہائی رقیق القلب تھے۔ ان سے جدائی برداشت نہ ہوتی تھی۔ جب کوئی خانقاہ میں آتا دوسری منزل کی کھڑکی سے جھانکتے اور آنے والے سے پوچھتے یہ بتاؤ کہ تم مسافر ہو یا مقیم؟ اگر مسافر ہو تو دو چار دن رہو گے اور چلے جاؤ گے اسی دوران مجھے تم سے محبت ہو جائے گی۔ مجھ میں جدائی برداشت کرنے کی طاقت کہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ جو یہاں آئے وہ بس میرا ہو کر میرے پاس ہی رہ جائے۔ شیخ کھڑکی سے اپنی بات کہتے جاتے اور خادم خانقاہ کا دروازہ کھولتے جاتے۔ مسافر کا خیر مقدم کرتے اس کی خدمت میں ناشتہ پیش کرتے اور پھر جائے ضروری بیت الخلاو غسل خانہ بتاتے اور اس کے قیام کی جگہ دکھاتے۔ ضروریات سے اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اگر وہ شیخ سے ملاقات کرنا چاہتا شیخ کی خدمت میں لے جاتے۔ شیخ حال چال پوچھنے کے بعد اسے اچھی اچھی باتیں بتاتے اور دین کی تعلیم دیتے۔ اس طرح قافلے آتے، ٹھہرتے، آرام کرتے، سکون حاصل کرتے اور شیخ کی صحبت سے مستفیض ہوتے۔ قافلے والے انسانیت اور اسلام کا پاکیزہ پیغام لے کر رخصت ہوتے۔ وہ جہاں جاتے اس پیغام کو پہنچاتے اس طرح ان کا پیغام عام ہوا۔

آپ کے بعد آپ کے جانشینوں مثل خواجہ احمد، خواجہ ابو محمد، خواجہ ناصر الدین ابو یوسف و خواجہ مودود چشتی نے چشت کی اس خانقاہ سے دور دور پیغام پہنچایا۔ یہی پیغام

Marfat.com

حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی اور حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے ذریعہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی المعروف بہ خواجہ غریب نواز کو پہنچا۔ آپ یہ پیغام لے کر بحکم نبی مکرم رسول اکرم آقائے دو عالم سرور عالم ﷺ ہندوستان تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ درویشوں کی مختصر جماعت تھی۔ آپ نے اجمیر شریف کو مرکز بنا کر رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کیا اور خانقاہ بنائی۔ اس سے قبل ہندوستان میں باقاعدہ چشتی خانقاہ نہ تھی۔ سب سے قدیم یہی چشتی خانقاہ ہے۔ اس چشتی خانقاہ سے جو رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری ہوا اور اسلام کے شجر کی آبیاری ہوئی وہ سب پر روشن ہے۔ رائے پتھورا پرتھوی راج چوہان پر فتح حاصل کرنے کے بعد سلطان شہاب الدین غوری نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی اور دہلی کو مرکز بنایا۔ اس ضرورت کو محسوس کیا گیا کہ مرکز میں خانقاہ ہونی چاہیئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز کے ایماء پر سلطان شمس الدین التمش کے دور حکومت میں دہلی میں چشتی خانقاہ وجود میں آئی۔ خواجہ غریب نواز نے اپنے نائب اور جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو دہلی میں رہ کر اس خانقاہ سے خدمت خلق اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کرنے کے لئے کہا جس کو آپ نے بحسن و خوبی انجام دیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز بنفس نفیس خود بھی خانقاہ کا نظم و نسق اور رشد و ہدایت کے کام کی دیکھ بھال کے لئے تشریف لائے۔ خواجہ غریب نواز کے حکم سے دوسری خانقاہ آپ کے دور میں ناگور میں آپ کے مشہور خلیفہ قاضی حمید الدین ناگوری نے بنائی جہاں سے رشد و ہدات کا سلسلہ جاری ہوا۔ چشتیہ سلسلہ کی دہلی کی خانقاہ نے خدمت خلق اور ہدایت کا بڑا کام کیا، اسے ثانوی مرکزی حیثیت حاصل ہوئی۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر اسی خانقاہ کے خوشہ چیں تربیت یافتہ اور فیض یافتہ تھے۔ گرچہ آپ کو حضرت خواجہ غریب نواز سے بھی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ حضرت خواجہ قطب صاحب کے وصال کے بعد حضرت بابا صاحب مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ مختلف مقامات کی سیر اور چلے کرنے کے بعد آپ نے اجودھن (پاک پٹن شریف)

Marfat.com

میں سکونت اختیار کی۔ آپ کے پاک پٹن میں ورود مسعود سے خلق خدا دور دور سے آنے لگی اور یہ جگہ قبہ اسلام بن گئی۔ مخلوق خدا کی خدمت بھائی چارگی کی تعلیم اور خدائے واحد کا پیغام پہنچانے کے لئے آپ نے خانقاہ کی سنگ بنیاد رکھی۔ یہ خانقاہ فریدیہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ دور دراز کا سفر کرنے والے قافلے اور فوجی جب راستہ سے گزرتے آپ کی خانقاہ فریدی میں آتے اور آپ کی صحبت وفیض سے مستفیض ہوتے۔ خانقاہ کے دروازے رات دن کھلے رہتے اور آنے والے کا خیر مقدم کرتے۔ خانقاہ کی طرف سے ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا اور ہر ممکن ان کی خدمت کی جاتی۔ آنے والے کو آپ انسانیت کا درس دیتے اور حسن اخلاق کی تعلیم دیتے۔ بندوں اور اللہ (حقوق العباد اور حقوق اللہ) دونوں کے حقوق کو شائستگی سے بیان فرماتے۔ چشتی سلسلہ کا یہ سنہرا دور تھا بڑے بڑے گوہر آبدار نے اس خانقاہ سے فیض حاصل کیا اور اپنے اپنے علاقہ میں جا کر خانقاہ بنائی اور فیض کا دریا جاری کیا۔ اس دریا سے بڑی بڑی نہریں نکلیں جو مثل دریا تھیں۔ کہیں یہ جمالی نہر کہلائی، کہیں صابری اور کہیں نظامی۔ اس سے فیض یاب ہونے والے افراد نے اپنے آپ کو جمالی، صابری، اور نظامی لکھا۔

یہ صحیح ہے کہ دار السلطنت دہلی میں اسلامی حکومت قائم ہونے کے قبل ہندوستان میں مشائخ کی آمد شروع ہوگئی تھی۔ ان مشائخ نے اس دور میں خانقاہ کی داغ بیل ڈالی۔ دہلی میں اسلامی حکومت قائم ہونے کے بعد خانقاہی نظام چلانے کے لئے باقاعدہ خانقاہ قائم ہونے کا سلسلہ شروع ہوا۔ سلطان محمد بن تغلق کے زمانے میں دہلی میں دو ہزار خانقاہیں تھیں۔ (۱) یہ خانقاہیں صوفیائے کرام کے مراکز تھے۔ یہ مراکز مختلف نوعیت کے تھے ان کے مختلف نام تھے۔ یہ جماعت خانے، زاوئے اور دائرے کہلاتے تھے۔ ان کے ماحول میں بھی کچھ فرق تھا۔ ان مراکز میں ہر طبقہ اور مذہب کے لوگ تھے۔ امیر غریب، ہندو مسلمان، مرد عورت سبھی حاضر ہوتے تھے۔ بیشتر خانقاہیں چشتی سلسلہ کی تھیں سہروردیہ

(۱) تاریخ مشائخ چشت بحوالہ صبح الاعشیٰ

Marfat.com

سلسلہ کی خانقاہیں دوسرے نمبر پر تھیں۔ ہندوستان میں مشائخ چشت کو اوّلیت حاصل ہے۔ حضرات چشتیہ کے فیوض سہروردیہ برکات سے پہلے آئے۔ فردوسیہ سلسلہ کی بھی کچھ خانقاہیں تھیں۔ اس زمانہ میں دہلی میں حیدریوں کا بھی مشہور زاویہ قائم ہوا۔ اس زاویہ کے مشہور بزرگ حضرت شیخ ابوبکر طوسی تھے۔ حیدری گردن میں لوہے کی زنجیریں اور ہاتھوں میں کڑے ڈالتے تھے اور ایک قسم کی نوک دار چھری بھی ساتھ رکھتے تھے۔ اب ہم چشتی سلسلہ کے ایسے بزرگ کی مثالی خانقاہ کا ذکر کرتے ہیں جس کی حکومت دلوں پر تھی۔ اس کی خانقاہ کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے تھے۔ اس کی دعا سے شاہان وقت تخت پر بیٹھتے تھے اور بغض وعداوت رکھنے والے تخت سے دور ہو جاتے تھے۔ وہ کبھی بادشاہ کے دربار میں سلام کے لئے حاضر نہ ہوا اور نہ ہی بادشاہ کا خانقاہ میں آنا پسند کیا۔ لنگر کا یہ عالم تھا کہ پیاز کے چھلکے اونٹ پر لاد کر پھینکے جاتے تھے۔ خلقت پیٹ بھر کے کھانا کھاتی اور خود روزہ سے رہتے اور بافطار وسحر میں ایک روٹی تناول فرماتے۔ مریدین عرض کرتے کہ نہ کھانے سے نقاہت آئے گی، فرماتے جامع مسجد علاقہ میں کتنے لوگ ہیں جن کو ایک روٹی بھی میسر نہیں ہے۔ اتنا کہتے کہ آنکھوں میں آنسو آجاتے، ہاتھ روک لیتے۔ درددل رکھنے والے یہ بزرگ بدایوں میں پیدا ہوئے، پاک پٹن میں تصوف کی تعلیم حاصل کی، دہلی میں رہ کر سارے عالم کو نورِ ولایت سے منور کیا۔ ان بزرگ کا نام نامی خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی ہے۔

دہلی میں چشتی سلسلہ کی مثالی خانقاہ

عہد وسطیٰ میں دہلی میں سب سے مشہور اور بڑی خانقاہ شیخ زمانہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تھی۔ آپ شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے محبوب خلیفہ، جانشین اور چشتی سلسلہ کے عظیم بزرگ ہیں۔ آپ کی خانقاہ دہلی میں دریائے جمنا کے کنارے غیاث پور میں ہمایوں کے مقبرہ کے عقب

Marfat.com

میں تھی۔ خانقاہ کی مرکزی عمارت ایک بڑا ہال تھا جو جماعت خانہ کہلاتا تھا اس میں متعدد ستون تھے ہال کے دونوں جانب چھوٹے کمرے تھے سامنے بڑا صحن تھا جس میں ایک بڑا درخت تھا اس کی سایہ دار شاخیں دور تک پھیل گئی تھیں صحن کے چاروں طرف برآمدے تھے جن میں بعض جگہ دیوار اٹھا کر کمرے بنائے گئے تھے جماعت خانہ کے سامنے دہلیز تھی جس کے دونوں جانب دروازے تھے انہی سے لوگ جماعت خانہ میں داخل ہوتے تھے۔ دہلیز سے ملا ہوا لنگر خانہ تھا دہلیز اتنی وسیع تھی کہ چند آدمی باآسانی وہاں بیٹھ سکتے تھے جماعت خانہ کے اوپر ایک کمرہ تھا جس کی دیواریں لکڑی کی تھیں اس کمرے میں شیخ زمانہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رہتے تھے۔ خانقاہ میں کتب خانہ بھی تھا خانقاہ کے قریب آپ کے اعزا اور خاص مریدین اور خلفاء رہتے تھے۔ آپ تازندگی اس خانقاہ میں رہے اسی خانقاہ میں آپ کا وصال ہوا۔ یہ خانقاہ مولانا ضیاء الدین وکیل عماد الملک نے بنوائی تھی۔ خانقاہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ آدھی رات تک آنے جانے والوں کا ہجوم لگا رہتا تھا۔ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء کے شیخ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر نے دعا دی تھی کہ خدا تجھ کو ایک سایہ دار درخت بنائے جس کے سایہ میں مخلوق خدا آرام کرے۔ عہد وسطیٰ میں آپ کی حیثیت سایہ دار درخت کی تھی جس میں ہزاروں پریشان حال دکھے دل آرام کرتے تھے اور چین اور سکون کی سانس لیتے تھے۔

آپ کے یہاں خانقاہی نظام پورے ضابطہ میں تھا جس پر سختی سے عمل ہوتا تھا۔ مریدوں کو سلسلے میں داخل کرنے کے اصول تھے جو مریدوں کے اعلیٰ طبقہ میں شامل ہونا چاہتا تھا اس کو سر منڈوانا پڑتا تھا اس کو محلوق ہونا کہتے تھے۔ بیعت کرتے وقت عہد لیا جاتا تھا کہ دل ہاتھ اور نگاہ تینوں کو گناہ سے باز رکھے گا۔ جسمانی پاکی کی علامت کے طور پر مسواک دی جاتی تھی۔ (۱)

(۱) دلی تاریخ کے آئینے میں۔ دہلی کی خانقاہیں پروفیسر خلیق احمد نظامی

Marfat.com

حضرت محبوب الٰہی سلاطین اور درباری زندگی سے دور رہتے تھے۔ مریدوں کو بھی مشورہ دیتے تھے کہ بردر شاہاں نروی وصلۂ شاہاں نگیری۔ یہ جملہ خلفا کے خلافت نامے میں بھی درج ہوتا تھا۔

حضرت محبوب الٰہی درد مند انسان اور شیخ کامل تھے ایک دن جمنا کے کنارے چہل قدمی کر رہے تھے دیکھا کہ دریا کے قریب ایک عورت کنویں سے پانی کھینچ رہی ہے رک گئے اور پوچھا بی بی جمنا اتنے قریب ہوتے ہوئے کنویں سے پانی کھینچنے کی مشقت کیوں اٹھا رہی ہو؟ عورت نے جواب دیا میں بہت غریب ہوں جمنا کا پانی کھانا بہت جلد ہضم کر دیتا ہے اور بھوک جلد لگنے لگتی ہے یہ جواب سن کر شیخ کا دل بے چین ہو گیا آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آپ نے اس کے پورے گھر کے خرچ کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی۔(۱)

آپ کے زمانہ میں غیاث پور چھوٹی سی بستی تھی۔ اکثر مکان چھپر کے تھے ایک بار غیاث پور کے چھپروں میں آگ لگ گئی گرمی کے تپتے ہوئے دن تھے۔ آپ پریشانی کے عالم میں ننگے پیر چھت پر چڑھ گئے اور جب تک آگ نہ بجھ گئی بے چین چھت پر کھڑے رہے۔ پھر خادم کو بلایا اور کہا جلے ہوئے مکانوں کا شمار کرو۔ پھر ہر ایک کے پاس دو تنکہ کھانے کا طشت اور ٹھنڈے پانی کا ایک گھڑا بھیجا۔ آپ کی خانقاہ میں ہر وقت لنگر جاری رہتا تھا ہر آنے والے کو بلا لحاظ مذہب و ملت کھانا ملتا تھا مستقل رہنے والوں کو دونوں وقت بھر پیٹ کھانا ملتا تھا لنگر اتنا وسیع تھا کہ پیاز کے چھلکے اونٹوں پر لاد کر پھینکے جاتے تھے آپ سب کا بھلا اور سب کے خیر کے لئے دعا کرتے رہتے تھے۔ یہ تھی عہد وسطیٰ کی دہلی کی مثالی خانقاہ جس کے روح رواں تھے شیخ زمانہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی۔

---

(۱) دہلی کی خانقاہیں پروفیسر خلیق احمد نظامی

Marfat.com

قواعد خانقاہ

خانقاہ ایک اہم مذہبی اور سماجی مرکز ہے۔ خانقاہ میں رہنے والے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو اسباب معاش سے بالکل ہاتھ اُٹھا لیتے ہیں۔ کھیتی باڑی، تجارت اور صنعت کوئی چیز ایسی نہیں ہوتی جو ان کی مشغولیات میں رکاوٹ ڈال سکے یا اس وجہ سے وہ کسی قسم کے حسد اور لالچ میں مبتلا ہو سکیں۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ ان لوگوں کا تمام وقت دو چیزوں میں صرف ہوتا ہے۔ ایک عبادت، ذکر اور دعا، دوسرے تعلیم و تربیت۔ ان لوگوں کی نیکی اور صلاحیت کا اثر ان کی اولاد، پڑوسیوں اور معاشرے پر پڑتا ہے۔ وہ بلاؤں سے محفوظ رہتے ہیں، برائیوں سے بچتے ہیں اور نیکیوں کی طرف ان کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرا گروہ جس میں جوان العمر اور ہمت والے لوگ ہوتے ہیں ان لوگوں کا فرض ہے کہ وہ سعی اور کسب بھی کریں تاکہ خانقاہ کے ان بزرگوں کی گذراوقات ہو سکے جو ہمہ تن عبادت اور تزکیے میں مصروف ہیں۔ سچا فقیر وہ ہے جو اس وقت کسب اور معاش کو ترک کرے جب کہ شغل باللہ سے اس کو بالکل فرصت نہ مل سکتی ہو اور بیکاری اور امور غیر کے لئے ایک لمحہ بھی اس کے پاس نہ ہو۔ خانقاہ کا کھانا ان لوگوں کے لئے صحیح ہے جن کا اللہ کے ساتھ شغل کامل ہو گیا ہو اور وہ اس میں ہمہ تن مصروف ہوں۔ بصورت دیگر خانقاہ نشین کو کچھ وقت ذکر و شغل اور باقی روزی حاصل کرنے میں صرف کرنا چاہیئے۔

اصحاب صفہ کی تقلید

اہل خانقاہ کا برتاؤ اصحاب صفہ سے مشابہ ہونا چاہیئے کہ ان کے دل کینے حسد اور جوش سے بالکل پاک تھے اور ان میں باہم ایک ربط خاص تھا۔ اصل میں حسد اور کینے کا وجود دنیا کی محبت سے ہوتا ہے۔ اہل صفہ نے دنیا کو ترک کر دیا تھا اس لئے وہ حسد اور کینے سے محفوظ اور محبت سے معمور تھے۔ ان کا دل ہر شخص کے لئے کھلا تھا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ کوئی شخص جب مدینہ میں آتا تو اپنے کسی شناسا کے ہاں ٹھہر جاتا اور اگر کبھی کوئی جان پہچان والا نہ ملتا تو اہل صفہ میں جا اترتا۔

حفظ اوقات، ضبط انفاس اور حواس کی نگہداشت

اہل خانقاہ کو حفظ اوقات، ضبط انفاس اور حواس کی نگہداشت رکھنی چاہئیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب تھے۔ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ (قرآن شریف) یعنی آج کے دن ان میں سے ہر شخص کے لئے ایک خاص شان ہے جو بس اسی کی ہے۔ حفظ اوقات، ضبط انفاس اور حواس کی نگہداشت کی پابندی کے ساتھ ہر خانقاہ نشین کو ایک انفرادی شان رکھنی چاہئیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن آدمی کے جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عضو میں درد ہوتا ہے تو سارا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے۔ مومن کی تکلیف سب مسلمانوں کے لئے صدمے کا باعث ہوتی ہے۔ صوفیہ کے لئے لازم ہے کہ وہ ملت کی جمعیت باطن کی حفاظت کریں اور تفرقے اور پراگندگی کو دور کریں۔ یہ لوگ ارواح کی نسبت سے مجتمع ہیں اور تالیف الٰہی کے رابطے سے باہم متفق ہیں اور قلوب کے مشاہدے سے موافق ہیں اور نفوس کی آراستگی اور قلوب کی صفائی کے لئے خانقاہ میں ایک دوسرے سے ملے اور بندھے ہوئے ہیں۔ الفت اور خیر خواہی ان کے لئے ضروری ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن ملتا اور الفت کرتا ہے۔ اور دوسرا بھی اس سے الفت کرتا ہے جو دوسرے سے نہ ملے اور دوسرا اس سے نہ ملے اور الفت نہ کرے تو اس میں خیر نہیں ہے۔ ایک دوسری جگہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب روحیں جنود مجندہ یعنی متحد لشکر ہیں۔ اس میں سے جو ایک دوسرے کو جانتا پہچانتا ہے وہ الفت کرتا ہے اور جو انجان اجنبی ہے وہ الگ رہتا ہے۔ پس چونکہ صوفیہ اپنے باطن کو مجتمع کر چکتے ہیں اور ان کے نفس ان کے پابند ہوتے

Marfat.com

ہیں اس لئے وہ اس حدیث کے مطابق کہ مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے ایک دوسرے کے نگہدار رہتے ہیں اور جب کوئی تفرقے کا نشان ظاہر ہوتا ہے تو وہ اس سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ تفرقہ ظہور نفس سے ظاہر ہوتا ہے اور نفس کا ظہور وقت کا حق ضائع کرنے سے ہوتا ہے۔ پھر جس وقت فقیر کا نفس ظہور کرتا ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں کہ جمعیۃ کے دائرے سے باہر ہو گیا اور وہ اس پر جگمگا دیتے ہیں کہ اس نے وقت کو ضائع کیا اور حسن رعایت کو چھوڑ دیا۔

تفرقے اور نفس کا مقابلہ

جب کسی کا نفس خصومت کے ساتھ اپنے بھائیوں کے مقابل ہو تو بھائی کو چاہئے کہ اس کے نفس کو اپنے قلب سے مقابل کرلے یعنی محبت سے کام لے کیونکہ جب نفس کے مقابل پر قلب آتا ہے تو شر کا مادہ بیٹھ جاتا ہے اور اگر نفس کا مقابلہ نفس سے کیا جائے تو فتنہ پھیلتا ہے۔

(قواعد خانقاہ ماخوذ از تعلیمات حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رسالہ منادی دہلی)

لنگر

خانقاہی نظام میں لنگر کی بڑی اہمیت ہے۔ ہر خانقاہ میں لنگر ہوتا ہے ہر آنے والے رہنے والے کام کرنے والے اور انتظام کرنے والے شخص کو خانقاہ کی طرف سے کھانا ملتا ہے اس کھانے کو لنگر کہتے ہیں۔ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اسلام کا چھٹا رکن روٹی ہے اگر چھٹا رکن سلامت ہے تو پانچوں رکن سلامت ہیں اگر یہ رکن خطرے میں ہے تو باقی رکن کی سلامتی میں بھی خطرہ پیدا ہو جاتا ہے اسی لئے بزرگوں نے خانقاہی نظام میں لنگر کو خاص اہمیت دی ہے۔ حضرت غوث اعظم نے فرمایا فرائض کی ادائیگی کے بعد مخلوق کو کھانا کھلانا سب سے اچھا کام ہے۔ یہ طاعت متعدی ہے اس سے دوسرے کی ذات کو فائدہ پہنچتا ہے۔

Marfat.com

ہندوستان میں مسلمانوں کے خانقاہی نظام کو دوسری قوموں نے بھی اپنایا ہندو سادھوں سنتوں نے خانقاہ کے طرز پر آشرم بنائے اور مذہب کی تبلیغ شروع کی آشرم مین لنگر کو بھنڈارا کا نام دیا اور اس بھنڈارے سے آنے والوں کو کھانا کھلایا۔ سکھ قوم نے مسلمان صوفیوں سے بہت کچھ سیکھا سکھوں کے پہلے گرو گرو نانک ایک عرصہ تک پاک پتن شریف میں رہے اور اس وقت کے سجادہ نشین حضرت شیخ ابراہیم فرید ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اٹھائی۔ پاک پتن شریف سے گرو نانک حضرت بابا صاحب کا پنجابی کلام لائے جس میں تقریباً ۱۲۵ دوہے تھے۔ سکھ گروؤں نے چشتی خانقاہی نظام اور تبلیغ سے کافی مدد لی۔ جب انہوں نے اپنی مذہبی کتاب گرو گرنتھ صاحب کی ترتیب دی اس میں حضرت بابا صاحب کے پنجابی کلام کو شامل کیا اور اس کو خاص اہمیت دی۔ سکھوں کے چوتھے گرو گرو رام داس نے امرتسر میں مذہبی عبادت گاہ گرودوارہ بنایا اس کی بنیاد اس وقت کے مشہور بزرگ اور قادری سلسلہ کے شیخ حضرت میاں میر لاہوری سے رکھوائی۔ یہ گرودوارہ سورن مندر (گولڈن ٹمپل) کہلاتا ہے۔ خانقاہ اور گرودوارہ ہم معنی ہیں۔ خانقاہ اردو کا لفظ اور گرودوارہ ہندی کا لفظ ہے۔

Marfat.com

سماع اصفیا

مشائخ چشت اہل بہشت اہل سماع کہلاتے ہیں۔ آقائے دو عالم ﷺ نے فرمایا زندہ دل اور مطمئن نفس والے کے لئے سماع حلال ہے۔(۱) سماع صوفیا کی معراج ہے جو کوئی اہل سماع کے چہروں کو محبت بھری نگاہ سے دیکھے گا اللہ اس کی طرف رحمت سے دیکھے گا۔(۲)

مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا سماع عارفوں کے دلوں پر خدا کی طرف سے وحی ہے۔(۳)

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو سماع کے اہل ہیں ان کے لئے سماع کا سننا مباح اور جو اہل نہیں ہیں ان کے لئے سماع کا سننا حرام ہے۔(۴)

سماع کے بارے میں علامۃ الوری حضرت مولانا فخر الدین زرادی رحمۃ اللہ علیہ (۵) خلیفہ اجل سلطان المشائخ حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز نے عربی میں دو رسالے لکھے ایک کا نام اصول السماع اور دوسرے کا نام اباحۃ السماع ہے۔ مجموعی طور پر دونوں کا نام کشف المفتاح من وجوہ السماع ہے۔

---

(۱) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّمَاعُ حَلَالٌ اِنْ کَانَ قَلْبُہٗ حَیًّا وَ نَفْسُہٗ مُطْمَئِنًّا (حدیث) (۲) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّمَاعُ مِعْرَاجُ الْاَوْلِیَاءِ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ اِلٰی وَجْھِہٖ اَھْلَ السَّمَاعِ نَظَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ بِرَحْمَتِہٖ (حدیث)

(۳) قَالَ عَلِی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَلسَّمَاعُ وَحِیٌّ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَی قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ

(۴) مُبَاحٌ لِاَھْلِہٖ وَ حَرَامٌ لِغَیْرِہٖ

(۵) حضرت مولانا فخر الدین زرادی سامانہ ضلع سنگرور (پنجاب) کے رہنے والے تھے۔ آپ

Marfat.com

اس رسالہ کا سلیس اردو ترجمہ حضرت علامہ سید اخلاق حسین دہلوی نے کیا

زرہ بکتر بنانے والے خاندان کے چشم و چراغ تھے جیسا کہ نام سے ظاہر ہوتا ہے آپ کا شمار حضرت سلطان المشائخ کے اجل خلفا میں ہے۔ آپ مولانا شمس الدین یحییٰ (وفات ۷۴۷ھ مطابق ۱۳۴۶ء) کے ہم سبق تھے۔ مولانا شمس الدین یحییٰ بہت بڑے ہندی محدث اور حدیث کی مشہور کتاب مشارق الانوار کے دوسرے شارح ہیں مگر آپ کی لکھی ہوئی شرح مشارق الانوار اب ناپید ہے آپ کی علمی عظمت کے اعتراف میں حضرت شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلی کا یہ شعر مشہور ہے۔

سَألتُ العِلمَ مَن أحیاكَ حقاً
فَقالَ العِلمُ شَمسُ الدّینِ یَحیٰ

میں نے علم سے پوچھا تجھے کس نے زندگی بخشی اس نے کہا شمس الدین یحییٰ نے

مولانا فخر الدین زرّادی بہت بڑے عالم اور محدث تھے آپ کو حدیث اور فقہ پر یکساں عبور حاصل تھا۔ وہ دہلی میں ہدایہ کا درس دیتے تھے تو صحیحین کے مطابق حال احادیث بطور سند بلا تکلف بیان فرماتے تھے جس سے ہدایہ کے بیان کی سند اور زیادہ واضح ہو جاتی تھی۔ ابتدا میں آپ حضرت سلطان المشائخ سے خوش عقیدہ نہ تھے۔ ایک بار حضرت شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلی کے ساتھ آپ اور امیر ان بورکش حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان دنوں آپ مولانا فخر الدین ہانسوی سے فقہ حنیفہ کی مشہور کتاب ہدایہ پڑھ رہے تھے۔ حضرت سلطان المشائخ نے پوچھا کیا پڑھتے ہو عرض کیا ہدایہ تو پوچھا تمہارا سبق کہاں تک پہنچا۔ آپ آگے بڑھ کر بیٹھ گئے اور مقام سبق کی شبہ کی توضیح کی جو سبق حل ہونے سے رہ گیا تھا شبہ بیان کر کے حضرت سلطان المشائخ سے اس کا جواب دریافت کیا۔ حضرت سلطان المشائخ نے کمال تبحر اور دانش مندی سے آپ کے شکوک و شبہات کو دور کیا۔ آپ حضرت سلطان المشائخ کی تقریر کی لطافت سے حیرت میں پڑ گئے اسی وقت کلاہ ارادت کی درخواست کی۔ آپ اور امیر ان بورکش دونوں حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ آپ نے اسی وقت سر کے بال اتروائے یعنی محلوق ہوئے اور درویشوں کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ آپ نے اپنی کتابیں اور مسودات ساتھیوں کو دے دیے اور غیاث پور میں مکان لے کر حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں مشغول ہو گئے۔ پنج وقتہ

Marfat.com

ہے۔اس رسالہ سے حقیقت سماع، اچھی آواز، مزامیر یعنی ساز اور وجد سے متعلق کچھ

نماز جماعت سے حضرت سلطان المشائخ کے ساتھ پڑھتے اور ہر وقت حاضر رہتے۔ جب تک حضرت سلطان المشائخ بقید حیات رہے غیاث پور میں رہے۔ آپ کے وصال کے بعد کچھ دن دریائے جمنا کے کنارے موضع فیروز آباد اور لونی میں رہے۔ اکثر اوقات سفر میں رہتے۔ صحراؤں پہاڑوں اور غاروں میں عبادت میں مشغول رہتے مقصد یہ تھا کہ کسی کو آپ کے حال کی خبر نہ ہو۔ حضرت سلطان المشائخ کی نظر کرم کی برکت سے آپ کو عظیم مقبولیت حاصل تھی چہرہ مبارک ایسا نورانی تھا کہ جس شخص کی نظر پڑتی آپ کی محبت میں گرفتار ہو جاتا تھا۔ (سیر الاولیاء)

• کچھ عرصہ بعد آپ بسالہ چلے گئے جو پہاڑوں کے بیچ میں تھا جہاں جنگلی جانور شیر اژدھے کثرت سے پائے جاتے تھے وہاں ایک چھوٹی سی مسجد میں آپ بے خوف وخطر یاد حق میں مشغول ہو گئے۔ جب تین روز تک کوئی چیز کھانے کو میسر نہ ہوئی تو آپ کے ساتھی آپ کو تنہا چھوڑ کر چلے آئے۔ آپ یاد حق میں مشغول رہے جب حضرت سید مبارک کرمانی کو معلوم ہوا تو وہ چند ساتھیوں کے ساتھ آپ کے لئے کچھ کھانا پکوا کر لے گئے۔ امیر خورد کرمانی لکھتے ہیں:

کاتب حروف کے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے کچھ کھانا پکوا کر تیار کرایا اور کچھ کھانے کا اسباب ساتھ لیا اور چند عزیزوں کے ساتھ روانہ ہوئے جس میں کاتب حروف (امیر خورد کرمانی) بھی تھا۔ جب بسالہ پہنچے تو مولانا فخر الدین زرادی کو دیکھتے ہیں کہ وہ بادشاہ فقر و مجاہدہ بسالہ کے جنگل میں جو شیروں اور اژدہوں کا مقام ہے اور جابجا سانپوں کی کیچلیاں پڑی لٹک رہی ہیں نہایت استقلال و بے التفاتی کے ساتھ قبلہ رخ مشغول بحق بیٹھا ہے۔ آٹھ روز گزر گئے تھے کہ مولانا نے افطار کے وقت کچھ نہیں کھایا تھا لیکن تعجب اور حیرت سے دیکھا گیا کہ مولانا کی ذات مبارک میں کسی قسم کا ضعف و ملال ظاہر نہیں تھا۔ حقیقت میں آپ ضعف مجرد ہو گئے تھے اور بیابان و پہاڑوں کو آپ نے اپنے جمال سے روشن و منور کر دیا تھا۔ (سیر الاولیاء)

حضرت امیر خورد کرمانی لکھتے ہیں کاتب حروف (سید محمد امیر خورد کرمانی) لڑکپن کے زمانہ سے سن بلوغ تک ان بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ جب تنہائی اور خلوت میں اس

Marfat.com

اقتباسات نقل کیے جارہے ہیں جو قارئین کے لئے نفع بخش ہوں گے۔

بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوتا قبلہ رخ بیٹھے مشغول حق دیکھتا دس پانچ مرتبہ نہیں بلکہ بہت دفع ایسی باتیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جب سے سلطان المشائخ نے سفر آخرت قبول کیا آپ نے دائمی روزہ اختیار کیا یہاں تک کہ جس زمانہ تک آپ زندہ رہے کبھی روزہ افطار نہیں کیا۔ شیخ نصیر الدین محمود فرمایا کرتے تھے جو ترقی مقامات ہمیں مہینہ دو مہینہ میں حاصل ہوتی ہے مولانا فخر الدین زرادی کو ایک ساعت میں میسر ہو جاتی ہے۔ (سیر الاولیاء)

حضرت امیر خورد کرمانی نے آپ کے تبحر علمی کے بارے میں سیر الاولیاء میں ایک واقعہ لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ سلطان المشائخ کے زمانہ میں ایک بغدادی دانشور عالم مالکی مذہب غیاث پور میں آیا اس سے پیشتر کہ شہر میں داخل ہو ایک خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ بہشتی طباق ہاتھ میں لئے ہوئے اس پر سبز حلہ ڈالے ہوئے آسمان سے اترا چلا آتا ہے۔ جب وہ زمین پر اتر کر اس دانشور عالم کے پاس سے گزرا تو اس نے دریافت کیا کہ یہ طباق کیسا ہے فرشتہ نے جواب دیا یہ علم لدنی کا طباق ہے خدا کا حکم ہوا ہے کہ اسے لے جا کر مولانا فخر الدین زرادی کے مصفہ سینے میں ڈال دو۔ بغدادی عالم نے پوچھا مولانا فخر الدین زرادی کون بزرگ ہیں فرشتہ نے جواب دیا ایک دانشور ہیں اور شیخ نظام الدین کے مریدوں میں ہیں اور تمام تعلقات سے مجرد ہیں۔ صبح کو وہ بغدادی دانشور عالم حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب بیان کیا اور مولانا سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ دانشور آپ کی خدمت میں گیا اور خواب بیان کیا۔ مولانا نے مسکرا کر فرمایا اس عظیم الشان بارگاہ کی سلک میں بہت سے فخر الدین زرادی نام کے غلام منسلک ہیں نہ معلوم وہ کون ہیں جو آپ کو خواب میں بتائے گئے ہیں۔ اس دانشور نے مجمع البحرین اور تصریف مالکی کا قلمی نسخہ مولانا کی خدمت میں پیش کیا۔ اس سے پیشتر اس کا نسخہ ہندوستان میں نہ آیا تھا انہیں دانشور عالم بغدادی کے ذریعے سے یہ دونوں نسخے ہندوستان میں آئے تھے۔ اس نے کہا تصریف مالکی کے مصنف نے تصریف کے قواعد اور مقدمات اس طرز سے بیان کئے ہیں کہ اس کا حل اور توضیح ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے اس وقت تک ان دونوں کتابوں کی شرح تصنیف نہیں ہوئی تھی۔ دانشور کی بات سن کر مولانا نے تصریف مالکی کا نسخہ اس کے ہاتھ سے لیا اور عشاء کی نماز کے بعد اس کا مطالعہ شروع کیا۔ مطالعہ کے دوران اس کے تمام قیود اور ضمائر اور مشکلات ہر کلمہ کے نیچے لکھتے چلے گئے اور ساری مشکلات حل کر دیں۔ صبح کو نسخہ درست کر کے اس دانشور بغدادی عالم کو دیدیا۔ مجمع

Marfat.com

حقیقت سماع

سماع مشترک لفظ ہے اور وہ (باعتبار لغت) بعض کے نزدیک اسم جامد ہے جیسا کہ کتاب تاج الاسامی میں ہے کہ سماع سرور ہے اور اکثر کے نزدیک لفظ سماع مصدر ہے بمعنی سننا اور سنے ہوئے کہ معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب سماع کی ہے یعنی سنی ہوئی ہے لیکن اصطلاح میں مراد ہے کلام موزو اور اچھی آواز کے سننے اور پسندیدہ ہونے اور دونوں کے جمع ہونے سے تاکہ فہم میں اس کے اطلاق کو حاصل کرلے اور اس اصطلاح میں معنی لغوی کی رعایت ہے اور وہی اصل ہے۔ سماع غنا سے الگ ہے اس لئے کہ اس سے (غنا سے) مراد ان اشعار کا اچھی آواز

البحرین کا نسخہ اس سے پیشتر کہ شہر میں اشاعت پائے آپ نے اسے مولانا رکن الدین کو پڑھانا شروع کردیا۔ مولانا کا علمی تبحر اور خداداد قابلیت کو دیکھ کر اس دانشور بغدادی عالم نے کہا الحمد للہ کہ میرے خواب کی تصدیق ہوگئی کیونکہ علم میں اس قدر قوت اس شخص کو ہوتی ہے جس کا سینہ علم لدنی سے آراستہ اور معمور ہوتا ہے۔

جب سلطان محمد بن تغلق نے دہلی سے دیوگیر دولت آباد (دکن) کو دار السلطنت بنایا تو تمام امراء علماء اور مشائخ کو دولت آباد جانے کا شاہی فرمان جاری کیا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے مریدین اور خلفا کی سات سو پالکیاں دکن روانہ ہوئیں۔ آپ بھی بادل ناخواستہ دولت آباد (دکن) چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد دولت آباد سے حج مبارک کے لئے تشریف لے گئے۔ حج مبارک کے بعد بغداد شریف گئے۔ بغداد کے علماء مشائخ آپ کے تبحر علمی اور بزرگی سے آشنا تھے سب نے شہر کے باہر آپ کا استقبال کیا۔ آپ اپنے تبحر علمی سے وہاں سب سے فائق اور افضل ثابت ہوئے۔ بغداد شریف سے ہندوستان واپسی پر جہاز غرق ہوگیا اور آپ نے ۷۴۸ ہجری میں جام شہادت نوش فرمایا۔

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

(مصنف)

Marfat.com

میں سننا ہے جو حسین عورتوں کے ذکر میں ہوتے ہیں اور غوانی وہ عورتیں ہیں جو حسن کی وجہہ سے سنگار سے بے پرواہ ہوتی ہیں جیسا کہ شیخ العارف ابو طالب مکی نے قوت القلوب میں اشارہ کیا ہے (اور وہ یہ ہے کہ) اغانی ایک باجہ ہے جسے عورتیں بجاتی ہیں اور وہ اس سے متصف ہیں اور اس میں مشاہد ہوئی ہیں یعنی وہ اس میں مشغول دیکھی گئیں ہیں۔ غانی خواہش (نفسانی) کی طرف بلاتا ہے اور کھیل کی طرف مائل کرتا ہے اور ان کا یہ فرمانا عربی لغت میں کمال مہارت اور تقوی کی بنا پر بذات خود سند ہے۔ لہٰذا اس (غنا) کے حرمت سے ہرگز حرام نہیں ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اگر کوئی یہ قسم کھائے کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا پھر اس نے مچھلی کا گوشت کھالیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک قسم نہیں ٹوتی کیونکہ لحم التحام سے ہے اور وہ ہے سختی اور پیوستگی اور مچھلی کے گوشت میں یہ خاصیت نہیں ہے اور وہ اس حکم میں دراصل داخل نہیں ہے پھر اسی طرح سماع بھی غنا کے حکم سے خارج ہے کیونکہ اس غنا کا سننا حسین عورتوں کے ذکر کی وجہ سے دیوانگی لاتا ہے لہٰذا سماع مطلق ہے اور غنا مقید ہے اور مطلق مقید کے حکم سے خارج ہے پھر جب سماع وصف غنا سے خارج ہے تو وہ بالاتفاق مباح ہے اس لئے وہ کلام موزوں اور اچھی آواز کا مجموعہ ہے اور ان دونوں کا سننا شرع میں جائز ہے کیونکہ دونوں میں ہر ایک میں بذات خود خوبی موجود ہے۔

(۲) اچھی آواز سننے کے متعلق

اچھی آواز نعمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسان کی خلقت میں ودیعت فرمایا ہے۔ لہٰذا اس کا استعمال کرنا بہتر ہے اور وہ اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے اس کے بندے کے لئے۔ اور وہ بذات خود بہتر ہے۔ اس کا سننا بھی اچھا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اپنے بندوں پر جیسا کہ قرآن پاک میں آیا ہے اور وہ ہر شئے کی فطرت میں کچھ ودیعت فرماتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور بعض مفسروں نے کہا ہے کہ وہ اچھی آواز ہے اور بعض نے

Marfat.com

فی الخلق پڑھا ہے اور وہ شاذ میں سے ہے اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو اس (اچھی آواز) سے بھی برگزیدہ فرمایا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ (۱) کہ ہر گز کسی کو بعثت نہیں فرمایا کہ اسے اچھی آواز عنایت نہ فرمائی ہو لہٰذا اس سے لطف اندوز ہونا اس کی نعمت کا شکریہ ہے اور وہ اس ارشاد خداوندی کے مطابق ہے اور اپنے پروردگار کی نعمت کا شکر (۲) ادا کرو اس سے بھی لطف اندوز ہونے کی تائید ہوتی ہے اور بری آواز کو پسند نہیں کیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد ربی ہے۔ تحقیق بری آوازوں میں سے گدھے کی آواز ہے۔ (۳) لہٰذا ثابت ہوا کہ اس کی ضد پسندیدہ ہے۔ کیونکہ ہر شئے اپنی ضد سے ظاہر ہوتی ہے اور اس لئے بھی کہ وہ حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کا معجزہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور دلوں پر اس کا گہرا اثر ہوتا ہے کہ ان حضرت داؤد علیہ السلام کی مجلس سے جنازے اٹھائے جاتے تھے۔ جیسا کہ ثقات سے مروی ہے کہ تحقیق ان (حضرت داؤد) کی قرأت کو آدمی جن اور وحشی جانور اور پرندے سنتے تھے جب وہ زبور تلاوت فرماتے تھے اور ان کی مجلس سے چار سو جنازے اٹھتے تھے جو بلا شبہ سننے والوں کے ہوتے تھے۔ مولانا علاء الدین ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے کتاب نوادر الاصول میں ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۴) تحقیق حضرت داؤد علیہ السلام زبور شریف ستر لہجوں میں تلاوت فرماتے تھے اور وہ اس خوبی سے قرأت فرماتے تھے کہ زمین کے اندر

---

(۱) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَابَعَثَ النَّبِی قَطُّ اِلَّا وَلَہٗ حُسْنُ الصَّوْتِ (حدیث شریف)

(۲) وَ اَمَّا بِنِعمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (قرآن مجید پارہ ۳۰ سورہ ضحیٰ)

(۳) اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ (قرآن مجید پارہ ۲۱ سورہ لقمان)

(۴) وَذَکَرَ التِرمِذِی فِی نَوَادِرِ الْاُصُولِ بِالْاَسنَادِ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّہٗ قَالَ اِنِّی دَاؤدُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کَانَ یَقْرَاءُ الزَّبُوْرَ سَبْعِینَ صَوتاً وَ کَانَ یَقْرَاُ قِرَاءَۃً یَطرِبُ مِنھَا الھَوَامِ وَکَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُبْکِیَ نَفْسَہٗ لَم یَبقَ دَابَّۃٌ فِی بَرٍّ وَّلَا بَحرٍ اِلَّا اَنْ یَّسْمَعْنَ صَوتَہٗ، فَالصَّوْتُ الْحَسَنِ اِذَا کَانَ مُعجِزَۃُ النَّبِی فَاسْتِمَاعُہٗ وَاجِبٌ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

Marfat.com

رہنے والے جانور بھی اس سے مسرور ہوتے تھے اور جب وہ اپنے نفس کو رلانے کا ارادہ فرماتے تھے تو خشکی اور تری کا کوئی جانور باقی نہیں رہتا تھا کہ ان کی آواز کو نہ سنتا ہو۔ لہٰذا جب اچھی آواز نبی کا معجزہ ہے تو اس کا سننا واجب ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جاننے والا ہے۔ اسی طرح سماع کا حکم ہے۔ جس طرح اظہار و مشاہدہ اور قبول معجزے کا حکم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو آوازیں ملعون ہیں۔ (۱)

(۱) رونے کی آواز مصیبت میں

(۲) باجے کی آواز خوشی کے وقت

تو یہ اس کے (سماع کے) مباح ہونے کی دلیل ہے خصوصاً اس لئے کہ خطاب کا مفہوم اس احوال کے علاوہ مباح ہونے کا متقاضی ہے ورنہ تخصیص (دو آوازوں کی تخصیص باطل ٹھہرے گی لہٰذا سمجھ لو۔

(۳) مزامیر (۲) یعنی ساز کے متعلق

مزامیر ساز ہے اس میں موزوں آوازیں پائی جاتی ہیں اور وہ بذات خود مباح ہے جیسا کہ مذکور ہوا۔ اس کی حرمت کا سبب اور ہے اور وہ ہے شراب کی یاد۔ چنانچہ ثقہ راویوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ شراب حرام ہوئی تو مزامیر بھی حرام ہوا۔ اس لئے کہ شراب پیتے وقت لوگ مزامیر بھی بجاتے تھے۔ لہٰذا شراب کی یاد کی وجہ سے مزامیر بھی حرام ہوا اور وہ اس تعلق کی بنا پر ٹھہرا جو اس کی حقیقت میں داخل نہیں ہے۔ لہٰذا جب یہ سبب و تعلق نہیں رہا تو اس کی حرمت بھی نہیں رہی۔ چنانچہ جنگ میں نقارہ اور پنج وقت نوبت وغیرہ بجانے کو مباح قرار دیا ہے۔ الغرض یہ

---

(۱) اَمَّا قَولُهُ عَلَيهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ صَوتَانِ مَلعُونَانِ صَوتُ بُكَاءٍ عِندَ مُصِيبَةٍ وَ صَوتُ مِزمَارٍ عِندَ نِعمَةٍ فَهُوَ دَلِيلُ الاِبَاحَةِ۔

(۲) مزامیر جمع مزمار کی بمعنی بانسری کے مجازاً گویوں کے ساز

Marfat.com

ثابت ہو گیا کہ سبب کے بدلنے سے حکم بھی بدل جاتا ہے۔ جب دل لہو و لعب اور حرص و ہوا سے پاک اور برگزیدگی اور پاکی سے موصوف ہو گیا اور خدائے تعالیٰ کے دیدار اور اس کے وصال کا مشتاق ہو گیا تو مزامیر کی آواز (بھی) کدورت سے صفائی کی طرف اور پستی سے بلندی کی طرف مائل کرتی ہے، اس لئے کہ اچھی آواز ارواح کی غذا ہے اور (وہ) عالم ملکوت کی سیر میں قوت بخشتی ہے اور (حضرت) ذوالنون مصری کے قول سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ جب ان سے اچھی آواز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خطابات اور اشادات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہر نیک مرد اور نیک عورت کو عنایت فرمائے ہیں۔ لہٰذا علت کے نہ رہنے کی وجہ سے ان دونوں کا سننا مباح ہے۔ اسی طرح جنگ میں نقارہ بجانا ہے کیا نہیں دیکھا کہ نبی ﷺ نے نکاح کے اعلان کے لئے دف بجانا جائز رکھا ہے۔ صحاح کی حدیث مروی ہے کہ نکاح کا اعلان کرو چاہے دف ہی ہو۔ (۱)

عید کے دنوں میں خوشی کا اظہار حدیث شریف سے ثابت ہے اور جان لو بلاشبہ اس کی (دف کی) آواز میں دو خوبیاں ہیں۔

(۱) خوشی بخشنا

(۲) اظہار کرنا

خوشی کا سبب اس کی موزونیت ہے اور اعلان کا سبب اس کی شدت ہے۔ لہٰذا ان دونوں اوصاف کے پیش نظر نبی کریم ﷺ نے اس کے (سماع کے) سننے اور دف بجانے کو مباح ٹھہرایا جو مزامیر اس کے علاوہ ہے اسی پر قیاس کیا جائے گا کیونکہ ان دونوں کا حرام ہونا علت کی موجودگی ہے سے لہٰذا اس (علت) کے نہ رہنے سے وہ (حرمت) بھی نہیں رہی۔ یہی وہ دلیل ہے جس پر حضرت امام غزالی نے مزامیر کی آواز کو چہچہانے والے پرندوں کی آواز کی مثل قرار دیا ہے اور اس کا سننا مباح ٹھہرایا

(۱) اِعْلِنُوا النِّکَاحَ وَلَو بِالدُّفِّ

Marfat.com

ہے۔ لہٰذا اسی بنا پر بعض مغلوب الحال (صاحبوں) نے شوق کے غلبہ سے مزامیر سے گانا سنا ہے لیکن ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سماع اس تہمت سے بری ہے اور وہ صرف مخصوص قوال کی آواز ہوتی تھی مع ان اشعار کے جو اللہ تعالیٰ کی صفت کے کمال کی خبر دیتے ہیں۔

(اصول السماع اردو ترجمہ علامہ اخلاق حسین دہلوی)

شرائط سماع

سماع کے سامعین مشائخ نے سماع سننے کے لئے چند شرطیں بتائی ہیں جن پر عمل کرنا ہر سننے والے کے لئے ضروری ہے۔ سماع سننے کی چھ شرطیں ہیں۔

(۱) مستمع۔ سماع سننے والے عشقی نسبت رکھتے ہوں۔

(۲) مسموع (جو سنا گیا) یعنی جو کلام سننے میں آتا ہو وہ کسی حریق عشق صوفی کا ہو۔

(۳) مسمع (سنانے والا) جو کلام سنا رہا ہو وہ بالغ ہو اور پابند شرع۔ کسی صاحب عشق کا مرید یا معتقد خاص ہو۔

(۴) ارادہ (نیت) عشق الٰہی پڑھنے یا قبض باطنی کے دور ہونے کے لئے ہو۔

(۵) اخوان یعنی محفل سماع میں بیٹھنے والے سب عشقی نسبت رکھتے ہوں صرف زہد و عبادت کے حامل نہ ہوں۔

(۶) زمان (وقت) فراغت اطمینان اور سکون کا وقت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی مشغولی نماز اور جماعت سے محروم کر دے۔

آداب سماع بھی چھ ہیں۔

(۱) سننے والے باوضو ہوں۔

(۲) نشست دوزانوں یا چازانوں ہو۔

(۳) لطیفہ قلب پر توجہ ہو یا اس لطیفہ پر جس پر مرشد نے توجہ کرنے کا حکم دیا ہو۔

Marfat.com

(۴) محفل سماع کے آغاز اور انتہا پر فاتحہ خوانی ہو۔ اس فاتحہ میں ان بزرگ کا نام خاص طور پر لیا جائے جن سے سننے کی اجازت آئی ہے۔ (۱)

(۵) سامعین میں جو کوئی وجد میں آکر کھڑا ہو جائے تو ساری محفل کھڑی ہو جائے۔

(۶) محفل میں کوئی صاحب نسبت بزرگ ہو جو صاحب کیف کو سینہ سے لگا کر توجہ دے اور نسبت عشقی کا فیضان کرے۔

(مکتوب سماع از مکتوبات عالیہ)

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی نے فرمایا کہ قوالی تین شرط سے سننی چاہیے۔

ایک اخوان دوسرے زمان تیسرے مکان۔

یعنی سننے والے (اخوان) سب ہم خیال ہوں اور مکان سرِ راہ اور مسجد کے قریب نہ ہو اور زماں یعنی وقت ایسا ہو کہ کھانے کا نہ ہو سونے کا نہ ہو اور نماز کا نہ ہو۔

دہلی میں حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اجل شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی قادریؒ سے سماع کو بہت فروغ ہوا آپ کثرت سے سماع سنتے تھے۔ سماع میں سامعین کو کیفیت ہوتی ہے اور وجد آتا ہے۔ وجد کے بارے میں علامۃ الوریٰ حضرت مولانا فخر الدین زرادی اصول السماع میں تحریر کرتے ہیں۔

وجد کی حقیقت

تواجد (۲) موزوں حرکت ہے جو مستمع (۳) سے بلا اختیار غلبہ سماع کے سبب

---

(۱) سلسلہ آبادانیہ میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء اور حضرت صوفی شاہ آبادانی قدس سرہما کا۔

(۲) تواجد۔ وجد پیدا کرنے کی کوشش کرنا

(۳) مستمع۔ سماع سننے والا

Marfat.com

صادر ہوتی ہے (اور وہ) مستحسن ہے کیوں کہ قلب وجد کا طالب ہوتا ہے اور وجد محبوب کے وجود کی طرف بلاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تواجد پر لہو ولعب کا اطلاق کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے معاویہ (کیا) وہ شخص بزرگ نہیں ہے جو دوست کے ذکر کے وقت جنبش کرے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے تواجد کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تحقیق کہ جب اللہ تعالیٰ نے روز اول میں روحوں کو خطاب فرمایا اپنے اس قول اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) سے تو (روحیں) اپنے رب کے کلام سننے سے مستغرق و محو ہو گئیں۔ جب روحیں سماع سنتی ہیں تو اس کی یاد ان کو حرکت میں لاتی ہے۔ الغرض سماع میں جنبش کرنے سے انکار نہیں کیا گیا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے خود ایسا کیا ہے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی ایسا کیا ہے۔ تحقیق کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا۔ اَنْتَ مِنِّی وَ اَنَا مِنْكَ یعنی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تو انہوں نے جنبش فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر (طیار) رضی اللہ عنہ سے فرمایا اَشْبَهْتَ خُلْقِي وَ خَلْقِي تم خلقت میں اور خلق میں مجھ سے مشابہ ہو تو انہوں نے جنبش فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا کہ تم میرے بھائی بھی ہو اور محبوب بھی ہو (وَقَالَ لِزَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْتَ اَخُونَا وَ مَوْلَانَا فَحَجَلَ) تو انہوں جنبش فرمائی۔ (۱)

---

(۱) حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا جناب رسالت مآب ﷺ امیر المومنین حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو یہ کلمات کہہ کر وجد میں لاتے تھے۔ حَرقه حَرقه عين لَعنةٍ حَرقه شئ صَغيرٌ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ جب درویش سماع کی حالت میں ہاتھ مارتا ہے تو ہاتھ کی شہوت جھڑ جاتی ہے اور جب پاؤں زمین پر مارتا ہے تو جو شہوت پاؤں میں ہوتی ہے نکل جاتی ہے۔ اسی طرح جب نعرہ مارتا ہے تو اندر کی شہوت باہر نکل پڑتی ہے (سیر الاولیاء ص ۵۰۱)

Marfat.com

خوشی میں جنبش کرنا روح کی صفت ہے جیسا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف اشارہ کیا ہے اور قلب کی حرکت بھی اسی سے ہے۔ روح حرکت والی ہے اور قالب (بدن) کو حرکت دی جاتی ہے۔ جب روح نغمے سے حرکت میں آتی ہے اور دل بھی اس وقت اس کے ساتھ ہوتا ہے تو وجد کرنے والے سے موزوں حرکت کے سوا اور کچھ صادر نہیں ہوتا۔ جب نغمہ بچی تلی آواز ہے تو اس سے انکار کی کوئی راہ نہیں ہے اس لئے کہ وہ وجد کرنے والے کے اختیار میں نہیں ہے۔ پھر رقص وجد کے علاوہ ایک چیز ہے کیونکہ اس (رقص) میں حرکت کرنا بناوٹی کاری گروں کے اختیار میں ہوتا ہے اور وہ بیوقوفوں کا کام ہے اور بناوٹی کاریگر خواہشات نفسانی سے مغلوب ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ بالاتفاق حرام ہے۔ لیکن وجد کرنے والوں کی حرکت ان کے احوال کے مختلف ہونے کی بنا پر رنگ برنگ کی ہوتی ہے جیسے ذبح ہونے والے جانور سے ذبح کے وقت صادر ہوتی ہے اور جو حرکت ان سے طلب کے وقت نمودار ہوتی ہے وہ ایسی ہوتی ہے جیسے ساحل سے پانی کو دیکھ کر مچھلی میں ہوتی ہے اور جو حرکت خوشی کے وقت ان میں پیدا ہوتی ہے وہ ایسی ہوتی ہے جیسے روشنی دیکھنے سے پروانے میں پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ نفس کے لئے ہلاکت اور مصیبت ہے اور دل کے لئے طلب و حرکت ہے اوروں کے لئے مسرت ہے۔ الغرض نفس اس سے ہلاک ہو گیا اور دل نے اس سے راہ پائی اور روح اس سے مسرور ہو گئی۔ یہ جنبش اور وجد اہل کمال سے مخصوص ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس قصیدے کے سنتے وقت صحابہ کرام سمیت جنبش فرمائی جو محبت کی باتوں سے بھرپور ہے۔

لَقَد لَسَعَتْ حَيَّةُ الهَوىٰ كَبَدِىْ فَلَا طَبِيْبَ لَهَا وَلَا رَاقِ

اِلَّا الْحَبِيْبُ الَّذِى شَغَفْتُ بِهٖ فَعِنْدَهٗ رُقْيَتِىْ وَ تِرْيَاقِىْ

بلاشبہ دوستی کے سانپ نے مجھے ڈس لیا ہے اس کا نہ کوئی طبیب ہے نہ کوئی سیانا (جھاڑ پھونک کرنے والا) بجز اس دوست کے جس پر میں فریفتہ ہوں ہاں وہ محبوب

Marfat.com

(علاج کر سکتا ہے) جس کا میں گرویدہ ہوں۔ سو اس کے پاس میرا منتر بھی ہے اور میری دوا بھی۔

یہاں تک کہ آپ کی چادر شریف آپ کے شانہ مبارک (کندھے) سے گر گئی۔ لہٰذا جب وجد فرمانا نبی علیہ السلام کا اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کا عمل ہے تو وہ بہت ہی اچھا ہے اگر چہ اس کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے وہ ایک کھیل ہے جیسا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو منسوب فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول آپ کا کھیل کیا ہی اچھا ہے تو نبی کریم علیہ السلام نے انہیں منع فرمایا جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اس وجد کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے۔ اس کا ظاہر نظر آنے والی حرکات ہیں اس کا باطن پوشیدہ واردات ہیں اور وہ ارباب ظاہر کے نزدیک بیہودگی ہے اس لئے ہے کہ وہ پوشیدہ واردات سے ناواقف ہیں۔ وہ صرف ظاہری حرکات کو محسوس کرتے ہیں لیکن وہ (وجد) اہل باطن کے نزدیک جدو جہد اور ریاضت ہے اس لئے کہ وہ پوشیدہ مشاہدات و واردات پر حاوی ہیں اور ان سے واقف ہیں اور ظاہری حرکات کو نظر انداز کر دیتے ہیں پھر یہ حدیث شریف مستند ہے جو ان دونوں حالتوں کی اطلاع دیتی ہے اور وہ صحیح ہے اس میں کوئی شبہ نہیں البتہ صاحب عوارف (۱) کا جو خلجان ہے وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر منحصر ہے کہ انہوں نے وجد کرنے کو کھیل سے تعبیر کیا ہے۔ اگر چہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرنے والے اور شکر کرنے والے بزرگ ہیں اور دن ہو یا رات ظاہر ہو یا پوشیدہ وہ اس کی یاد میں سستی نہیں کرتے اور وہ ملائکہ کے اوصاف سے قریب تر ہیں لیکن عشق کی کیفیت

(۱) کتاب کا پورا نام عوارف المعارف ہے اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کی تصنیف ہے زمانہ قدیم میں شیوخ اپنے مریدوں کو پڑھاتے تھے اس کتاب کا قلمی نسخہ حضرت شیخ نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کو دیا تھا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی نے حضرت بابا صاحب سے یہ کتاب پڑھی تھی۔ یہ اسرار طریقت کی جامع کتاب ہے اور عربی زبان میں ہے اردو ترجمہ بھی دستیاب ہے۔ (مصنف)

Marfat.com

سے اور ذوق سماع سے مبرا ہیں اور جب ان دونوں (کیفیات) میں برابری لازم نہیں کہ ایک کے بغیر دوسرا حاصل نہیں ہوتا جیسا کہ ہمارے شیخ نظام الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ نے فوائد (۱) (فوائد الفواد) میں شیخ عارف نجم الدین قدس اللہ سرہ سے نقل فرمایا ہے کہ شوق کی نعمت سماع کی نعمت کے سوا ہے ہر وہ نعمت جس کا وجود آدمی کے لئے ممکن ہے وہ سب اس برادر عزیز کے لئے موجود ہیں اور صحو کی قوت اور عبادت کی گہری مشغولیت کی وجہ سے ان دونوں کا اثر ان میں ناپید ہے۔ لہٰذا ان کا یہ تردد اس حدیث شریف کے ضعیف ہونے پر دلالت نہیں کرتا بلکہ ان کا ضعف حال کی جانب متوجہ کرتا ہے۔ صاحب قوت القلوب (۲) نے اس حدیث کو تحقیق کے ساتھ نقل کیا ہے ان کا زمانہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ قریب ہے اور وہ احادیث و اخبار کی صحت اور عدم صحت کو زیادہ جاننے والے ہیں۔

خاتمہ

یہ جان لو کہ سماع کا مسئلہ مذکور فرقوں میں مختلف فیہ ہے جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا اس کا مباح ہونا کسی ایک زمانے سے بلا دوسرے زمانے کے مقید نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ کسی زمانہ میں مباح ہے اور کسی میں نہیں۔ یہی حال اس کے مباح ہونے اور حرام ہونے کا ہے کہ دونوں حکم وحی کے علاوہ اور کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتے اور وحی نازل ہونا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد منقطع ہو چکا ہے پھر انکار کرنے والے کی یہ بات کیسے صحیح ہو سکتی ہے کیونکہ اس نے وہ بات کہی ہے جس کا

(۱) فوائد سے مراد فوائد الفواد ہے جو حضرت محبوب الٰہی کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ حضرت امیر حسن علاء سجزی کی تالیف ہے جو نامور شاعر اور ادیب تھے حسن تخلص تھا حضرت محبوب الٰہی سے بیعت تھے۔ بدایوں شریف کے رہنے والے تھے، مزار دولت آباد میں ہے۔

(۲) قوت القلوب حضرت شیخ عثمان ابو طالب مکی کی تالیف ہے جس میں اخلاق کے عنوانات کے تحت احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ (مصنف)

Marfat.com

اسے حق نہیں ہے اور یہ بات ہے کہ سماع زمانہ سلف میں مباح تھا اور اب بالاتفاق حرام ہے کیونکہ موجودہ زمانہ میں اہل ناپید ہیں۔ یہ بات کہنی دراصل وحی کا اور علم غیب کا دعویٰ کرنا ہے کیونکہ اہل سماع کا ناپید ہونا ان دونوں کے بغیر متحقق نہیں ہوتا اور یہ بالاتفاق کفر ہے۔

لہٰذا ثابت ہو گیا کہ یقیناً اس قول میں گمراہی کا مادہ ہے اور گمراہ بدعتی کے سوا اور کوئی ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ لہٰذا اس رسالہ کو انصاف کی نظر سے مطالعہ کرو کہ اختلاف کا سبب پوری طرح معلوم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں نبی المختار علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی نیک آل کے طفیل سلف صالحین کی پیروی کرنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین۔

(رسالہ اصول السماع)

تشریح: سیر و حدیث کی تقریباً ہر کتاب میں حضور کے ادائے عمرہ کا ذکر موجود ہے۔ صلح حدیبیہ کے دوسرے سال ۷ھ کا واقعہ ہے۔ آنحضرت ﷺ صحابہ کرام کی کثیر جماعت کے ساتھ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ۔ مکہ شریف سے واپسی کے موقع پر عمارہ بنت حمزہ حضور ﷺ کے پاس چچا چچا کہتی ہوئی دوڑ کر آئیں۔ حضرت علی، حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفر طیار بن ابی طالب آپس میں جھگڑ پڑے کہ اس یتیم بچی کی پرورش کون کرے۔ حضرت علی نے کہا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے لہٰذا اس کی پرورش میں کروں گا۔ آنحضرت نے یہ جذبہ دیکھ کر فرمایا اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ (تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں) حضرت زید نے کہا حمزہ میرے دینی بھائی تھے اور یہ میری بھتیجی ہے لہٰذا اس کی پرورش کا میں حق دار ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا اَنْتَ مَوْلَى اللّٰهِ وَمَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (تم اللہ اور رسول دونوں کے مولیٰ ہو) حضرت جعفر طیار نے کہا یہ میری چچازاد بہن ہے اور اس کی خالہ (اسما بنت عمیس) میری بیوی ہیں جو ماں کا حق ادا کرے گی۔ آنحضرت نے حضرت جعفر طیار کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ (تمہارا ظاہر و باطن دونوں مجھ سے ملتا جلتا ہے) سرکار دو عالم ﷺ کی زبانِ مبارک سے یہ مبارک الفاظ سن کر حضرت جعفر طیار پر وجد طاری ہو گیا اور آپ رقص کرنے لگے۔

Marfat.com

فَلَمَّا قَضٰی بِهَا لِجَعْفَرَ قَامَ جَعْفَرُ فَجَعَلَ حَوْلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا جَعْفَرُ؟ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ النَّجَاشِي اِذَا رَاضِي اَحَدَ قَامَ فَجَعَلَ حَوْلَهٗ ۔ جب آنحضرت ﷺ نے (حضرت) جعفر کے حق میں فیصلہ کردیا تو جعفر اُٹھے اور حضور کے گرد ایک پاؤں اُٹھا کر رقص کرنے لگے۔ آنحضرت نے پوچھا جعفر یہ کیا ہے؟ جعفر نے کہا یا رسول اللہ! نجاشی جب کسی کو خوش کرتا ہے تو وہ اس کے گرد اسی طرح رقص کرتا ہے۔ یہ روایت ابوداؤد، بیہقی ابن ہشام اور واقدی نے نقل کی ہے۔

عارف باللہ حضرت امام احمد بن محمد بن محمد طوسی الغزالی نے ''جواز سماع مع مزامیر'' پر عربی میں ایک بڑا مفید رسالہ بَوَارِقُ الالمَاعَ فِی تَکْفِیرِ مَنْ یَحْرِمُ السَّمَاعِ تحریر کیا ہے۔ امام احمد غزالی نے اس رسالہ میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ سماع مزامیر کے ساتھ جائز ہے۔ اس رسالہ کا اردو ترجمہ مولانا حکیم محمد محسن فاروقی رئیس بچھراؤں ضلع مرادآباد یوپی نے کیا اور اس کا نام ''رسالہ جواز سماع'' رکھا۔ اس رسالہ پر فاضل اجل مولانا محمد طیب مکی پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور نے تقریظ لکھی ہے۔ یہ رسالہ ستمبر ۱۹۰۲ء میں حافظ احمد علی خاں شوق منصرم کتب خانہ ریاست رامپور و مالک مطبع احمدی لنگر خانہ رامپور کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ اس رسالہ سے چند اقتباسات نقل کئے جا رہے ہیں تا کہ لوگ سماع کے بارے میں جان سکیں کہ ''سماع مع مزامیر'' جائز ہے۔

حضرت امام احمد غزالی لکھتے ہیں:

صوفیائے کرام و فقرائے باصفا جو راگ سنتے ہیں اور قوال جو حقانی اشعار گاتا ہے اور مضامین توحید سناتا ہے ان کو اس لئے سنتے ہیں کہ دل میں رقت پیدا ہو اور دقائق حقائق و اسرار حقیقت پر مطلع ہوں۔ حجابہائے کشف درمیان سے اٹھیں اور خیالات لطیف سے بہریاب ہوں۔

(رسالہ جواز سماع ص ۲)

Marfat.com

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ یعنی اللہ تعالیٰ بناوٹ میں جو چیز چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے۔ بعض مفسرین نے اس موقع پر لفظ ''خلق'' کے معنی صوت حسن یعنی اچھی آواز کے لکھے ہیں کہ اس میں خدائے تعالیٰ جیسی چاہتا ہے زیادتی پیدا کرتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَن لَم یتغن بالقرآنِ فَلَیسَ مِنا یعنی جو شخص قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ نہ پڑھے اس کا شمار ہم میں نہیں ہے۔ دوسری جگہ فرمایا ہے زَیِّنُوا القُرآنَ بِاَصواتکم یعنی اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو۔ بہر کیف اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ نغمہ ہائے موسیقی یا یوں کہو کہ تال سُر کے ساتھ آواز بلند کرنا انسان کا مطلوب و محبوب ہے۔ فقراء اور اہل حال وقال میں جو راگ یا سماع مروج و متعارف ہے اس میں تین چیزوں کی ضرورت ہے۔

(۱) زمان (۲) مکان (۳) اخوان

(۱) زمان

سماع کا وقت وہ ہونا چاہئے جس وقت سننے والوں کے قلوب صاف مجلی ہوں اور ان کا مقصد راگ سننے سے یہ ہو کہ اس کے ذریعہ سے اجتماع حواس ہوگا اور ہمارا ظاہر حظوظ نفسانیہ سے پاک ہوگا اور باطن جو برے خیالات سے آلودہ رہتا ہے اس کا تزکیہ ہوگا اور توجہ پورے طور پر حضور قلب کے ہم اس قابل ہونگے کہ حضرت جل وعلیٰ کی حضوری وخوشنودی حاصل کر سکیں جس سے اعلیٰ کوئی مرتبہ انسان کے لئے نہیں ہے اور اسی لئے انسان پیدا کیا گیا ہے تو جب اس درجہ صفائی قلب و تجرد علائق کا وقت ہو اور صاحب دلان پاک سرشت ایک جگہ جمع ہوں اور انکی غرض بھی سوائے تقرب ذات کے اور کچھ نہ ہو تو ضرور ہے کہ ایسے وقت اور ایسے اجتماع سے اصحاب نظر کے انوار قلوب ایک دوسرے پر منعکس ہونگے اور نور و سرور برابر ترقی کرے گا۔ ہر ایک تجلیات حقیقی سے مستفیض و منور ہوگا اور بہت سے پردے اُٹھ جائینگے بعینہٖ یہی حال جنت میں اہل جنت کا ہوگا۔ (رسالہ جواز سماع ص ۸)

Marfat.com

(۲) مکان

سماع کے لئے بہتر ومناسب ایسا مکان ہے جو تخلیہ کا ہو تا کہ طبیعت منتشر نہ ہونے پائے یا خانقاہ ہو۔ سچ پوچھو تو سب سے بہتر مسجد ہے کیونکہ مسجد عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے اور قلب ایک ایسی چیز ہے جو معرفت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور انوار ایزدی کا محل وجائے نزول ہے تو جب کوئی صاحب دِل صرف اس لئے مسجد میں بیٹھ کر سماع میں متوجہ ہو کہ دل میں نور بڑھے اور نفس مجلی ومصفی ہو تو ظاہر ہے کہ نہایت مناسب ہوگا بمقابلہ اس شخص کے جو حضور قلب تو رکھتا نہیں اور نماز پڑھنے مسجد میں آوے۔ اس بزرگ کا سماع زیادہ بہتر ہوگا۔ قاعدہ ہے کہ جو مقامات عبادت ہوتے ہیں ان پر تجلیات عالم غیب سے نازل ہو اکرتے ہیں جیسا کہ اصطبل کو جو ہر قسم کی نجاست وغلاظت کی جگہ ہے مسجد بنالیا جاتا ہے تو ایک طرح کی عظمت وشان اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔

پس جس وقت اہل صفا وپاک باطن لوگ مکان عبادت میں جمع ہوئے اور اس اجتماع سے انکا مقصد بھی یہی ہے کہ ایک دوسرے کی صفائی قلوب میں ترقی کرے اور تجلیات وانوار سے زیادہ مشرف ہو، دل ونفس کا تزکیہ ہو خصوصاً اس مکان کی فضیلت کا بھی اثر حاصل کرے تو ضرور ہے کہ ان کے احوال میں کافی تغیر ہوگا اور روشنی باطن کا بہت فائدہ اس جگہ کی خصوصیت سے ان کو پہنچے گا۔ لہٰذا مسجد میں سماع زیادہ موجب خیر وبرکات ہوگا بہ نسبت کسی دوسری جگہ کے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسجد پرہیزگار کا گھر ہے سوان صاحبوں سے زیادہ پرہیزگار و مستحق قیام کون ہو سکتا ہے۔ (رسالہ جواز سماع ص ۱۱)

(۳) اخوان

ایک تو اخوان مطلق جو کلمہ کے شریک ہیں اور بفحوائے اِنَّمَا الْمُوْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ سب بھائی ہیں۔ اہل اللہ کو ان عام بھائیوں کی صحبت تو بالکل روا نہیں ہے۔ صرف اتنی دیر کی

Marfat.com

اجازت ہے کہ ان کے نفع کی کوئی بات انہیں بتا دی جائے۔ اس سے زیادہ مجالست مناسب نہیں۔ دوسرے اخوان ارادت و محبت۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ہیں تو عوام میں داخل مگر فقراء سے محبت رکھتے ہیں۔ اپنے جان و مال سے اہل اللہ کی خدمت کرتے ہیں اور آرام دیتے ہیں تا کہ وہ باطمینان تمام اپنے اشغال واذکار میں مصروف رہ سکیں اور فکر معاش ان کے نیک وضروری کام میں حارج نہ ہو۔ ایسے لوگ بھی اگر چہ ان کے ہم مشرب نہیں ہیں لیکن چونکہ محب ومعتقد ہوتے ہیں ان کی صحبت جائز ہے۔ اس لئے بوجہ ارادت واعتقاد کے وہ لوگ ان بزرگوں کے پاس بیٹھ کر کچھ نہ کچھ حاصل کرینگے۔ (رسالہ جواز سماع ص ۱۲)

اخوان الصفا

یہ وہ لوگ ہیں جو ارباب ذوق وشوق واصحاب وجد وشہود کہلاتے ہیں جن کے دل صاف ومنور ہیں اور واصل بخدا ہیں۔ فقراء کو ایسے لوگوں کی مصاحبت ومجالست خصوصاً سماع میں واجب ہے جیسا کہ لڑائی کے وقت ہتھیار لگانا واجب وضروری ہے۔ مریدوں کو ایسے بزرگوں کی خدمت میں جانا ثواب ہے اور جو لوگ ان صاحبوں سے محبت رکھتے ہیں ان کے لئے بھی بہت بہتر ہے گو وہ خود کچھ نہ ہوں اس لئے کہ حرکات وسکنات میں اہل کمال سے مشابہت پیدا کرنا بھی اچھی بات ہے۔ حضورﷺ نے فرمایا جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت پیدا کرے اس کا شمار اسی (۱) قوم میں سے ہوتا ہے اور جو کسی جماعت سے محبت رکھے گا اس کا حشر اس کے ساتھ ہوگا۔

قرآن شریف میں آیا ہے وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ منافقوں کے بیان میں فرمایا ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ ان میں کوئی خیر و بہتری جانتا تو انہیں سناتا حق اور حکمت ونصیحت کی باتیں۔ اب یہ سنانا عام ہے کہ قرآن سناتا یا حدیث یا اشعار بحوائے اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً اشعار میں بھی حکمت کی باتیں ہوتی ہیں۔ اس آیت کے مضمون سے

---

(۱) مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

Marfat.com

صاف ظاہر ہے کہ جس شخص میں خدا نے خیر نہ سمجھی اسے حکمت ومعرفت وغیرہ امور خیر نہیں سنائے۔ لہٰذا جو خیر وحق اشعار حقانی میں ہے (جو سماع میں گائے جاتے ہیں) ان سے بھی اسے محروم رکھے گا اور ایسا ہی شخص سماع سے انکار کرسکتا ہے جسے سماع میں کوئی خیر وحکمت وغیرہ فوائد محسوس نہ ہوں۔ اگر کوئی گانا سننے، دف سننے، اور خوش آوازیوں سے محظوظ ہونے سے انکار کرے اور اسے برا سمجھے تو فی الحقیقت وہ سنت کا خلاف کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ سنت کی مخالفت کا اعتقاد بھی کفر ہے۔

جوازِ سماع

بخاری ومسلم کی حدیث ہے(۱) ربیع بنت معوذ بن عفراء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور میرے بچھونے پر تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی دف بجا رہی تھیں اور اپنے بزرگوں کے متعلق جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے اشعار گا رہی تھیں ایک شعر یہ تھا

قارب اقوام ببدر قة ثهمد بضرب وطعن والسيوف المهند

گاتے گاتے ایک لڑکی نے یہ مصرع پڑھا(۲) وفينا نبي يعلم مافي غد (یعنی ہم میں ایک نبی ہیں اور وہ ایسے ہیں جو کل کا حال جانتے ہیں) یہ مصرع حضرت نے سن کر اس سے فرمایا اس مصرع کو مت پڑھو اور وہی کہتی رہو جو پہلے سے کہتی تھیں۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لڑکیوں سے گانا اور اشعار مع دف سنے (رسالہ جواز سماع ص ۱۲۔۱۳۔۱۴)

---

(۱) عن الربيع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجلس على فراشي و عندي جويريتان يضربان بالدف ويند بن من قتل من آبائهن يوم بدر فقالت احدهما وفينا نبي يعلم ما في غدا فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دعي هذا قولي ما كنت تقولين وكان الشعر تحارب اقوام يرقه ثهمد بضرب وطعن والسيوف المهند فعد لت.

(۲) احدهما الى قولها وفينا نبي يعلم مافي غد (پ ۲۳ س الزمر آية ۱۷-۱۸ ركوع ۱۶)

Marfat.com

وفی مسند احمد ان الحبشه کانوایدفون بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ویر قصون ویقولون محمدعبد صالح فقال صلی الله علیه وسلم مایقولون قال یقول محمد عبد صالح (۱)

یعنی مسندِامام احمد میں ہے کہ حبشی لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دف بجار ہے تھے اور رقص کرر ہے تھے اور یہ الفاظ کہتے جاتے تھے محمد عبد صالح آپ نے کسی سے دریافت فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہیں عرض کیا گیا محمد عبد صالح کہتے ہیں۔ یہ حدیث صراحۃً اس پر دلالت کرتی ہے کہ رقص دیکھنا اور غنا مع دف کے سننا جائز ہے۔ (رسالہ جواز سماع ص ۱۷)

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی ﷺ کان واقفا علی باب بیتی والحبشة یلعبون بحرابهم فی المسجد وانا انظر الی لعبهم۔ یعنی بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر کے دروازے پر تشریف فرما تھے، حبشی لوگ اپنے نیزوں سے مسجد میں کھیل رہے تھے اور میں ان کا کھیل دیکھ رہی تھی۔ پس جب کہ کھیل مسجد میں اور شارع علیہ السلام کے سامنے جائز ہوا تو دوسرے موقعوں پر بدرجۂ اولیٰ جائز ہوگا (رسالہ جواز سماع ص ۱۹)

ہم ایک آیت اور پیش کرتے ہیں فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ یعنی اے پیغمبر ہمارے ان بندوں کو خوشخبری سنادو جو کلام کو کان لگا کر سنتے اور اسکی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہدایت دی ہے اور یہی (لوگ) عقل سلیم بھی رکھتے ہیں۔ اس میں لفظ قول آیا ہے جو عام ہے کہ قرآن ہو یا حدیث یا حکایت صالحین یا کوئی اشعار سنے۔ یہاں خدائے تعالیٰ نے اس شخص کو عقل مند و ہدایت پذیر فرمایا ہے جو کوئی قول سنے اور اس میں سے اچھی بات کی پیروی کرے۔ (رسالہ جواز سماع ص ۲۱)

---

(۱) ایک روایت میں حدیث کے یہ الفاظ ہیں: کانت الحبشه یرفنو بین یدا النبی صلی الله علیه وسلم ویرقصون ویقولون محمد عبد صالح حبشی حضور کے سامنے رقص کرتے ہوئے یہ گا رہے تھے کہ محمد عبد صالح (محمد اللہ کے صالح بندے ہیں) مسند جلد ۳ ص ۱۵۲

Marfat.com

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک انصاری عورت آپ ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ میں نے آپ کے حضور میں دف بجا کر گانے کی منت مانی ہے۔ آپ اجازت دیں تو میں جرأت کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے منت مانی ہے تو بجاؤ ان بی بی نے آپ کے سامنے دف بجا کر یہ شعر گائے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَادَعیٰ لِلّٰهِ دَاعِ

اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے عورت کا گانا اور دف بجانا سنا اور ان کو اجازت دی۔ یہ سب کے نزدیک مسلم ہے کہ نذر حرام کام کی کی جائے تو ہوتی ہی نہیں، جب منت پوری کرنے کی اجازت دی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ فعل حرام نہ تھا۔ (رسالہ جواز سماع ص ۲۲)

حضرت امام غزالی اس باب کے آخر میں لکھتے ہیں:

"ہم نے جو حدیثیں درباب اباحت سماع ودف وغنا واشعار بیان کی ہیں احاد الاصل (۱) اور مشہور الفرع (۲) ہیں۔ پس ان کا جو کوئی انکار کرے وہ فاسق ہے اور جو شخص امام ابو حنیفہ کے قول کو رسول اللہ ﷺ کے فعل پر ترجیح دے وہ بالاتفاق کافر ہے۔" (رسالہ جواز سماع ص ۲۶)

ظاہر ہے کہ کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ میں کوئی نص قطعی سماع کی حرمت میں وارد نہیں ہوئی پھر کس طرح اس کو حرام کہا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ عام لوگوں کے سماع اور رقص (کودنا اور حال لانا) کو ایسا سمجھو جیسے رسول اللہ ﷺ کے حضور حبشی لوگوں نے گایا اور ناچے اور کوئی اس کی اباحت وجواز کا مخالف نہیں۔ (رسالہ جواز سماع ص ۳۰)

آنحضرت ﷺ نے دف کے ساتھ رقص دیکھا اور حضرت عائشہ کو بلا کر دکھایا بھی ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت سے ایک حدیث ہے۔

---

(۱) احاد الاصل: وہ احادیث جنکی روایت میں ابتدا سے ایک یا دو راوی ہوں۔
(۲) مشہور الفرع: وہ حدیثیں جنکی روایت آگے جا کر باعتبار کثرت روایت حد شہرت کو پہنچ گئی ہو۔

Marfat.com

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسًا فسمعنا لغطاً وصوت صبيا ن مقام رسول الله فاذا حبشيه تزفن ولصبيان حولها فقال يا عائشه تعالي فانظر ی فجئت وموضعتِ لحى على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم وفجعلت انظر اليها۔

آنحضرت ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ شور اور بچوں کی آوازیں سنائی دیں۔ آنحضرت اُٹھ کر گئے دیکھا کہ ایک حبشی عورت ہے جو رقص کر رہی ہے اور بچے اس کے گرد جمع ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا اے عائشہ! آؤ تم بھی دیکھو۔ میں آئی اور اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر رکھ کر دیکھنے لگی۔ الجامع الاصول کے حاشیہ پر تزفن کے لفظ کی تشریح ان الفاظ میں ہیں۔ تزفن ای ترقص وتضرب بالدف یعنی تزفن کا یہ مطلب ہے کہ وہ دف بجا کر رقص کر رہی تھی۔ پھر اس حاشیہ میں اس پوری حدیث اور اس سے پہلے نمبر کی حدیث کے متعلق لکھتے ہیں وفی هذين عظيم لطف النبی صلى الله عليه وسلم بالعباد وجوازسماع اللهو بقدرالحاجة۔ ان دونوں روایتوں میں امت پر نبی ﷺ کے لطف وکرم کا ذکر ہے اور نیز ان روایتوں سے بقدر ضرورت سماع لہو (تفریحی گانے) کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

رقص کے بارے میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کا ارشاد (سیر الاولیاء کی روشنی میں):

حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا کہ رقص کرنا اسی وقت اچھا ہے جب کہ بے اختیار اور بے قرار ہو کر کرے اور سلطان عشق اس قدر غالب آجائے کہ اگر وجد نہ کرے تو اسے نقصان کا اندیشہ ہو۔ نیز فرمایا بدایوں میں ایک واعظ وناصح تھا اس سے پوچھا گیا کہ سماع ورقص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا اتنا جانتا ہوں کہ جو بے خود ہوتا ہے وہ گرم توے پر رقص کر سکتا ہے۔ (سیر الاولیا۔ امیر خورد کرمانی اردو ترجمہ لاہور) میں نے

Marfat.com

(امیر خورد کرمانی) سلطان المشائخ کے دست مبارک کا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ بعض پر سماع میں ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ انہیں سدھ بدھ نہیں رہتی اور بعض پر گو حالت طاری ہوتی ہے لیکن وہ اس حالت سے مغلوب نہیں ہوتے اور کمال بھی یہی ہے کہ سماع میں مغلوب نہ ہو۔ بعض سماع میں اس قدر بے خود ہو جاتے ہیں کہ اگر ان کے پاؤں میں لوہے کی میخ ٹھونک دیں تو انہیں خبر نہیں ہوتی اور بعض کی سماع میں یہ حالت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میں بھی مشغول ہوتے ہیں لیکن اگر پاؤں تلے پھول کی پتی بھی آجائے تو اس کی خبر انہیں رہتی ہے اور یہ مرتبہ کاملوں کا ہے۔

سلطان المشائخ نے فرمایا کہ سماع میں ناموزوں رقص معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ العزیز سماع میں ایک شخص کو مقرر کرتے کہ جو شخص بے اصول رقص کرے اسے مجلس سے نکال دینا۔ (سیر الاولیاء اردو ترجمہ لاہور)

حضرت سلطان المشائخ کی مجلس سماع

حضرت سلطان المشائخ کی عادت تھی کہ مجلس سماع میں شامل ہونے سے دو دن پیشتر کم کھانا کھایا کرتے۔ حضرت اشراق کے بعد مجلس سماع میں محبت و عشق کے سجادہ پر صدر مجلس بنتے۔

اس وقت مشائخ کبار مثلاً شیخ ضیاء الدین رومی۔ میرے (امیر خورد کرمانی) نانا مولانا شمس الدین دامغانی، مولانا حسام الدین، مولانا نظام الدین پانی پتی، شیخ علی زنبیلی جو زمانہ کے سجادہ اور حیدریوں کے سرحلقہ تھے۔ ان کے علاوہ خشکی و تری کے مسافر جو شہر میں موجود ہوتے اس مجلس میں حاضر ہوتے۔ جب نہاری طعام خرچ ہو چکتا تو خوش آواز قوال جو آپ کے ساتھ رہتے مثلاً حسن پیہدی کہ صورت و سیرت میں صوفی مرد تھا اور ضامت نام قوال دونوں باری باری اشعار پڑھتے۔ حسن پیہدی عجب قوال تھا شروع کرتے ہی عاشقوں کے دلوں میں آگ سی پھونک دیتا اور سنگ دلوں کو بھی اپنی جگہ سے ہلا دیتا اور وہ چکی کی طرح

Marfat.com

گردش کرنے لگتے۔ بعد ازاں صامت قوال جو علم موسیقی میں ناطق معانی تھا شعر پڑھا کرتا۔ الغرض جب سماع شروع ہوتا حضرت سلطان المشائخ پر سماع کا اثر ہوتا۔ حضرت سلطان المشائخ اپنے مقام پر سجادہ کرامت پر کھڑے ہوکر ایک گھڑی تک روتے رہتے اور آستین پر کا رومال آنسوؤں سے تر ہو جاتا تو ہنگامہ سے سماع برپا ہوتا۔ گریہ کے وقت آپ کے چہرہ مبارک پر جیسا کہ عام لوگوں میں ہوتا ہے کسی قسم کا تغیر ظاہر نہ ہوتا۔ کبھی آپ آہ یا نعرہ نہ مارتے صرف ٹھنڈا سانس بھرا کرتے۔ بعض بڑے بڑے جید عالم جو سماع کے منکر تھے حاضر مجلس ہوتے اور حضرت سلطان المشائخ کا گریہ دیکھ کر کمر ہمت باندھ کر آپ کے قدموں پر گرتے اور جس بات کا انکار کرتے تھے لب اقرار سے حضرت کی زمین بوسی کرتے۔

(سیر الاولیاء اردو ترجمہ رسالہ منادی دہلی)

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کا سماع سے عشق

شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کو سماع سے عشق تھا آپ سماع خوب سنتے تھے۔ ایک بار سماع کا ذوق ہوا کوئی قوال موجود نہ تھا۔ آپ نے مولانا بدر الدین اسحاق سے فرمایا وہ خط جو قاضی حمید الدین ناگوری (۱) نے ہمیں بھیجا ہے سناؤ۔ مولانا خطوں

---

(۱) شیخ حمید الدین ناگوری مشہور سہروردی بزرگ ہیں۔ سلسلہ نسب خلیفۂ اول امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کا نام شیخ محمد اور لقب حمید الدین ہے۔ مرید و خلیفہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے ہیں۔ آپ کا شمار شیخ الشیوخ کے اجل خلفاء میں ہے۔ زمانہ قدیم میں نام کے ساتھ لقب بھی لکھتے تھے۔ یہ لقب اتنا مشہور ہو جاتا کہ لوگ اصل نام کو بھول جاتے تھے اور لقب سے پکارتے تھے۔ مثال کے طور پر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کا نام محمد اور لقب نظام الدین ہے۔ عوام (حضرت) نظام الدین کے نام سے زیادہ جانتی ہے۔ آپ بہت بڑے عالم، عارف اور بزرگ تھے۔ آپ نے تصوف میں کئی کتابیں تصنیف کیں۔ آپ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے استاد بھی ہیں اور خلیفہ بھی۔ حضرت خواجہ قطب صاحب نے وصال سے قبل اپنے تبرکات بطور امانت آپ کے پاس رکھے۔ آپ نے حضرت قطب صاحب کے وصال کے چوتھے دن حضرت بابا صاحب کے دہلی آنے پر تبرکات ان کو پیش کیے۔ (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

Marfat.com

سے بھرا ہوا جھولا لائے اور اس میں ہاتھ ڈالا اتفاق سے وہی خط ہاتھ آیا جو قاضی صاحب کا تھا۔ مولانا نے خط سنانا شروع کیا۔ حمد و نعت کے بعد تحریر تھا "فقیر حقیر ضعیف نحیف محمد عطا کہ بندہ درویشاں است واز سرو دیدہ خاک قدم ایشاں" اتنا سننا تھا کہ حضرت بابا صاحب پر کیفیت طاری ہوگئی اور آپ وجد کرنے لگے۔

حضرت بابا صاحب کا سماع کے بارے میں فتویٰ

ایک بار آپ سے کسی نے پوچھا کہ علماء کو اس میں اختلاف ہے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ایک سماع میں جلا بھی اور راکھ ہوگیا اور دوسرا ابھی اختلاف ہی کر رہا ہے۔

حضرت محبوب الٰہی کی آرزو

مولانا علی شاہ جاندار نے دُرِ نظامی میں ایک اہم واقعہ نقل کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت محبوب الٰہی نے ایک بار فرمایا میں نے شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ روحہ کو دیکھا آپ حجرے میں تشریف رکھتے ہیں، سر برہنہ ہے، چہرہ متغیر ہے اور آپ یہ اشعار گن گنا رہے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ)

۹ رمضان المبارک ۶۴۴ھ میں وصال ہوا۔ مزار شریف درگاہ حضرت قطب صاحب مہرولی شریف میں حضرت خواجہ قطب صاحب کے پائیں اونچے چبوترے پر ہے۔ سالانہ عرس ہوتا ہے۔ قبۃ الاسلام، مدینۃ الاولیاء بدایوں شریف کے مشہور بزرگ سلطان العارفین حضرت خواجہ سید حسن شیخ شاہی روشن ضمیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المعروف بڑے سرکار اور آپ کے چھوٹے بھائی حضرت خواجہ بدر الدین شاہ ولایت المعروف چھوٹے سرکار آپ ہی کے مرید وخلیفہ ہیں۔ احقر غفرلہ نے صاحبزادہ گرامی محمد صہیب فریدی سلمہ کی ولادت سے قبل دیکھا کہ حضرت قاضی صاحب صبح صادق کے وقت غریب خانہ پر تشریف لائے ہیں اور احقر کو ایک اشرفی عنایت کی ہے۔ آپ کی آمد سے پورا گھر مثل چودھویں چاند کے روشن ہوگیا۔ سبحان اللہ علیٰ ذالک (مصنف)

Marfat.com

خواہم کہ ہمیشہ در رضای تو زیم　　خاکی شوم و زیر پای تو زیم
مقصود من خستہ زکونین توئی　　از بہر تو میرم و برای تو زیم

ترجمہ: میں صرف تیری رضا کے لئے جینا چاہتا ہوں۔ خاک میں تبدیل ہونا چاہتا ہوں تاکہ تیرے قدموں تلے جی سکوں۔
اس دنیا میں مجھ ناتواں کا مقصود و منظور صرف تو ہے۔ میری آرزو ہے کہ جیوں تو تیرے لئے اور مروں تو تیرے لئے۔

اشعار پڑھنے کے بعد آپ نے سر سجدے میں رکھ دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے یہ عمل کئی مرتبہ کیا۔ میں اسی دوران حجرے میں داخل ہو گیا۔ اپنا سر شیخ کے قدموں میں رکھ دیا۔ شیخ نے فرمایا مانگو کیا مانگتے ہو۔ میں نے دین کی دولت میں سے ایک چیز مانگ لی۔ شیخ نے عطا کر دی۔ میں بعد میں پشیمان ہوا کہ میں نے یہ کیوں نہیں مانگا کہ حالت سماع میں میری موت واقع ہو۔

مولانا علی شاہ جاندار اور حضرت قاضی محی الدین کاشانی کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا کہ میں نے درویشی میں استقامت کی درخواست کی تھی۔

فوائد الفواد (مرتبہ شیخ حسن علا سجزی) میں بھی اس واقعہ کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ افغانستان کے مشہور شاعر استاد خلیل اللہ خلیلی نے شاعرانہ انداز میں اس واقعہ کو نظم کیا ہے۔

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی سبع سنابل شریف میں اس واقعہ کو اس طرح تحریر کرتے ہیں "ایک روز مخدوم شیخ فرید گنج شکر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قرب میں مسرور تھے اسی حالت میں آپ نے ارشاد فرمایا "بابا نظام الدین اس وقت جو مانگنا چاہتے ہو مانگ لو" آپ نے دین پر استقامت کی درخواست کی۔ حضرت مخدوم شیخ فرید کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی خانقاہ میں جب کبھی قوالی ہوتی اور حضرت سلطان المشائخ پر رقت و کیفیت طاری ہوتی تو آپ افسوس کرتے کہ میں نے اپنے پیر دستگیر سے دین کے کام میں استقامت چاہی یہ کیوں نہ مانگا کہ میری جان سماع میں جائے

Marfat.com

آپ اکثر اوقات یہ شعر پڑھتے۔

از کاسہ رباب مرا نعمتی رسید　　شد آفتاب ہر کہ از وزرہ چشید

(ساز کے پیالہ سے مجھے وہ نعمت ملی ہے جس نے اس میں سے ایک زرہ چکھ لیا وہ سورج کی طرح ہو جاتا ہے) (سبع سنابل ص ۱۴۶۔۱۴۷)

حضرت محبوب الٰہی کی مجلس سماع پر حملہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی ایک دن خیمہ لگا کر سماع سن رہے تھے۔ بادشاہ کے محتسب نے چند لوگوں کے ساتھ آپ کے خیمے پر حملہ کیا اور اس کی رسیاں کاٹ دیں۔ خیمہ اپنی جگہ لگا رہا اور آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سماع میں مشغول رہے۔

خواجہ حسن نظامی دہلوی نظامی بنسری میں لکھتے ہیں:

کئی روز کے بعد حضرت نے ایک جگہ خیمہ لگا کر قوالی کی مجلس منعقد کی۔ ہم سب (راج کمار ہری دیو وغیرہ) خیمے کے اندر حاضر تھے اور قوالی ہو رہی تھی۔ حضرت اور حاضرین پر ذوق وشوق کا عالم طاری تھا۔ یکا یک بادشاہ کے محتسب قاضی ضیاء الدین سنامی اور ان کے بیٹے چند ہتھیار بند سپاہیوں کے ساتھ وہاں آئے اور زور دار لہجے میں چیخ کر کہا قوالی بند کرو۔ سلطان نے حکم دیا ہے کہ تلوار کے زور سے اس خلاف شریعت کام کو روکا جائے۔ حضرت اور حاضرین مجلس نے توجہ نہ کی۔ قاضی صاحب کے لڑکوں نے خیمہ کی رسیاں کاٹ دیں۔ انہوں نے دیکھا کہ رسیاں کاٹنے کے باوجود خیمہ اپنی جگہ بدستور قائم ہے۔ قاضی صاحب نے چیخ کر کہا مولانا نظام الدین! تم مجھے اپنی کرامت دکھاتے ہو؟ میں جانتا ہوں کہ تم خدا کے مقبول بندے ہو مگر اس وقت تم ایک گناہ کر رہے ہو اور میں گناہوں کے مٹانے کے لئے بادشاہ کی طرف سے مقرر ہوں۔ یہ سن کر آپ نے دونوں ہاتھ اوپر کئے اور قوالی بند کرا دی۔ اس کے بعد قاضی صاحب سے فرمایا میں نے کوئی کرامت نہیں دکھائی۔ میں قوالی کے ذریعہ ساتھیوں کے ساتھ خدا کو یاد کر رہا تھا اور خدا نے ہی اس خیمہ کو رسیوں کے

Marfat.com

بغیر قائم رکھا ہے۔ میری کرامت کا اس میں دخل نہیں ہے۔ یہ جواب سن کر قاضی صاحب اور ان کے لڑکے واپس چلے گئے اور حضرت نے قوالوں کو حکم دیا کہ گانا شروع کریں چنانچہ پھر قوالی ہونے لگی۔(۱)

قاضی صاحب کی بیماری

دوسرے دن حضرت کو معلوم ہوا کہ قاضی صاحب کے دونوں بیٹے گھر جا کر کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو کر مر گئے اور قاضی صاحب بھی اسی مرض میں مبتلا ہیں اور سخت بیمار ہیں۔ حضرت نے حکم دیا کہ میں قاضی صاحب کی عیادت کے لئے جاتا ہوں تم سب بھی چلو۔ ہم سب قاضی صاحب کے گھر عیادت کے لئے پہنچے۔ قاضی صاحب نے اپنے خادموں سے کہا میرا عمامہ لے جاؤ اور گھر کے دروازے سے میرے پلنگ تک بچھا دو اور حضرت سے عرض کرو اس عمامہ پر حضرت پاؤں رکھتے ہوئے تشریف لائیں۔ حضرت نے وہ عمامہ اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا اور فرمایا یہ شریعت کا عمامہ ہے میں اس پر پاؤں نہیں رکھ سکتا۔ حضرت قاضی صاحب کے پلنگ کے پاس کچھ دیر کھڑے رہے۔ قاضی صاحب کو ہوش نہ تھا وہ سکرات میں مبتلا تھے۔ حضرت باہر تشریف لائے اور پالکی پر بیٹھ کر خانقاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ پالکی تھوڑی دور آگے بڑھی تھی کہ قاضی صاحب کا خادم بھاگا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ قاضی صاحب نے انتقال فرمایا۔ حضرت نے اتنا سن کر فرمایا ''ایک ذات حامی شریعت بود افسوس آں ہم نہ ماند۔'' ایک ذات شریعت کی حمایت کرنے والی تھی افسوس وہ بھی نہ رہی۔(۲)

---

(۱) نظامی بنسری ص ۳۰۲-۳۰۳۔ یہ کتاب خواجہ صاحب نے راج کمار ہری دیو جس کا حضرت نے احمد ایاز نام رکھا تھا کی فارسی کتاب چہل روزہ اور دوسری کتب کی مدد سے لکھی ہے۔

(۲) نظامی بنسری ص ۳۰۴

Marfat.com

بادشاہ کا حکم اور حضرت کا جواب

دو تین دن بعد سلطان غیاث الدین تغلق کا حکم حضرت کے پاس آیا چونکہ آپ سماع (گانا) سنتے ہیں اور گانا شریعت میں حرام ہے۔ اس واسطے آپ میرے دربار میں آیئے اور میرے حاکم شرع (مفتیِ اعظم) سے شہر کے سب علماء کے سامنے اور میری موجودگی میں بحث کیجئے۔ اگر آپ نے گانے کا جواز ثابت کر دیا تو ہم سب بھی گانا سننا شروع کر دیں گے ورنہ آپ کو اس گناہ سے توبہ کرنی ہوگی۔ میرے حضرت نے اس حکم کے جواب میں بادشاہ کو تحریر بھیجی کہ میری اور میرے بزرگوں کی عادت یہ رہی ہے کہ ہم کبھی کسی بادشاہ کے پاس نہیں گئے ہیں۔ نہ بادشاہوں کو اپنے پاس آنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن یہ دربار چونکہ شریعت کا دربار ہے اس واسطے میں اکیلا اس دربار میں آؤں گا اس شرط کے ساتھ کہ اگر بادشاہ وہاں ہو تو وہ اہل علم سے اونچی جگہ نہ بیٹھے۔ سب لوگ زمین کے فرش پر مساوی حالت میں نشست کریں۔ اس تحریر کا جواب بادشاہ نے بھیجا کہ مجھے یہ شرط منظور ہے اور میں آپ سب کے ساتھ خاک کے فرش پر بیٹھوں گا۔ چنانچہ دوسرے دن حضرت گھوڑی پر سوار ہو کر تغلق آباد تشریف لے گئے۔ جہاں بادشاہ نے نیا شہر بنانا شروع کیا ہے۔ حضرت نے حکم دیا کہ کوئی آدمی میرے ساتھ اس دربار میں نہ جائے ورنہ یہ کہا جائے گا کہ نظام الدین مریدوں کے ہجوم کے ساتھ یہاں آیا اور اس نے مفتیِ اعظم کو مرعوب کر دیا۔ ہم سب غلاموں نے ہر چند التجائیں کیں کہ ہم سب مجلس سے باہر رہیں گے ہم کو وہاں جانے کی اجازت دی جائے مگر حضرت نے ان التجاؤں کو قبول نہ فرمایا۔(۱)

مناظرہ سماع

حضرت محبوب الٰہی خواجہ اقبال کے ساتھ گھوڑی پر سوار ہو کر بادشا کے دربار میں پہنچے۔ بادشاہ فوجی افسروں کے ساتھ بیچ میں بیٹھا ہوا تھا۔ دائیں طرف علماء کی جماعت تھی

---

(۱) نظامی بنسری ص ۳۰۵

Marfat.com

جس میں حاکم شرع (مفتی اعظم) بیچ میں بیٹھے تھے۔ بائیں صف میں حضرت محبوب الٰہی اکیلے بیٹھے تھے۔ مجمع کثیر تھا۔ حضرت کے کچھ مریدان مثل حضرت مولانا فخر الدین زرادی، مولانا سید امام، مولانا سید رفیع الدین، اور مولانا احمد ایاز آپ کی محبت میں آپ سے چھپ کر دربار میں پہنچے اور اس طرح حضرت کے پیچھے بیٹھے کہ حضرت کو خبر نہ ہو۔ جب سب لوگ آگئے بادشاہ نے مفتی اعظم سے کہا مناظرہ شروع کیجئے۔ مفتی صاحب نے پوچھا آپ کا نام مولانا نظام الدین ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ مفتی صاحب نے پوچھا کیا آپ مسلمان ہیں؟ آپ نے جواب دیا الحمد للہ میں مسلمان ہوں۔

مفتی صاحب نے سوال کیا کیا آپ حنفی ہیں۔ آپ نے جواب دیا ہاں میں امام ابو حنیفہ کی تقلید کرتا ہوں اور حنفی ہوں۔ مفتی صاحب نے پوچھا کیا آپ گانا سنتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا ہاں میں گانا سنتا ہوں۔ مفتی صاحب نے پوچھا اس گانے میں مزامیر (باجے) بھی ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کبھی ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے۔ مفتی صاحب نے پوچھا وہ گانا گھر کے اندر مخفی طریقے سے ہوتا ہے؟ حضرت نے جواب دیا گھر اندر بھی اور مجلس عام میں بھی دونوں طرح سنتا ہوں۔ مفتی صاحب نے کہا کوئی دلیل گانے سننے کے جواز میں آپ کے پاس ہے؟ آپ نے فرمایا بخاری شریف میں صحیح حدیث موجود ہے، اس کے بعد آپ نے حدیث پڑھی جس کا مطلب یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے مدینے کے انصار کی لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں اور آنحضرت ان کا گانا سن رہے تھے۔ اتنے میں حضرت عمر وہاں آگئے اور انھوں نے لڑکیوں کو گانے سے روکا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا ان لڑکیوں کو گانے بجانے سے نہ روکو کہ آج ان کی عید کا دن ہے اور ہر قوم کا ایک عید کا دن ہوتا ہے۔ یہ حدیث سن کر مفتی اعظم نے کہا "ترا حدیث چہ کار تو کہ مشرب ابو حنیفہ می داری قول ابو حنیفہ بیار۔" یعنی تم کو رسول کی حدیث سے کیا واسطہ تم حنفی ہو اور ابو حنیفہ کا مشرب رکھتے ہو ابو حنیفہ کا قول دلیل میں پیش کرو۔ حضرت نے جواب دیا "سبحان اللہ! من کہ قول رسول می آرم تو می گوئی کہ قول امتی بیار ابو حنیفہ کہ بود کہ

Marfat.com

من قول او بمقابلۂ قول رسول می آرم“

ترجمہ: ”سبحان اللہ! میں رسول اللہ ﷺ کا قول پیش کرتا ہوں اور تم ایک امتی کا قول مانگتے ہو۔ ابو حنیفہ کون تھے جن کا قول رسول کے قول کے مقابلے میں پیش کروں“ جو قوم رسول کے قول کے مقابلے میں ایک امتی کا قول مانگتی ہے وہ اس سے نہیں ڈرتی کہ وہ قوم جلاوطن ہو جائے اور وہ قحط میں مبتلا ہو اور اس کا شہر برباد و ویران ہو جائے۔ یہ سن کر مفتی اعظم اور شیخ زادہ فرجام نے بادشاہ اور حاضرین کو اشتعال دلانے کے لئے کہا یہ شخص ناصر فقہ حنفی اور حامی شریعت بادشاہ کی موجودگی میں امام ابوحنیفہ کی توہین کرتا ہے اس کو حکم دیجئے کہ گانا سننے سے توبہ کرے۔ حضرت نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر فرمایا آپ کو ایسا غلط حکم نہ دینا چاہئے۔ حاکم شرع نے کہا اپنے اختیارات سے کام لے کر تمہیں روکوں گا۔ حضرت نے فرمایا چند روزہ اختیارات پر گھمنڈ نہ کرو وہ جلد فنا ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بارہ روز کے بعد مفتی اعظم اپنے عہدہ سے معزول کر دیئے گئے۔

بادشاہ نے مفتی اعظم اور شیخ زادہ فرجام سے کہا شور و غل نہ کریں اور شیخ کی دلیل کا جواب دیں۔ یکا یک بادشاہ کو خبر دی گئی کہ شیخ بہار الدین زکریا ملتانی کے پوتے شیخ علیم الدین سہروردی تشریف لائے ہیں۔ بادشاہ ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا۔ حضرت بھی ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ شیخ علیم الدین سہروردی نے پہلے حضرت سے مصافحہ کیا اور حضرت کے پاس بیٹھ گئے۔ بادشاہ نے شیخ سے کہا اس وقت شیخ نظام الدین بدایونی کو مناظرہ کے لئے بلایا گیا ہے۔ آپ ابھی حج کر کے آئے ہیں اور آپ نے اسلامی ملکوں کی سیاحت بھی کی ہے۔ مجھے بتایئے کہ وہاں آپ نے کیا دیکھا۔ شیخ علیم الدین نے جواب دیا میں نے وہاں دیکھا کہ بعض مشائخ گانا (سماع) سنتے ہیں اور بعض نہیں سنتے ہیں۔ بادشاہ نے سوال کیا کیا ان اسلامی ملکوں کے بادشاہ مشائخ کو گانا سننے سے روکتے ہیں یا نہیں؟ شیخ نے جواب دیا کسی اسلامی ملک میں کسی مسلمان بادشاہ کو گانے سے روکتے نہیں دیکھا اور میری ذاتی رائے بھی یہی ہے اور میں نے اس پر ایک کتاب بھی لکھی ہے کہ:

Marfat.com

جو لوگ ذوق قلب سے گانا سنتے ہیں ان کے لئے جائز ہے اور جو لوگ ہوس نفس سے سنتے ہیں ان کے لئے ناجائز ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے لِاَهْلِهٖ حَلَالٌ وَلِغَیْرِهٖ حَرَامٌ جو سننے کے اہل ہیں ان کے لئے حلال ہے اور جو اس کی اہلیت نہیں رکھتے ان کے لئے حرام ہے۔ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ شیخ نظام الدین بدایونی اور ان کے مرید اور خلفاء ذوق قلب سے گانا سنتے ہیں اس لئے ان کے لئے سننا جائز ہے۔ بادشاہ نے یہ سن کر کہا میں حکم دیتا ہوں کہ شیخ نظام الدین بدایونی اور ان کے مریدوں کو اور ان کے خلفاء کو سماع سننے اور سماع کی مجلس کرنے سے میری حکومت کا کوئی آدمی نہ روکے۔ (۱)

ہنوز دلی دوراست

سلطان غیاث الدین تغلق حضرت کا مخالف تھا، اس نے بنگالہ سے حضرت کے نام ایک خط قاصد کی معرفت بھیجا تھا جس میں لکھا تھا کہ میں نہیں چاہتا کہ دہلی آنے کے بعد ایسے شخص کو دیکھوں جو حنفی ہے اور امام ابوحنیفہ کی فقہ کے خلاف سماع مزامیر سے سنتا ہے اور سماع کی محفلیں منعقد کرتا ہے۔ حضرت کو یہ خط خواجہ سید محمد امام نے سنایا آپ نے فرمایا اس خط کی پیشانی پر لکھ دو "ہنوز دلی دوراست" (ابھی دلی دور ہے) اور خط قاصد کو واپس دیدو کہ وہ بادشاہ کو بنگالہ پہنچادے۔ بادشاہ نے اس سے قبل باؤلی بنانے کے لئے مزدوروں کو منع کیا تھا۔ جب بادشاہ بنگالہ کی فتح سے دہلی واپس آرہا تھا اس کے استقبال کے لئے شہزادہ نے شہر سے باہر تین کوس کے فاصلے پر موضع افغان پور میں لکڑی کا شاندار محل تعمیر کرایا۔ بادشاہ محل دیکھ کر بہت خوش ہوا، جب شہزادہ نے بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے لئے نذر کے ہاتھی پیش کئے تو لکڑی کا محل وزن برداشت نہ کرسکا اور گر گیا۔ بادشاہ، اس کا بیٹا اور ولی عہد کے مخالف امیر سب دب کر مر گئے، اس طرح بادشاہ دہلی شہر کا منھ نہ دیکھ سکا اور حضرت کا فرمان 'ہنوز دہلی دوراست' صحیح ثابت ہوا۔ (۲)

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

---

(۱) نظامی بنسری ص ۳۰۶-۳۱۰

(۲) نظامی بنسری ص ۳۴۰-۳۴۱

Marfat.com

مُبَاحٌ لِاَهْلِه کا بصیرت افروز واقعہ

حضرت میر عبدالواحد چشتی بلگرامی نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف سبع سنابل میں حضرت قاضی حمید الدین ناگوری مرید وخلیفہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کا بصیرت افروز واقعہ لکھا ہے۔ یہ واقعہ اہل بصیرت کے لئے نصیحت ہے فَاعْتَبِرُوْا يَااُولِي الْاَبْصَارِ۔ اے بصیرت والو! نصیحت حاصل کرو۔ میر عبدالواحد چشتی لکھتے ہیں:

"قاضی حمید الدین راستے میں جارہے تھے۔ ایک چڑیا کو دیکھا کہ اس کی چونچ میں بارہ سوراخ ہیں اور ہر سوراخ سے جدا جدا آواز آتی ہے۔ آپ نے جب اس کی آواز سنی تو مدہوش و بے خود و مست ہو کر رقص کرنے لگے۔ (۱) حضرت خضر علیہ السلام حاضر تھے۔ جب قاضی حمید الدین رقص سے فارغ ہوئے خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا یہ رقص جو آپ

---

(۱) قطب سہرسا حضرت شاہ جعفر علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ کا سماع سے متعلق واقعہ احقر غفرلہ سے مولوی محمد اکمل اشرفی مرید حضرت مولانا شاہ مصطفٰے اشرف کچھوچھوی (صاحبزادہ وخلیفہ حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں) نے بیان کیا کہ میں حضرت قطب سہرسا کے ساتھ سفر میں تھا۔ راستہ میں ایک باغ سے پپیہا کے بولنے کی آواز آئی، آپ پپیہا کی آواز سن کر بیخود و مست ہوگئے۔ بہت دیر تک کیفیت طاری رہی۔ کیفیت کے دوران اکثر آپ وجد فرماتے۔ مولوی محمد اکمل اشرفی نے یہ بھی کہا کہ جب آپ کے دادا حضرت قطب سہرسا کا وصال ہوا اس وقت میں مالدہ بنگال میں حضرت مولانا شاہ مصطفٰے اشرف کے ساتھ سفر میں تھا۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت قطب سہرسا تشریف لائے اور کہا اکمل! آج ہمارا فاتحہ سوئم تھا، یہ فیرینی فاتحہ کی ہے، کھاؤ۔ صبح کو میں نے حضرت پیرو مرشد سے خواب کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا شاہ صاحب اس علاقے کے قطب تھے، ان کا وصال ہوگیا ہے۔ چلو فاتحہ خوانی کے لئے سربیلہ چلیں۔ یہ واقعہ مولوی محمد اکمل اشرفی نے حاجی عبدالرؤف مرحوم کے بنگلے پر ان کی موجودگی میں بیان کیا۔ اس کے بعد حاجی صاحب نے آپ کے کئی واقعے بیان کئے جس سے آپ کی بزرگی کی شان نمایاں ہو رہی تھی۔ اسی دوران ظہر کی اذان ہوگئی۔ حاجی صاحب ضروریات کے لئے چلے گئے اور ہم لوگ خانقاہ آگئے۔ حاجی صاحب کبھی عم محترم اور کبھی چچا کہہ کر آپ کا ذکر کرتے تھے۔ حضرت شاہ مصطفٰے اشرف صاحب فرمایا کرتے تھے کہ شاہ صاحب خوشبو ہیں۔ مفتی محمد قاسم صاحب ساکن ہریوہ ضلع سہرسا بہار نے عرس

(باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

Marfat.com

نے کیا اور یہ سماع جیسا کہ آپ نے سنا آپ سے پہلے لوگوں نے بھی سنا ہے؟ قاضی حمیدالدین پر سماع کا کیف طاری تھا۔ حضرت خضر سے فرمایا کہ کہیں سے قوالوں کو موجود کیجئے تاکہ ہم سماع سنیں۔ خواجہ خضر نے فرمایا کہ جب سے خواجہ جنید بغدادی نے توبہ کی اور اللہ کی رحمت سے واصل ہوئے اسی روز سے بغداد میں سماع ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ جو شخص سماع سنتا ہے اسے پھانسی پر چڑھاتے اور قوالوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ لیکن خاندان چشت میں خواجہ جنید بغدادی کے بعد خواجہ ناصرالدین چشتی اور خواجہ قطب الدین مودود چشتی نے سماع سنا ہے اور خواجہ عثمان ہارونی نے بھی سنا ہے۔

قاضی حمیدالدین نے سات غلام خوش الحان بازار سے خریدے انہیں اپنی غزلیں یاد کرائیں اور وہ سب غلام ان غزلوں کو دلکش و بلند آواز سے پڑھنے لگے۔ قاضی حمیدالدین سماع سنتے اور رقص کرتے۔ جو مفتیانِ وقت معترض ہوئے اور کہا کہ سماع شرعاً ممنوع ہے۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ کا)

حضرت قطب سہرسا کے موقع پر تقریر کے دوران فرمایا کہ میرے والد ملاج لدینہ مرفی نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں اور پیر و مرشد حضرت مصطفیٰ اشرف صاحب ربوہ سے بیل گاڑی پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ کچھ دور چلنے کے بعد حضرت نے فرمایا بیل گاڑی روکو، خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔ ہم نے اِدھر اُدھر دیکھا کہیں سے خوشبو محسوس نہ ہوئی اور نہ ہی کوئی آدمی آتا دکھائی پڑا۔ ہم لوگ رک گئے، کافی دیر کے بعد دیکھا حضرت قطب سہرسا شاہ جعفر علی فریدی تشریف لا رہے ہیں۔ دونوں نے ایک دوسرے سے ملاقات کی۔ حضرت قطب سہرسا کو جس طرف جانا تھا چلے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد ہم لوگ بھی حضرت پیر و مرشد کے ساتھ چل دیئے۔ حضرت پیر و مرشد نے شاہ صاحب کا نام لے کر فرمایا یہی خوشبو تھی جو دور سے محسوس ہو رہی تھی اور جس کی ملاقات کے لئے میں یہاں رُکا تھا۔

والد حضرت عارف باللہ مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی نے آپ کا سماع کا واقعہ بیان کیا کہ آپ کسی درگاہ پر اس وقت اس کا نام ذہن میں نہیں ہے، عرس میں تشریف لے گئے۔ دورانِ سماع دیکھا کہ صاحب عرس اپنی قبر مبارک سے نکل کر آپ سے ملاقات کیلئے آ رہے ہیں۔ آپ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہوئے۔ ضعیفی کا عالم تھا، عمر شریف سو سے تجاوز کر چکی تھی۔ کیفیت کے عالم میں جیسے ہی اُٹھے، پاؤں میں لغزش ہوئی اور گر پڑے۔ گرنے سے آپ کے منہ کا آگے کا دانت شہید ہو گیا۔ یہ تھا آپ کا سماع اور مباح لاحلہ کی زندہ مثال۔ حضرت بابا فرید گنج شکر کے بارے میں بھی مشہور ہے کہ آپ کو جھینگر کی آواز پر وجد آ گیا اور اسی کیفیت میں آپ کافی دیر رہے۔

Marfat.com

جنید بغدادی نے سماع سے توبہ کی ہے۔ قاضی حمید الدین نے کہا کہ خواجہ جنید نے سماع سنا ہے اور جو بزرگ ان کے زمانے میں تھے انھوں بھی سماع سنا ہے۔ جب اہل سماع فوت ہو گئے تو آپ نے توبہ کر لی۔ لہٰذا ان کی توبہ ہم پر حجت نہیں جب کہ جنید بغدادی نے خود سماع کے مباح ہونے کا فتویٰ دیا ہے کہ جب آپ سے پوچھا گیا کہ سماع کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں تو فرمایا کہ "بندہ اللہ کے تقرب کے لئے جو کام بھی کرے وہ مباح ہے"۔

جب علماء نے دیکھا کہ قاضی حمید الدین سماع پر فریفتہ ہیں۔ اس روایت کے بموجب سماع کو از سر نو جاری کر دیں گے تو ان سے کہا کہ دہلی میں علم کی قلت ہے اور یہاں اسلام نیا نیا آیا ہے آپ کو بغداد جانا چاہئے تو قاضی حمید الدین بغداد تشریف لے گئے۔

بغداد میں اس وقت سات سو (۷۰۰) علماء اہل فتویٰ موجود تھے۔ بغداد میں قاضی حمید الدین کے ایک مرید تھے جو بڑے معزز اور صاحب ثروت تھے۔ آپ انہیں کے مکان پر فروکش ہوئے۔ مکان کا ایک حجرہ بند تھا آپ نے پوچھا اس حجرہ میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ بانسری بجانے والا میرا ایک دوست ہے جس کا یہی پیشہ ہے۔ قتل کے خوف سے ہم نے اسی حجرہ میں اسے بند کر رکھا ہے۔ قاضی حمید الدین بہت خوش ہوئے اور کہا کہ "اے بھائی! میں تو سماع کا شیدائی ہوں اس نَے نواز کو حجرہ سے نکالو اور کہو کہ بانسری بجائے" حضرت جنید کے وصال کو دو سو برس گذر چکے تھے اور کسی نے بغداد میں سماع نہ سنا تھا۔ نَے بجانے والا حجرہ سے باہر آیا اور نَے بجائی۔

قاضی حمید الدین سماع میں مدہوش ہو گئے۔ ادھر قاضی شہر اور اہل فتویٰ علماء کو اس کی خبر پہنچی۔ قاضی نے اطلاع بھیجی کہ جس شخص نے سماع سنا ہے اسے حاضر کرو۔ جب قاضی کا فرستادہ آیا اور اس نے قاضی حمید الدین کی کیفیت دیکھی تو قسم کھا کر بولا یہ شخص ضرور سماع کو دوبارہ رائج کر دے گا۔ قاضی حمید الدین کی جب وہ حالت جاتی رہی تو قاضی کے پیامبر سے کہا "اے عزیز! جاؤ اور قاضی سے کہو کہ کل مجلس کا اہتمام کریں اور علماء کو بھی بلائیں۔ حمید الدین بھی حاضر ہوگا۔ اگر حمید الدین سماع کا اہل ہوگا تو سماع سنے گا ورنہ جہاں اتنے آدمیوں کو تم نے پھانسی پر چڑھایا ہے حمید الدین کو بھی چڑھا دینا" قاضی کا فرستادہ واپس گیا اور سارا ماجرا بیان کر دیا جسے ان سب نے قبول کر لیا۔ جب قاضی علماء مفتیان شہر کا برادر

Marfat.com

بالانشیں اعلیٰ عہدیدار وغیرہ سب آ گئے تو اہل فتویٰ نے دریافت کیا کہ آپ سماع سنتے ہیں تو کیا اس دبے ہوئے فتنے کو پھر ابھار رہے ہیں؟ قاضی حمید الدینؒ نے جواب دیا کہ ہاں ہم سماع سنتے ہیں اور علمائے ثلثہ کی روایت کے مطابق سماع کو مباح کہتے ہیں۔ رہے امام اعظم تو امام اعظم کے قول پر شراب حرام ہے مگر پیاسے کو جب انتہائی پیاس میں پانی میسر نہ ہو تو شراب مباح ہے۔ اگر اس نے بوقت ضرورت (بقدر ضرورت) نہ پی تو گنہگار اور اپنے نفس کو ہلاک کرنے والا ہوگا جب کہ نفس کا ہلاک کرنا شرعاً جائز نہیں۔

اسی طرح امام اعظم کے قول کے بموجب غمزدوں اور دردمندوں کو سماع جائز ہے مگر بے فکروں اور نفس پروروں کے لئے حرام ہے۔ پھر امام شافعی کے نزدیک اگر کوئی شخص ملال قلبی (۱) کے دور کرنے کے لئے سماع سنے تو جائز ہے۔ جب کہ اہل سماع کے لئے سماع ہر ایک کے نزدیک جائز ہے۔ خواہ وہ امام اعظم ہوں یا امام شافعی۔ اہل فتویٰ علماء نے جب یہ کلمات سنے تو عرض کیا کہ ''اے قاضی حمید الدین! آپ نے جو کچھ فرمایا ہے سب کتب معتبرہ سے ماخوذ ہے مگر ہمیں اب کوئی ایسی دلیل درکار ہے جس سے معلوم ہو کہ آپ بھی دردمند ہیں کہ آپ کے دل کا ملال بغیر سماع کے شفا نہیں پا سکتا''

قاضی حمید الدین نے فرمایا مزامیر حاضر کریں۔ اتفاقاً قاضی حمید الدین کے مرید کے گھر میں بہتر ۷۲ بانسریاں اور ساز تھے سب موجود کئے گئے۔ قاضی حمید الدین نے فرمایا کہ ''اے مزامیر اگر ہمارا درد دل بغیر تمہاری آواز کے ٹھیک نہیں ہوتا تو بغیر سازندہ کے بجنے لگو''

---

(۱) ایک بار کا واقعہ ہے کہ دادا حضرت قطب سہر ساشاہ جعفر علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید پر جذب طاری ہوا اور نسبت کا فیضان بھی رک گیا جس سے انہیں قبض باطنی ہو گیا۔ یہ مرید بڑے ذاکر اور شاغل تھے۔ ایک حبس دم میں کئی سو مرتبہ اسم ذات اور نفی اثبات کا ذکر ضرب کے ساتھ کرتے تھے۔ والد حضرت عارف باللہ مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی کو خط کے ذریعہ ان کی حالت کی اطلاع ہوئی۔ آپ نے جواب میں مکتوب میں لکھا کہ بھائی صاحب سے کہو کہ سماع کا سننا ان کے لئے فائدہ مند ہوگا۔ وہ سماع سنیں اس سے ان کی جذباتی کیفیت دور ہوگی۔ نسبت کا فیضان ہوگا، قبض دور ہوگا، بسط حاصل ہوگا۔ مقام میں ترقی ہوگی اور جذب سے سلوک کی منزل میں آ جائیں گے۔ انہوں نے آپ کے مشورے پر عمل کیا، کچھ دن بعد ان کی جذباتی کیفیت دور ہوئی اور سلوک کی منزل میں آ گئے۔ سبحان اللہ علیٰ ذالک فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ (نصیحت حاصل کروائے بصیرت والو)

Marfat.com

(پھر کیا تھا) ہر ساز سے آواز آنے لگی اور تمام حاضرین مجلس حتیٰ کہ علماء اور مفتی صاحبان اور قاضی صاحبان پر حالت طاری ہوگئی اور سب رقص کرنے لگے۔ قاضی حمید الدین نے فرمایا کہ آپ تمام صاحبان سماع کو حرام کہتے تھے اب آپ نے سماع کے اسرار دیکھے اور اہل درد کے مرض کا معائنہ کیا" چنانچہ تمام علماء و مفتیان کرام نے تحریری فتویٰ دیا کہ مُبَاحٌ لِاَهْلِهٖ سماع اہل سماع کے لئے حلال ہے اور اس پر دستخط کر دیئے۔ (۱)

سیر الاقطاب میں لکھا ہے ہندوستان میں سماع کی بنا قاضی حمید الدین ناگوری نے ڈالی۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری سماع کے مضبوط ستون تھے۔ آپ کی ذات مبارک سے دہلی میں سماع کے رواج کو بڑھاوا ملا۔ آپ کی سماع کی محفل میں مشائخ وقت تشریف لے جاتے۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کی سماع کی محفل میں تشریف لے جاتے۔ سبع سنابل کی روایت کے مطابق آپ کا وصال بھی قاضی صاحب کے یہاں منعقد محفل سماع میں ہوا۔ (۲)

حضرت میر عبد الواحد چشتی بلگرامی لکھتے ہیں:

خواجہ کی وفات کے وقت ایک روز قاضی حمید الدین کی خانقاہ میں سماع تھا۔ بڑے بڑے مشائخ اور نامور علماء موجود تھے اور قوال یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر نفس (۳) از غیب جانے دیگر است

اس شعر پر خواجہ قطب الدین پر وجد طاری ہوگیا۔ آپ کھڑے ہوگئے اور نعرہ مارنا چاہا کہ قاضی حمید الدین نے خواجہ کا منہ بند کر دیا اور کہا کیا دنیا کو جلانا چاہتے ہو۔ حضرت خواجہ نے منھ بند کر لیا اور اسی وقت آپ کا تمام بدن پھنک گیا۔ ۱۴ ربیع الاوّل دوشنبہ کو

(۱) سبع سنابل صفحہ ۴۳۹-۴۴۱ اردو ترجمہ مفتی خلیل احمد خاں برکاتی

(۲) اقتباس الانوار میں مولانا محمد اکرم براسوی نے مراۃ الاسرار اور سیر العارفین کے حوالے سے روایت نقل کی ہے یہ محفل سماع شیخ علی سجزی کی خانقاہ میں منعقد ہوئی تھی۔ بہر حال یہ بات طے شدہ ہے کہ آپ کا وصال محفل سماع میں مذکورہ شعر پر ہوا تھا۔

(۳) یہ شعر حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ بعض کتب میں یہ شعر اس طرح لکھا ہے۔

کشتگانِ خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

صاحب اقتباس الانوار نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ (اقتباس الانوار ص ۴۴۲)

Marfat.com

چاشت کے وقت اور ایک روایت کے مطابق ظہر کے وقت ۶۳۵ھ (۱) میں خواجہ قطب الدین نے اپنی جان حق کو سونپ دی اور اس دارفنا سے عالم بقا کی جانب رحلت فرمائی۔(۲)

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی اور سماع

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردی کی بابت مشہور ہے کہ آپ نے سماع نہیں سنا لیکن ایسا نہیں ہے آپ نے سماع سنا ہے اور وجد بھی کیا ہے۔ جن دنوں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء، محبوب الٰہی بدایوں میں مولانا سید علاء الدین اصولی سے تعلیم حاصل کر رہے تھے انہیں ایام میں ابو بکر خراط نامی قوال پاک پٹن شریف سے ملتان اور دیگر مقامات کی سیر کرتا ہوا بدایوں آیا اس نے مولانا اصولی سے اپنے سفر کے اہم واقعات بیان کئے۔ حضرت محبوب الٰہی بھی اس وقت موجود تھے اس نے کہا کہ ملتان میں ایک عظیم بزرگ کی خانقاہ ہے ان کا نام شیخ بہاء الدین زکریا ہے وہاں بے شمار دولت ہے لیکن اس کے باوجود زہد و تقویٰ اور عبادت کا یہ عالم ہے کہ لونڈیاں آٹا گوندھتے وقت بھی ذکر میں مشغول رہتی ہیں لوگ کہتے ہیں کہ شیخ نے سماع نہیں سنا لیکن ایسا نہیں ہے شیخ نے مجھ سے سماع سنا اور میں نے عربی کے یہ اشعار گائے تو شیخ کو وجد آیا۔ سماع کے دوران شیخ نے کمرہ بند کر دیا اور چراغ گل کر دیا تھا۔ عربی اشعار یہ ہیں۔

لَقَد لَسَعَتْ حَيَّةُ الهَوىٰ كَبَدِىْ فَلَا طَبِيْبَ لَهَا وَلَا رَاقٍ
اِلَّا الْحَبِيْبُ الَّذِىْ شَغَفْتُ بِهٖ فَعِنْدَهٗ رَقِيَتِىْ وَ تِرِيَاقِىْ

(سیر الاولیاء)

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان اشعار کو صحابہ کرام کی جماعت کے ساتھ سنا اور جنبش فرمائی یہاں تک کہ آپ کی ردائے مبارک

---

(۱) بعض کتب میں آپ کی تاریخ وصال ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ مطابق ۱۲۳۵ء لکھی ہے۔
(۲) سبع سنابل ص ۲۴۷ اردو ترجمہ مفتی خلیل احمد خاں برکاتی

Marfat.com

(چادر شریف) کاندھے سے گر گئی (اصول السماع)

حضرت شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی اور سماع

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ انفاس العارفین میں لکھتے ہیں کہ میرے والد حضرت شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی نے مجھ سے فرمایا کہ ایک بار میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے گیا۔ یکا یک میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میری گناہ گار آنکھیں اور وجود اس قابل نہیں کہ اس مقدس بارگاہ میں حاضری دیں۔ اس خیال کے آتے ہی مزار مبارک سے متصل چبوترے پر رک گیا۔ اسی دوران آپ کی روحانیت جلوہ گر ہوئی اور مجھے حکم دیا کہ آگے آؤ میں دو تین قدم آگے بڑھا۔ اسی اثنا میں میں نے دیکھا کہ آسمان سے چار فرشتے ایک تخت اٹھائے ہوئے آپ کی قبر مبارک کے قریب اترے۔ معلوم ہوا کہ اس تخت پر حضرت خواجہ نقشبند ہیں دونوں بزرگوں کی ملاقات ہوئی۔ دونوں شیوخ نے خلوت میں راز و نیاز کی باتیں کیں اس کے بعد فرشتے تخت کو اٹھا کر روانہ ہو گئے۔ حضرت خواجہ قطب الدینؒ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا نزدیک آؤ میں دو تین قدم آگے بڑھا۔ آپ بار بار نزدیک آنے کے لئے فرماتے رہے اور میں آہستہ آہستہ قریب ہوتا گیا یہاں تک کہ آپ کے بہت نزدیک ہو گیا۔ آپ نے پوچھا شعر کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا **كَلَامٌ حَسَنَةٌ حُسْنٌ وَ قَبِيْحَةٌ قَبِيْحٌ** یعنی شعر بھی من جملہ دیگر کلام کے ہے اس میں جو بہتر ہے وہ اچھا ہے اور جو خراب ہے وہ قبیح ہے اس پر آپ نے فرمایا بارک اللہ۔

پھر آپ نے دریافت کیا خوبصورت آواز کے بارے میں تمہارا نظریہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا **ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ** آپ نے فرمایا بارک اللہ لیکن جب یہ دونوں باتیں (شعر اور آواز) جمع ہو جائیں پھر؟ میں نے کہا **نُوْرٌ عَلٰى**

Marfat.com

نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ آپ نے فرمایا بارک اللہ تم بھی کبھی کبھی ایک دو بیت سن لیا کرو۔ میں نے عرض کیا حضرت خواجہ نقش بند کی موجودگی میں آپ نے یہ بات کیوں نہیں فرمائی؟ آپ نے خلاف ادب یا مصلحت نہیں تھی دونوں میں سے ایک فرمایا۔ حضرت والد ماجد (شاہ عبدالرحیم) نے فرمایا عرصہ کی بات ہے صحیح الفاظ یاد نہیں رہے۔

(انفاس العارفین ص ۱۰۹۔۱۱۰)

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی اور سماع (۱)

عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ نے احیاناً مزامیر کے ساتھ غنا سنا ہے اور بغیر مزامیر کے ساتھ زیادہ سنا ہے۔ القول الجلی میں ہے کہ آپ کو شدید مرض لاحق ہوا جب مرض میں کچھ تخفیف ہوئی آپ نے گانے والے سے گانا سنا آپ پر جوش و خروش کا عالم طاری ہوا آپ نے فرمایا ہمہ اوست ہے نہ ہمہ

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی کے صاحبزادے قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر میں بدھ کے دن ۴؍ شوال ۱۱۱۴ھ مطابق ۲۱؍ فروری ۱۷۰۳ء ثانی ہال میں پیدا ہوئے اور ہفتہ کے دن ۳۰؍ محرم ۱۱۷۶ھ/۲۱؍ اگست ۱۷۶۲ء کو دہلی میں انتقال فرمایا۔ اپنے والد سے علوم کی تکمیل کے بعد مدینہ شریف تشریف لے گئے۔ شیخ ابراہیم کردی شیخ ابو طاہر مدنی اور دیگر اکابر علماء سے وہاں علم حاصل کیا۔ آپ کے علم و فضل اور بزرگی کے بارے میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی مقامات مظہری میں لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ غلام علی نقش بندی قدس اللہ سرہ نے حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلوی سے سنا کہ حضرت شاہ ولی اللہ نے طریقہ جدیدہ کا بیان کیا ہے۔ اسرار معرفت اور غوامض علوم کے بیان میں ان کی خاص طرز ہے۔ باوجود ان علوم و کمالات کے وہ علمائے ربانیوں میں سے ہیں۔ محقق صوفیا میں ان جیسا علم ظاہر و باطن کا جامع اور علوم جدیدہ کا بیان کرنے والے ایسے چند ہی افراد گزرے ہوں گے۔ مولانا عبدالحی ندوی نے نزہۃ الخواطر کی جلد چھ میں لکھا ہے کہ علامہ فضل حق فرزند علامہ فضل امام خیر آبادی الور میں تھے اور ان کے ہاتھ میں حضرت شاہ ولی اللہ کی تالیف "اِزَالَۃُ الْخِفَاءِ" تھی

Marfat.com

از دست یعنی وحدت صرفہ ہے اور بس۔ ایک شخص نے جو سماع کو حلال جانتا تھا آپ سے دریافت کیا مزامیر کی آواز میں آپ کو حسن و لذت محسوس ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا بہت لذت محسوس کرتا ہوں اگر میں کچھ وقت اس میں صرف کروں باقی اشغال سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا۔ اللہ نے مجھ کو شریعت کی پابندی کا لباس پہنایا ہے۔ لہٰذا خلاف شرع امور سے مجھ کو نفرت دی ہے۔ بدعتیوں میں بیٹھنے امردوں اور نامحرموں کے گانے سننے یا کسی غیر شریفہ عورت سے نکاح کرنے سے مجھ کو نفرت ہے۔ میری جان جاں کی فطرت اس پر ہے کہ تجلی اعظم کا نقش اس پر لگا رہے اور یہ بات رسول اللہ ﷺ سے میراث میں مجھ کو ملی ہے۔ آں حضرت ﷺ نے فرمایا سن لو اللہ نے مجھ کو اپنا خلیل بنایا ہے اور جس کو اللہ اپنا خلیل بنائے وہ غیر اللہ کو کیسے خلیل بنائے۔ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ اِتَّخَذَنِی خَلِیلًا وَمَا یَنْبَغِی لِمَنِ اتَّخَذَہُ اللّٰہُ خَلِیلًا اَن یَّتَّخِذَ غَیرَ اللّٰہِ خَلِیلًا اَوْ کَمَا قَالَ۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کی راتوں میں سے ایک رات جو حقیقت میں مطلع انوار صبح سعادت اور مظہر

اور وہ فرما رہے تھے جس شخص نے یہ کتاب تالیف کی ہے وہ ایسا بحر ذخار ہے جس کا ساحل نظر نہیں آتا۔ ان پر ردو قدح کرنے والا ایسا غبی اور جاہل ہے کہ اس کے اچھے ہونے کی امید نہیں۔ مولانا مفتی عنایت احمد کاکوری کا قول ہے کہ شاہ ولی اللہ مثل شجر طوبیٰ ہیں۔ جس کا تنہ ان (شاہ ولی اللہ) کے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں مسلمانوں کے گھروں میں ہیں۔ مسلمانوں کا کوئی گھر اور کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں اس مبارک درخت کی شاخ نہ پہنچی ہو۔ ہندوستان پاکستان بنگلہ دیش کے تمام علماء کی حدیث کی سند آپ سے ہے۔ احقر غفرلہ کا سلسلہ سند حدیث چھ واسطوں سے آپ سے ملتا ہے۔ احقر غفرلہ (۱) مفتی محمد ابراہیم فریدی (۲) مولانا حامد رضا خاں بریلوی۔ مولانا عبدالعزیز محدث بریلوی، مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی (۳) اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی (۴) مولانا شاہ آل رسول مارہروی (۵) مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۶) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (مصنف)

Marfat.com

آثار فخر اقبال تھی۔ عالم خواب میں خواجہ بزرگ حضرت شیخ معین الدین چشتی اور قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ اسرارہما کی ارواح کی ملازمت کے شرف سے مشرف ہوا۔ گویا ایک عالی شان مجلس منعقد ہے اور یہ دونوں بزرگ ایک جگہ تشریف فرما ہیں غالباً درمیان میں سرود بجی ہے (محفل سرود و سماع منعقد ہے) اور اکثر حاضرین پر وجد اور شوق و ذوق کی کیفیت غالب ہے۔ ان شیخین میں سے ایک اس محفل کے کنارے پر کھڑے ہوئے اور دوسرے ان کے مقابل دوسرے کنارہ پر کھڑے ہوئے ہیں۔ اسی اثنا میں ان حضرات کی توجہ و توجیہہ سے اس فقیر کی حالت میں تغیر پیدا ہوا اور بے اختیار مثل گردباد (بگولہ) غلطاں و پیچاں مجلس کی ایک سمت سے دوسری سمت جاتا تھا۔ ان حضرات میں جس کے قریب پہنچتا تھا تو ان کی ایک قوی نسبت تیز آندھی کی طرح میری طرف پہنچی تھی۔ اور ان کی قوت تحریک سے میں دوسری طرف متحرک ہو جاتا تھا۔ پھر اس طرف سے بھی تیز آندھی کی طرح ایک نسبت پاتا تھا جس کے سبب سے پھر پہلی سمت دوڑ جاتا تھا۔ اسی تگ و دو میں ایک آواز سنی کہ وہ فرما رہے ہیں کہ "اس کی نسبت اس معنی کی نسبت رکھتی ہے' اگر اس قدر مشترک کی میں شرح کروں جو دونوں بزرگوں کی نسبت سے میں نے پائی ہے (تو) وہ یہ ہے کہ (وہ) محض اسم ذات تھا اس کیفیت کے ساتھ کہ اسم عین مسمی ہو گیا کلمہ اللہ کو عین اللہ دیکھتا تھا گویا ایک سمت سے دوسری سمت تک عین اللہ میں گردش کر رہا تھا اور ان میں سے ہر ایک کی نسبت فائضہ میں اشتراک کے بعد ایک انتہائی باریک فرق ہے جس کے بیان سے عاجز کے زبان و قلم دونوں قاصر ہیں۔ اس وقت یہ (علم) ادراک ہوا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ

(القول الجلی ص ۵۴۹)

آپ نے (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے) تحریر فرمایا کہ ایک مجذوب تھا جو ایک نانبائی کی دوکان پر بیٹھا رہتا تھا اور کسی سے بات چیت نہیں کرتا تھا۔ مرنے

Marfat.com

کے بعد اس کو واقعہ میں میں نے دیکھا کہ اس کے سامنے ساز اور سرود رکھے ہوئے ہیں اور وہ نانبائی سے کہہ رہا ہے کہ اسے لے اور بجا۔ اس نے اسے لے کر بجانا شروع کیا۔ اس مجذوب کو غصہ آگیا اور ساز اس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھین لیا کہ تو بجانا نہیں جانتا اور خود بجانا شروع کیا اور گویا بجانے سے مراد ذکر و کیفیت اور اس کے معنی کے ساتھ حالت کے تحقق کا ارادہ تھا۔ جب خود ہاتھ میں لے کر بجانا شروع کیا تو ایک عجیب حالت طاری ہوئی اور ایک دوہا ہندی زبان میں جس کے معنی نفی اثبات ہیں گانے لگا ایسا کہ نفی کے وقت وہ خود فنا ہو گیا اور حق جلی و علی اس میں متجلی ہو گیا۔ اس وقت اس کا یہ حال تھا کہ ناف سے لے کر سر تک بجلیاں چمک رہی تھیں۔ اس حالت کے درمیان مجھ کو یہ سمجھایا کہ ذکر اس طرح کرو کہ نفی کے وقت تم خود فنا ہو جاؤ اور صرف وجود حق باقی رہ جائے۔ پس اس کیفیت نے مجھ میں انتقال کیا۔ پھر بارہا میں نے اس طریقہ سے ذکر کیا۔ واللہ الموفق۔ (القول الجلی ص ۱۰۶)

حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی نور اللہ مرقدہ (۱) نے سماع و غنا پر ایک مفید رسالہ غنا و سماع اصفیا (۱۴۱۰ھ) تصنیف فرمایا اس میں سے کچھ اقتباسات نقل کئے جا رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی خوش الحانی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا لَقَدْ أُعطِیَ مِزمَاراً مِن مَزَامِیرِ آلِ دَاوٗدَ آل داود کے الحان میں سے ایک لحن ان کو ملا ہے۔

امام مقدسی نے لکھا ہے کہ حضرت ممشاد دینوری نے جناب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آں حضرت ﷺ سے سماع کے متعلق دریافت کیا کہ آپ کا کیا ارشاد ہے۔ آپ نے فرمایا لَا اُنکِرُ مِنہُ شَیْئاً وَ لٰکِنْ قُلْ لَھُمْ یَفْتَتِحُوْنَ قَبْلَہٗ

---

(۱) وصال ۱۷ر جمادی الآخری ۱۴۱۴ھ مطابق ۲ر دسمبر ۱۹۹۳ء مدفون درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر چتلی قبر دہلی۔ ۶

Marfat.com

بِالْقُرْآنِ وَ يَخْتَتِمُوْنَ بَعدَهٗ بِالْقُرْآنِ۔
یعنی سماع میں کچھ منکر نہیں پاتا تم ان سے کہو کہ وہ سماع کی ابتدا اور اختتام قرآن مجید سے کریں۔

امام غزالی نے فرمایا ہے ابن جریج سماع کے مسئلہ میں سماع کے قائل تھے۔ کسی نے ان سے کہا قیامت کے دن سماع کو حسنات کے زمرے میں رکھو گے یا سیئات کے زمرے میں آپ نے فرمایا لغو کا شبیہ ہے اور اللہ کا ارشاد ہے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ (بقرہ:۲۲۵) نہیں پکڑتا تم کو اللہ ناکارہ قسموں پر۔ مشکوٰۃ کے باب البیان والشعر کے فصل اول میں صحیح مسلم کی روایت ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهٗ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ بَيْتٍ

عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹ پر بیٹھا تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس اُمیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار ہیں، میں نے کہا، جی ہاں آپ نے فرمایا پڑھو میں نے ایک شعر پڑھا۔ آپ نے ھیہ (زیر سے) کہا میں نے اُمیہ کا دوسرا شعر پڑھا اور آپ کی طلب در طلب میں ایک سو شعر امیہ کے سنائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر پر تشریف لے گئے قریش کی ایک لڑکی نے نذر مانی اگر آں حضرت ﷺ خیریت سے آگئے تو میں حضرت عائشہ کے گھر میں دف بجاؤں گی۔ جب آں حضرت ﷺ بخیریت تشریف لے آئے حضرت عائشہ نے اس کی نذر کا ذکر آں حضرت ﷺ سے کیا۔ آپ نے

(۱) ھِیہ یہ کلمہ پیش کرنے کے معنی میں ہے اگر آخری ھ پر زیر لگا کر ھیہ کہا جائے تو طلب اس شی کی ہے یعنی امیہ بن ابی الصلت کے مزید شعر پڑھو اور اگر ھِیہِ دو زیر سے پڑھے تو صرف شعر کی طلب ہے کسی کا ہو۔ (غناء و سماع اصفیاء)

Marfat.com

فرمایا فَلْتَضْرِبْ وہ بجالے۔ اگر دف بجانا گناہ اور معصیت ہوتا آں حضرت ﷺ دف بجانے سے روکتے اور کفارہ دینے کا حکم کرتے۔

امام شعبی نے بیان کیا کہ عید کا دن تھا۔ عیاض اشعری کی گزر واقع ہوئی انہوں نے فرمایا مالی لَآ اَرَاهُمْ يُقَلِّسُونَ فَاِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ کیا بات ہے لوگ دف نہیں بجا رہے ہیں (تقلیس دف بجانے کو کہتے ہیں) یہ تو مسنون طریقہ ہے۔

امام غزالی نے فرمایا ہے خوشی کے اوقات میں خوشی کے اظہار کے لئے مباح ہے عید کے دنوں میں، نکاح کرنے، پردیسی کی آمد، ذلیمہ کے، دن عقیقہ کے دن، بچہ کی ولادت کے، دن ختنہ کرانے کے دن، حفظ قرآن مجید پر اظہار سرور کرنا اور دف بجانا جائز ہے۔ دیکھو رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو انصار کی عورتیں مکان کی چھتوں پر چڑھ گئیں انہوں نے دف بجا کر خوش الحانی کے ساتھ یہ شعر گائے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ (۱)
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ
اَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِيْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

(۱) ہم پر بدر کامل طلوع ہوا ہے وَدَع کی گھاٹیوں کی طرف سے

(۲) ہم پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا لازم ہو گیا ہے جب تک کہ اللہ کی طرف کوئی بلانے والا بلاتا رہے۔

(۳) اے وہ ذات گرامی جس کو ہماری ہدایت کے واسطے اللہ نے بھیجا ہے۔ آپ ایسی چیز لے کر آئے ہیں جو مسلم اور مطاع ہے۔

ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ صحابی کی ایک جماعت نے رقص کیا۔ ائمہ اعلام نے فرمایا ہے جن افراد نے سماع کو حرام کہا ہے انہوں نے روایات منکرہ اور ضعیفہ سے استدلال کیا ہے۔ صحیح حدیث ان کے پاس نہیں ہے۔

---

(۱) ودع (واؤ بالفتح) ایک پہاڑ کا نام

Marfat.com

علامہ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہم اجمعین مدینہ منورہ کے اجلّہ تابعین اور کبار محدثین میں سے تھے۔ انہوں نے سماع و مزامیر کی اباحت کا فتویٰ دیا تھا۔ خلیفہ ہارون رشید عباسی کے زمانے میں وہ بغداد آئے۔ آپ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے اساتذہ میں سے ہیں لوگوں کا رجوع آپ کی طرف ہوا۔ بعض افراد نے آپ سے کہا آپ مزامیر کیوں سنتے ہیں۔ اعتراض کرنے والوں کی بات آپ کو ناگوار ہوئی آپ نے خدا کی قسم کھا کر کہا میں حدیث شریف کی روایت اس وقت کیا کروں گا جب کہ عود بجا کر غنانہ کرلوں۔ آپ نے فرمایا جو چیز شریعت میں جائز ہے اس کا مانع کون ہے۔

وَاتَّفَقَ اَنَّهٗ اِجْتَمَعَ بِالْخَلِيفَةِ هَارُونَ الرَّشِيدِ فَقَالَ لَهُ الْخَلِيفَةُ حَدِّثْنَا يَا اِبْرَاهِيمَ فَقَالَ اِئْتِنِیْ بِالْعُوْدِ قَالَ تُرِيْدُ عُودَ الْمِجْمَرَام عُودَ الْغِنَاء قَالَ بَلْ عُودَ الْغِنَاءِ فَاُحْضِرَهٗ فَضَرَبَ بِهٖ غَنَّا ثُمَّ حَدَّثَهٗ فَقَالَ لَهٗ الْخَلِيفَةُ مَنْ قَالَ بِتَحْرِيمِ هٰذَا مِنْ عُلَمَائِكُمْ فَاَجَابَ مَنْ رَبَطَهُ اللّٰهُ يَا اَمِيرَ الْمُؤمِنِينَ بِالظَّاهِرِ۔

اتفاق سے ان کا اور خلیفہ ہارون رشید کا اجتماع ہوا۔ خلیفہ نے ان سے کہا ابراہیم ہم سے حدیث شریف بیان کرو۔ ابراہیم نے کہا مجھ کو عود دو۔ خلیفہ نے کہا جلانے والی عود چاہئے یا گانے والی۔ آپ نے کہا میں گانے والی عود چاہتا ہوں۔ چنانچہ عود لائی گئی۔ آپ نے عود بجا کر گانا گایا اور پھر ہارون رشید کو حدیث سنائی۔ ہارون رشید نے آپ سے کہا تمہارے علما میں سے اس کی حرمت کا کون قائل ہے۔ آپ نے جواب میں کہا جس کا دل اللہ نے ظواہر سے باندھ رکھا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے آپ سے روایت اس دور میں کی ہے جب آپ عود بجا کر اور غنا کر کے حدیث شریف کی روایت کیا کرتے تھے۔ امام مسلم نے آپ کی مرویات لی ہیں۔

Marfat.com

کتنے ہی حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دف و عود و مزمار اور بانسری سنی ہے۔ مثلاً عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن جعفر طیار ہاشمی، عبداللہ بن زبیر، معاویہ بن ابی سفیان، حسان بن ثابت، عمرو بن العاص وغیرہم اور حضرات تابعین میں سے خارجہ بن زید، عبدالرحمٰن بن حسان، سعید بن المسیب، عطاء بن ابی رباح، شعبی ابن ابی عتیق، ابراہیم بن سعد بن ابراہیم اور مدینہ منورہ کے اکثر فقہا ہیں۔

بغیر آلات طرب غنا کا سننا پڑھنے والا مرد ہو یا عورت، صحابہ کرام سے کثیر افراد نے سنا ہے۔ جیسے حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح، سعد بن ابی وقاص، ابو مسعود انصاری، عبداللہ بن ارقم، بلال، اسامۃ بن زید، عمرو بن العاص، معاویہ بن ابی سفیان، نعمان بن بشیر، حسان بن ثابت، عبدالرحمٰن بن عوف، حمزہ بن عبدالمطلب، عبداللہ بن عمر، براء بن مالک، عبداللہ بن زبیر، مغیر بن شعبہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

علامہ تاج الدین فرزند (امام) تقی الدین سبکی شافعی نے طبقات الشافعیہ الکبریٰ کی جلد اول صفحہ ۲۴۱ و ۲۴۲ میں اسماعیل بن یحییٰ المزنی کے حال میں لکھا ہے کہ مزنی نے کہا میں اور ابراہیم بن اسماعیل بن علیہ شافعی کے ساتھ جا رہے تھے کہ ہمارا گزر ایک گھر پر ہوا وہاں ایک لونڈی پڑھ رہی تھی۔

خَلِيْلِي مَا بَالَ الْمَطَايَا كَاَنَّنَا
نَرَاهَا عَلَى الْاَعْقَابِ بِالْقَوْمِ تَنْكُصُ

(امام) شافعی نے کہا ادھر مڑو تاکہ ہم سنیں چنانچہ ہم ادھر گئے اور لڑکی کا گانا سنا۔ جب اس کا گانا تمام ہوا ہم وہاں سے چلے۔ شافعی نے ابراہیم بن اسماعیل سے کہا کیا تم کو لذت حاصل ہوئی۔ ابراہیم نے نفی میں جواب دیا۔ شافعی نے اس سے کہا تم میں حس نہیں ہے۔

علامہ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم کا واقعہ گزر چکا ہے۔ اس واقعہ کو علامہ زمخشری

Marfat.com

نے ربیع الابرار میں لکھا ہے اس میں اس کا اضافہ ہے۔

خلیفہ ہارون رشید نے کہا **بَلَغَنِي أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يُحَرِّمُهُ** مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ مالک بن انس اس کو حرام کہتے ہیں۔ ابراہیم نے ہارون رشید سے کہا **وَلِمَالِكٍ أَنْ يُحَرِّمَ وَ يُحَلِّلَ وَاللّٰهِ مَا كَانَ هٰذَا لِابْنِ عَمِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَكْرَمُ الْخَلْقِ إِلَّا عَنْ وَحْيٍ مِنْ رَبِّهِ فَهَلْ يَجُوزُ ذَالِكَ لِمَالِكٍ** کیا مالک کو حرام کرنے یا حلال کرنے کا اختیار ہے خدا کی قسم یہ بات تو تمہارے چچا کے بیٹے حضرت محمد ﷺ کو بھی بغیر وحی کے حاصل نہ تھی حالانکہ آپ تمام مخلوق سے اکرم ہیں جو کچھ آپ نے فرمایا وہ وحی کی بنا پر ہے تو کیا مالک کو یہ جائز ہے؟

حضرت ابراہیم سعد بن ابراہیم زہری حضرت امام ابو حنیفہ کے اجلّہ اصحاب میں سے تھے۔

نہایت الارب میں لکھا ہے کہ یہ ایسا امر ہے کہ اس کا حکم رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہے نہ حلّت کا اور نہ حرمت کا کوئی ایسا حکم ہے جس کو لیا جائے۔ لہٰذا اس کا حکم اباحت کا ہے متقدمین میں سے جس نے اس کو چھوڑا ہے تورع کی بنا پر چھوڑا ہے جیسا کہ انہوں نے عمدہ نرم کپڑوں کا پہنا چھوڑا ہے اور اچھی عورتوں سے ملنا چھوڑا ہے حالانکہ یہ سب امور حلال ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے گوہ نہیں کھایا حالانکہ آپ کے دسترخوان پر رکھا گیا اور آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ یہ میرے قوم کی زمین میں نہیں تھا اور میری طبیعت اس کو نہیں لے رہی ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اس کو میں نہیں کھا رہا ہوں۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا جب تم اہل مدینہ کو کسی امر پر مجتمع دیکھو سمجھ جاؤ کہ وہ سنت ہے۔

---

(۱) عربی ادب و محاضرات کی کتاب (مصنف)

Marfat.com

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا طرز عمل

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سماع کے قائل تھے۔ مشہور نقشبندی مجددی بزرگ حضرت شاہ غلام علی دہلوی مقامات مظہری میں اپنے شیخ حضرت میرزا مظہر جانجاناں نقشبندی مجددی دہلوی کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

فرماتے ہیں السماع یورث الرقة یجلب الرحمة سماع رقت بخشتا ہے اور رقت رحمت کا سبب ہے پس جو چیز رحمت الٰہی کا باعث ہو وہ کس طرح حرام ہو سکتی ہے۔

(مقامات مظہری بارہویں فصل، ص ۱۰۵، اردو ترجمہ اقبال احمد مجددی)

حضرت مرزا مظہر جانجاناں فرماتے تھے کہ بعض اوقات خاندانِ چشتیہ کی نسبت کا جب ظہور ہوتا ہے تو سماع اچھا لگتا ہے اور عشق و محبت کا سوز و گداز جو کہ اس کے اکابر کی نسبت کا لازمہ ہے میرے باطن کے رنگ پر غالب آجاتا ہے۔ ایک شب فقیر راقم (غلام علی دہلوی) عشاء کی نماز کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر تھا اور خلوت تھی کہ غایت کیفیات و حالات میں حضرت (میرزا مظہر جانجاناں) تنہا گن گنا رہے تھے اور انتہائی گریہ طاری تھا۔ جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا کہ اس وقت چشتی بزرگان رحمۃ اللہ علیہم کا ظہور تھا۔

(مقاماتِ مظہری آٹھوی فصل ص ۸۶)

حضرت شیخ سیف الدین مجددی بن عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نے بانسری سنی ہے۔ ایک بار بانسری کی آواز سے آپ پر اس قدر کیفیت و گریہ طاری ہوا کہ آپ بیخود ہو گئے۔ حضرت شاہ غلام علی دہلوی مقاماتِ مظہری میں لکھتے ہیں:

(حضرت میرزا مظہر جانجاناں) فرماتے ہیں کہ حضرت سید (نور محمد بدایونی) کے پیر حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہما ایک رات تہجد کی نماز کے لئے اُٹھے تو بانسری کی آواز ان کے کان میں آئی۔ بے تاب اور بے خود ہو کر گر پڑے جس سے دست مبارک پر چوٹ

Marfat.com

لگ گئی۔ فرمانے لگے لوگ مجھے بے درد کہتے ہیں، بے دردِ تو وہ ہیں جن پر سماع کی تاثیر نہیں ہوتی۔ فرماتے ہیں کہ اس طریقہ کے ایک بزرگ ایک جگہ جا رہے تھے کہ ان کے کان میں سماع کی آواز آئی تاب نہ لا کر بیٹھ گئے اور اس کی سوزش کو ضبط کر گئے جس کی گرمی سے ان کے سر کی کھوپڑی پھٹ گئی۔ (مقاماتِ مظہری چودھویں فصل ص ۱۲۹)

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی محدث کی تحریر

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی نے الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں لکھا ہے کہ حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی میں گانا گایا گیا تھا، دَف بجا تھا اور اشعار پڑھے گئے تھے۔ اکثر صحابہ کرام شادی مبارک میں شریک تھے۔ انہوں نے گانے، دَف اور اشعار پر اظہارِ خوشی میں رقص بھی کیا۔ ان صحابہ کرام میں ہندوستان کے شہر بھٹنڈا (پنجاب) میں پیدا ہوئے ہندی صحابی بابا رتن ہندی بھی شامل تھے۔ بابا رتن ہندی مشرف باسلام ہونے کے بعد کچھ عرصہ وہیں رہ گئے اور ۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں حضرت بی فاطمہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شادی میں شریک ہوئے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اس کا ذکر کیا ہے:

قال رتن کنت فی زفاف فاطمه انا و اکثر الصحابه و کان ثم من یغنی شیئًا فطابت قلوبنا ورقصنا بضربهم الدف وقولهم الشعر فلما کان من الغد سألنا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن لیلتنا فقلنا کنا فی زفاف فاطمه فدعا لنا ولم ینکر علینا. (الاصابه فی تمییز الصحابه جلد ا، ص ۵۳۴)

بابا رتن ہندی نے کہا کہ میں اور اکثر صحابہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی میں شریک تھے۔ پھر کچھ گانے لگے، ہمارے دِل مسرور ہوئے اور ہم دَف کی تھاپ اور شعر پر رقص کرنے لگے۔ دوسرے دِن ہم نے رسول اللہ ﷺ سے گزشتہ شب کے تعلق سے عرض کیا کہ ہم فاطمہ کی شادی میں شریک تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ہمارے لئے دُعا کی اور انکار نہیں کیا۔

Marfat.com

سلاسل طریقت

سلاسل سلسلہ کی جمع ہے۔ سلسلہ زنجیر کو کہتے ہیں جس طرح زنجیر کی ایک کڑی دوسری کڑی سے پیوستہ ہوتی ہے اسی طرح صوفی بزرگ ایک کے بعد ایک اپنے سلسلہ کے پیروں (مشائخ) سے جڑے ہوتے ہیں ہر پیر (شیخ) زنجیر کی ایک کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کڑی کو ایک ماہر آہن گر یعنی پیر (شیخ) بڑی محنت اور خاص اہتمام سے موڑ کر زنجیر کا حصہ بناتا ہے اور زنجیر میں ڈالنے سے پہلے اس کی مضبوطی پائیداری کو خوب جانچ لیتا ہے۔ اس زنجیر کی ہر کڑی کو اس سے پہلے آنے والی کڑی روکے اور سنبھالے رکھتی ہے اگر زنجیر کی آخری کڑی پر کوئی بوجھ ڈالا جائے یا اس کو کسی کھنچاؤ سے واسطہ پڑے تو یہ وزن، بوجھ اور کھنچاؤ کی سختی کسی ایک کڑی پر نہیں بلکہ زنجیر کی ساری کڑیوں پر تقسیم ہو جاتی ہے۔

طریقت میں چار پیر چودہ خانوادے مشہور ہیں۔ یہ چودہ خانوادے اصل قرار دئے گئے اور باقی فروع (شاخ)۔ یہ خانوادے اپنے پیر (شیخ) کے نام سے مشہور ہیں۔ مشہور چار پیر یہ ہیں۔

(۱) حضرت امام حسن علیہ السلام

(۲) حضرت امام حسین علیہ السلام

(۳) حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ

بیشتر سلاسل انہیں چار پیر کے واسطے سے مولائے کائنات حضرت علی کرم

Marfat.com

اللہ وجہ سے ملتے ہیں اور حضرت مولائے کائنات کے واسطے سے آقائے دو عالم ﷺ سے ملتے ہیں۔ نقش بندی سلسلہ حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے آقائے دو عالم ﷺ سے ملتا ہے۔

نقش بندی سلسلہ کی دوسری شاخ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے رسول خدا ﷺ سے ملتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا نام آتا ہے۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی سلاسل چلے لیکن انہیں شہرت حاصل نہیں ہوئی۔ حبش میں حضرت جعفر بن طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ جاری ہے۔ آپ حضرت رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی اور صحابی تھے جنہوں نے ۳۸/ افراد کے ساتھ حبش ہجرت کی تھی اور حبش کے بادشاہ نجاشی کو اسلام سے آشنا کرایا تھا۔

قطب سہرسا عارف باللہ حضرت مولوی شاہ جعفر علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات عالیہ میں چودہ خانوادوں کی تفصیل اس طرح کی ہے۔

(۱) زیدیہ: حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سرہ سے جو حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں۔

(۲) عیاضیہ: حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ سے جو خواجہ عبدالواحد بن زید کے مرید و خلیفہ ہیں۔

(۳) ادہمیہ: حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم بلخی سے جو خواجہ فضیل بن عیاض کے مرید و خلیفہ ہیں۔

(۴) ہبیریہ: حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری سے جو حضرت حذیفہ مرعشی کے مرید و خلیفہ ہیں اور وہ حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی کے۔

(۵) چشتیہ: حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری (۱) سے جو حضرت خواجہ ہبیرہ

Marfat.com

بصری کے خلیفہ ہیں۔

(۶) عجمیہ: حضرت خواجہ حبیب عجمی سے جو حضرت خواجہ حسن بصری کے مرید و خلیفہ ہیں۔

(۷) طیفوریہ: سلطان الاولیاء حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ کے مرید و خلیفہ ہیں۔ حضرت بایزید کا نام طیفور ہے۔

(۸) کرخیہ: حضرت شیخ معروف کرخی سے جو حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے خلیفہ ہیں۔

(۹) سقطیہ: حضرت خواجہ سری سقطی سے جن کو حضرت معروف کرخی سے خلافت ہے۔

(۱۰) جنیدیہ: سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی سے جن کو حضرت عبداللہ سری سقطی سے خرقہ خلافت حاصل ہے۔

(۱۱) گاذوریہ: حضرت خواجہ ابو اسحاق گاذرونی سے جو حضرت ابو عبداللہ خفیف کے مرید و خلیفہ ہیں۔

(۱۲) طوسیہ: حضرت خواجہ علاء الدین طوسی سے جو حضرت شیخ وجیہہ الدین ابو حفص بن عمر کے مرید و خلیفہ ہیں۔

(۱۳) سہروردیہ: حضرت خواجہ شیخ ابو نجیب ضیاء الدین عبدالقاہر سہروردی سے جو حضرت شیخ وجیہہ الدین ابو حفص بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ ہیں آپ کو حضور غوث اعظم اور حضرت احمد غزالی قدس سرھما (برادر خورد حضرت امام محمد غزالی) سے بھی اجازت و خلافت حاصل ہے۔

---

(۱) ممشاد محمد شاد کا مخفف

Marfat.com

(۱۴) فردوسیہ: شیخ نجم الدین کبریٰ فردوسی سے جو حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی کے خلیفہ ہیں۔

(مکتوبات عالیہ ص ۵)

اگر غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ خانوادے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں مثال کے طور پر سلسلہ چشتیہ کو لیجئے۔ سلسلہ چشتیہ حضرت ممشاد علو دینوری سے منسوب ہے ان کے اوپر کے بزرگ حضرت ہبیرۃ البصری حضرت حذیفۃ المرعشی شیخ ابراہیم بن ادہم خواجہ فضیل بن عیاض شیخ عبد الواحد بن زید ہیں جن سے زیدیہ عیاضیہ، ادہمیہ اور ہبیریہ منسوب ہیں۔ اس طرح چشتی سلسلہ میں اوپر کے چار سلسلے آگئے اور یہ الگ الگ پانچ سلسلے نہ ہو کر ایک ہی سلسلہ ہے جس کا نام چشتیہ ہے۔ اسی طرح جنیدیہ سلسلہ جو سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی سے منسوب ہے ان کے اوپر کے بزرگ حضرت شیخ معروف کرخی شیخ سری سقطی ہیں جن سے سلسلہ کرخیہ و سقطیہ منسوب ہے اس طرح جنیدیہ سلسلہ میں کرخیہ اور سقطیہ شامل ہے۔ اس طرح یہ الگ الگ سلسلہ نہ ہو کر ایک ہی سلسلہ جنیدیہ ہے۔ اسی طرح سلسلہ فردوسیہ شیخ نجم الدین کبریٰ سے ہے جو حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی کے خلیفہ ہیں جن سے سلسلہ سہروردیہ ہے۔ سلسلہ فردوسیہ دراصل سہروردیہ سلسلہ کی شاخ ہے لیکن بزرگوں نے دونوں سلسلوں کو الگ الگ خانوادہ مانا ہے۔ یہ چودہ خانوادے حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے ہیں اس طرح یہ چار پیر چودہ خانوادے نہ ہو کر ایک ہی خانوادہ ہے اور ان کا ایک ہی پیر ہے اور وہ پیر ہیں مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ جن کے مرشد ہیں آقائے دوعالم ﷺ۔

ابوالفضل نے آئین اکبری میں بھی ان چودہ خانوادوں کا ذکر کیا ہے۔ فرق

Marfat.com

صرف یہ ہے کہ آئین اکبری میں حبیان لکھا ہے اور مکتوبات عالیہ میں عجمیہ لکھا ہے۔ یہ سلسلہ حضرت خواجہ حبیب عجمی سے منسوب ہے کسی نے اسے حبیان لکھا ہے اور کسی نے عجمیہ۔ شیخ عبدالرحمٰن چشتی نے مراۃ الاسرار میں عجمیہ لکھا ہے۔

خیال شریف میں رہے کہ سلسلۂ قلندریہ اور مداریہ بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے۔ اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے سے تین مشہور سلسلے نقشبندیہ، قلندریہ اور مداریہ جاری ہوئے۔

(۱۵) اویسیہ: یہ سلسلہ خیر التابعین عاشق رسول حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے جن کو خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بارشاد سید عالم ﷺ خرقہ پہنایا تھا اور دعا کے طالب ہوئے تھے۔ یہ سلسلہ ایک مستقل خانوادہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی ذات مبارک بڑی بابرکت اور تمام اویسی نسبت اکابرین کی مقتدا ہے۔

آپ کی ذات مبارک وہ پہلی ذات ہے جس نے ظاہری طور پر حاضر ہوئے بغیر اپنی قوی نسبت سے فیضان نبی ﷺ حاصل کیا اور نسبت قائم کی۔ آپ کا شمار بارگاہ نبوت کے خاص مقربوں میں ہوتا ہے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے جس کے راوی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ رَجُلاً یَاتِیکُم بِالیَمَنِ یُقَالُ لَهُ اُوَیس۔

یمن سے تمہارے پاس ایک شخص آئے گا اس کا نام اویس ہوگا۔

پھر بعض علامتوں کے ذکر کے بعد فرمایا:

فَمَنْ لَقِیَهِ مِنکُمْ فَلیَستَغفِرْ لَکُمْ

تم میں سے جو ان سے ملے ان سے اپنے لئے استغفار کی درخواست کرے۔

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ خَیرَ التَّابِعِینَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اُوَیسٌ فَمُرُوہُ فَلیَستَغفِر لَکُم۔

تابعین میں افضل وہ شخص ہے جس کا نام اویس ہے جب ان سے ملو تو اپنے لئے استغفار کی درخواست کرو۔

مشائخ نے بغیر ظاہری زیارت آنحضرت ﷺ یا بغیر ظاہری شرف ملاقات کسی شیخ سے فیض حاصل کیا اور بیعت واجازت حاصل کی اس کو اویسی نسبت کا نام دیا، یہ سلسلہ اویسی سلسلہ کہلایا۔ بعض مشائخ اہل تصوف نے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اگر کسی شخص کو بعد کے زمانے میں خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت میسر ہوئی اور آپ نے خواب میں اس کو بیعت فرمایا، اوراد وظائف کی تلقین کی اور اجازت عطا فرمائی وہ سب صحیح مانا جائیگا کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی اس نے واقعی میں آپ کی زیارت کی کیونکہ شیطان آپ کی شبیہ مبارک کی نقل نہیں اُتار سکتا (مَن رَانِی رَاءَ الحَقّ)

عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اویسی طریقہ بیعت کو صحیح بتایا ہے۔ القول الجمیل میں اپنے والد کا واقعہ لکھتے ہیں "میں نے اپنے والد بزرگوار سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا، میں نے آپ سے بیعت کی۔ آنحضرت ﷺ نے میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست مبارک میں کر لیا۔ پس میں تو اسی طرح جیسے خواب میں دیکھا مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کے وقت۔

(القول الجمیل ص ۳۵)

Marfat.com

فروعی خانوادے

ان چودہ خانوادوں کے علاوہ جو بھی خانوادے ہیں ان کو مشائخ کرام نے فروع میں شمار کیا ہے۔ مشہور تینتالیس خانوادے مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) قادریہ: یہ سلسلہ محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ المعروف بہ غوث اعظم پیران پیر دستگیر سے منسوب ہے جو امام ولایت ہیں اور بزرگوں میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔

(۲) یسویہ: حضرت شیخ احمد یسوی پیر ترکستان سے منسوب ہے۔

(۳) نقشبندیہ: حضرت خواجہ سید بہاء الدین نقش بند بخاری سے منسوب ہے۔

(۴) نوریہ: حضرت خواجہ سید ابوالحسین احمد نوری (۱) بغدادی سے منسوب ہے۔

(۵) خضرویہ: حضرت خواجہ احمد خضرویہ بلخی سے منسوب ہے۔

(۶) شطاریہ: اس خانوادے کے متعدد نام ہیں ہندوستان میں شطاریہ کہلاتا ہے چونکہ ہندوستان میں شیخ عبداللہ شطاری سے پھیلا ایران و توران میں عشقیہ اور روم میں بسطامیہ کہلاتا ہے۔

(۷) بخاریہ: حضرت مخدوم شیخ جلال الدین بخاری المعروف بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے منسوب ہے جن کو ۱۵ار مشائخ سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔

(۸) زاہدیہ: حضرت شیخ بدالدین زاہد سے منسوب ہے۔

(۱) مفتی غلام سرور لاہوری نے خزینۃ الاصفیاء میں آپ کا نام شیخ ابوالحسن نوری لکھا ہے۔

Marfat.com

(۹) انصاریہ: حضرت شیخ عبداللہ انصاری پیر ہرات سے منسوب ہے۔

(۱۰) صفویہ: حضرت شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی سے منسوبہ ہے۔

(۱۱) عیدروسیہ: حضرت سید عبداللہ عیدروس سے منسوب ہے۔

(۱۲) قلندریہ: یہ خانوادہ حضرت عبداللہ علم بردار (۱) کے واسطے سے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

(۱۳) طیاریہ: اس خانوادہ کی نسبت حضرت جعفر بن طیار رضی اللہ عنہ سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور صحابی ہیں۔ آپ نے حبش میں اسلام کی تبلیغ کی اور شاہ حبش کو اسلام سے آشنا کرایا۔ (۲)

(۱۴) مداریہ: حضرت شیخ بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ سے منسوب ہے۔ جو حضرت بایزید بسطامی طیفور شامی کے خلیفہ تھے۔

(۱۵) رفاعیہ: حضرت سید احمد رفاعی سے منسوب ہے۔

(۱۶) بدویہ: حضرت سید ابوالعباس احمد بن علی بن محمد بن ابو بکر مقدسی شامی بدوی سے منسوب ہے۔

(۱۷) شاذلیہ: حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی سے منسوب ہے۔ آپ کی الہامی دعا دعائے حزب البحر تمام مشائخ کے معمول میں ہے۔

---

(۱) بعض مشائخ کا کہنا ہے یہ سلسلہ حضرت سیدنا عبدالعزیز علم بردار مکی صحابی رسول اللہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے آپ کو قلندر فرمایا تھا اس لئے آپ کے سلسلہ کو قلندریہ سلسلہ کہتے ہیں۔

بعض سفروں میں حضرت سیدنا عبدالعزیز مکی نے رسول اللہ ﷺ کا علم اٹھایا تھا اس سبب سے آپ علمبردار مشہور ہوئے (رسالہ غوثیہ حجۃ العارفین شاہ مجا قلندر رسالہ قلندریہ) خانوادہ کے مرتبین مشائخ نے اس سلسلہ کو فروع قرار دیا ہے دراصل یہ خانوادہ اصول کے چودہ خانوادوں کی فروع نہیں بلکہ خود مستقل خانوادہ ہے۔ (مصنف)

(۲) یہ خانوادہ بھی چودہ خانوادہ کی شاخ نہیں بلکہ الگ مستقل خانوادہ ہے (مصنف)

Marfat.com

(۱۸) ہمدانیہ: امیر کبیر سید علی ہمدانی سے منسوب ہے۔ آپ کی الہامی دعا اوراد فتحیہ مشائخ کرام کے معمول میں ہے۔

(۱۹) رحیمیہ: حضرت ابو محمد عبدالرحیم بن احمد سے منسوب ہے۔

(۲۰) سعیدیہ: حضرت ابوسعید قلوری سے منسوب ہے۔

(۲۱) مولویہ: مولانا جلال الدین رومی سے منسوب ہے جو مولانا روم کہلاتے ہیں آپ کی مشہور تصنیف مثنوی شریف ہے جو مثنوی مولانا روم کے نام سے مشہور ہے۔

(۲۲) علائیہ: حضرت شیخ علاء الدین سمنانی قدس سرہ سے منسوب ہے۔

(۲۳) جمالیہ: حضرت مخدوم شیخ جمال الدین قطب ہانسی سے منسوب ہے جو حضرت بابا شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر کے خلیفہ اعظم ہیں۔

(۲۴) صابریہ: حضرت مخدوم سید علاء الدین علی احمد صابر کلیری سے منسوب ہے۔

(۲۵) نظامیہ: سلطان المشائخ حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی بدایونی ثم دہلوی سے منسوب ہے۔

(۲۶) اشرفیہ: حضرت مخدوم حافظ محمد اشرف سمنانی کچھوچھوی سے منسوب ہے۔

(۲۷) قدوسیہ: قطب عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے منسوب ہے۔

(۲۸) مجددیہ: امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی سے منسوب ہے۔

(۲۹) ابوالعلائیہ: حضرت امیر ابوالعلی نقش بندی اکبر آبادی (آگروی) المعروف بہ سیدنا سے منسوب ہے۔

(۳۰) نوشاہیہ: حضرت حاجی محمد نوشہ قادری سے منسوب ہے۔ جن کا

Marfat.com

سلسلہ حضرت سید عبد الوہاب قادری کے واسطے سے حضور غوث اعظم سے ملتا ہے۔

(۳۱) رشیدیہ : مولانا شاہ محمد رشید جون پوری مصنف مناظر رشیدیہ سے منسوب ہے۔ مولانا عبدالعلیم آسی غازی پوری اسی خانوادہ کے بزرگ اور سجادہ نشیں تھے۔

(۳۲) رزاقیہ : حضرت سید عبد الرزاق قادری بے کمر بانسوی المعروف بہ سرکار بانسہ سے منسوب ہے۔ علمائے فرنگی محل آپ سے وابستہ ہیں۔ علمائے فرنگی محل میں استاذ الہند ملا نظام الدین فرنگی محلی آپ کے پہلے خلیفہ ہیں۔

(۳۳) برکاتیہ : حضرت سید شاہ برکت اللہ عشقی مارہروی سے ہے علمائے بدایوں اور بریلی آپ کے سلسلہ سے وابستہ ہیں۔

(۳۴) مجیبیہ : حضرت پیر شاہ مجیب اللہ قادری پھلواروی سے ہے۔

(۳۵) آبادانیہ : عاشق الٰہی حضرت صوفی شاہ آبادانی سیال کوٹی ثم دہلوی سے ہے۔

(۳۶) فضل رحمانیہ : حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی سے ہے۔

(۳۷) وارثیہ : حضرت حاجی سید وارث علی شاہ دیوہ شریف سے ہے۔

(۳۸) حافظیہ : حافظ ہندی شیخ لطافت علی شاہ شیخ پوری سے۔

(۳۹) فریدیہ : سلطان المشائخ حافظ شاہ فرید الدین آروی سے

(۴۰) شیریہ : شاہ جی حضرت شاہ محمد شیر پیلی بھیتی سے۔

(۴۱) رضویہ : اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری فاضل بریلوی سے منسوب ہے۔

(۴۲) سلسلہ بیابانیہ : ہندوستان میں یہ سلسلہ علاقہ روس ترکمانستان ازبکستان سے آیا اور دین کی اشاعت اور مخلوق خدا کی خدمت کی۔ اس سلسلہ کے مشہور بزرگ حضرت

Marfat.com

شاہ ترکمان بیابانی ہیں۔ یہ بزرگ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا، محبوب الٰہی سے پہلے ترکمانستان سے دہلی تشریف لائے۔ حضرت شاہ ترکمان بیابانی کی درگاہ دہلی میں ترکمان گیٹ پر ہے۔ ترکمان گیٹ کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا۔ جنوبی ہندوستان آندھرا پردیش، کرناٹک وغیرہ میں اس سلسلہ کی خانقاہیں ہیں۔

(۴۴) رشی سلسلہ: رشی سلسلہ خالص کشمیری ہے۔ اس سلسلہ کے بانی حضرت نورالدین رشی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت رشی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۷۵۷ھ مطابق ۱۳۵۶ء میں کشمیر کے کیموہ گاؤں میں ہوئی۔ اس سلسلہ کے وابستگان کشمیر میں ہیں۔

سلسلہ زاہدیہ: یہ سلسلہ امیر کبیر حضرت شیخ فخر الدین زاہد خداداد بزرگ سے منسوب ہے۔ آپ کا نام فخر الدین تھا مگر غایت زہد وورع کے سبب "زاہد" کہلانے لگے۔ اس خاندان کے جو پہلے بزرگ ہندوستان آئے وہ شیخ کبیر حضرت شیخ شہاب الدین امام کعبہ تھے۔ آپ حنفی مصلہ کے امام تھے۔ غیبی اشارہ پاکر اشاعت دین اسلام کے لئے ہندوستان آئے اور میرٹھ شہر میں سکونت اختیار کی۔ ایک اندازہ کے مطابق آپ حضرت خواجہ غریب نواز کے مبارک عہد میں ہندوستان تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ اہلیہ اور صاحبزادہ امیر کبیر فخر الدین زاہد بھی تشریف لائے جن سے اس سلسلہ کا اجرا ہوا۔ آپ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی کے ہم عصر تھے۔ مولانا غوثی شاہ شطاری احمد آبادی نے گلزار ابرار میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔ مولانا غوثی لکھتے ہیں:

(آپ کا) مولد وخواب گاہ دونوں میرٹھ ہیں۔ اسکندر فیلقوس کے خاندان میں اور خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کے ہم عصر تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک سال مال ومتاع سے بھری ہوئی کشتی دریائے جمنا میں ڈوب گئی۔ جن مال والوں کو نقصان پہنچا تھا انہوں نے اپنا حالِ درد خواجہ بختیار کا کی کی خدمت میں عرض کیا۔ خواجہ نے فرمایا دریا کا یہ کنارہ اس درویش کے سپرد ہے اور وہ کنارہ برادر فخر الدین سے تعلق رکھتا ہے۔ چونکہ کشتی اس کنارہ پر ڈوبی تھی لہٰذا آفت زدہ لوگ شیخ فخر الدین کے آستانے پر حاضر ہو کر روئے۔ شیخ نے اس مضمون کا

Marfat.com

ایک رقعہ لکھ کر دریا میں ڈالا کہ وہ کشتی مال کو صحیح سالم کنارے پر پہنچادے۔ رقعہ نیچے بیٹھ گیا اور کشتی مع مال ومتاع پانی کے اوپر آ گئی۔ کہتے ہیں کہ ایک روز چالیس آدمیوں میں سے ایک آدمی نکل کر آپ کے پاس آیا جس کی پیشانی پر کلمہ طیبہ کے حروف لکھے ہوئے تھے اس نے کہا آسمانی آفت اس ملک کے واسطے بھیجی گئی ہے لیکن یہ شہر اس ''زاہد'' کے ظل حمایت میں ہے لہٰذا خرابی سے محفوظ رہے گا۔ اس بنیاد پر آپ کا سلسلہ ''زاہدی'' لفظ سے مشہور ہوا۔

(اذکار الابرار اردو ترجمہ گلزار ابرار)

میرٹھ میں آپ ''شاہ ولایت'' کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کا آستانہ ''درگاہ شاہ ولایت'' میرٹھ شہر میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ آپ کا سلسلہ طریقت اس طرح ہے:

شیخ فخر الدین کبیر زاہد، شیخ شہاب الدین امام کعبہ، شیخ صدر الدین سمرقندی، شیخ عبدالسلام قندھاری، شیخ عبدالکریم معشوق، خواجہ قطب الدین، عبدالحمید، خواجہ حسن تا تار، خواجہ ابواسحاق گازرونی، خواجہ عبداللہ خفیف شیرازی، خواجہ ردیم، سید الطائفہ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی، خواجہ سری سقطی، خواجہ معروف کرخی، خواجہ داؤد طائی، خواجہ حبیب عجمی، خواجہ امام حسن بصری، امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ، حضرت شیخ شہاب الدین حق گو شہید زاہدی، شیخ فخر الدین ثانی زاہدی، شیخ بہار الدین گنج رواں کالپوی، چراغ ہند شیخ صدر الدین، حاجی ظفر آبادی، مخدوم بدر الدین، بدر عالم زاہدی بہاری، سلسلہ زاہدیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ شیخ بدر الدین بدر عالم زاہدی (متوفی ۸۴۴ھ) سے اس سلسلہ کو خوب فروغ ہوا۔

آپ مخدوم الملک شیخ شرف الدین بن احمد منیری المعروف بہ مخدوم بہاری کے ہم عصر تھے۔ آپ مخدوم بہاری کی ہدایت پر اسلامی مشن لیکر بنگالہ روانہ ہوئے اور بنگال، بہار وبنگلہ دیش میں دین کی اشاعت کی۔ آخر عمر میں حضرت مخدوم بہاری نے آپ کو واپس بہار آنے کی دعوت کی۔ آپ بہار شریف کے لئے روانہ ہوئے لیکن آپ کے پہنچنے سے دو ماہ قبل مخدوم بہاری کا وصال ہو گیا اور آپ کی ملاقات نہ ہو سکی۔ مخدوم بہاری کا آستانہ بڑی درگاہ اور مخدوم بدر عالم کا آستانہ چھوٹی درگاہ کے نام سے مشہور ہے۔

Marfat.com

اس سلسلہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ سلسلہ ہندوستان سے جاری ہوا اور سارے عالم کو اپنے فیض سے فیضیاب کیا۔ میرٹھ شہر کو یہ شرف حاصل ہے کہ امام کعبہ شیخ شہاب الدین حضرت خواجہ غریب نواز کے عہد مبارک میں ہندوستان تشریف لائے اوران کے صاحبزادہ امیر کبیر شیخ فخر الدین زاہد خداداد بزرگ سے سلسلہ زاہدیہ تمام عالم میں پھیلا۔

Marfat.com

شجراتِ طریقت

كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ۔(۱)

شجر عربی میں درخت کو کہتے ہیں جس طرح درخت کی ایک جڑ ہوتی ہے اور پھر تنا اور شاخیں ہوتی ہیں اسی طرح شجرہ کا بھی حال ہے کہ اس کی بنیاد تو اللہ اور رسول کے اسمائے گرامی ہیں اور پھر شاخوں کی طرح دیگر بزرگوں کے نام ہیں۔ (تذکرہ نظامی ص ۷۶)

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی چشتی سبع سنابل میں لکھتے ہیں:

پیران طریقت نے بیعت کے ثبوت اور اس دینی اخوت کے لئے دو نشانیاں مقرر کی ہیں۔ ایک تو کاغذ جس پر وہ اپنے پیروں کے نام لکھتے ہیں اس کو شجرہ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ شاخ در شاخ ہونے میں درخت سے مناسبت رکھتا ہے۔ جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت واقع ہوئی اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اسی طرح مریدوں کی اپنے پیروں کے ساتھ بیعت اس درخت کے نیچے ہوتی ہے جس کو لکھ کر مریدوں کو دیدیتے ہیں۔

دوسری علامت ٹوپی ہے۔ مخدوم شیخ فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں ہے کہ کلاہ اصل میں حضرت حق جل وعلا کی جانب سے ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام بہشت سے چار ٹوپیاں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یک ترکی، دو ترکی، سہ

---

(۱) پارہ ۱۳، سورہ ابراہیم رکوع ۱۶، آیت ۲۴۔ کلمہ طیبہ (پاکیزہ بات) مانند درخت پاکیزہ کے جڑ اس کی محکم ہے اور ڈالیاں اس کی بیچ آسمان کے۔ (ترجمہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی) پاکیزہ درخت سے مراد اکثر مفسرین نے کھجور کا درخت لیا ہے۔ (مصنف)

Marfat.com

ترکی، چہارترکی (ایک گوشہ، دو گوشہ، تین گوشہ اور چار گوشہ والی) اور عرض کیا کہ فرمانِ باری تعالیٰ یہ ہے کہ آپ یہ چاروں ٹوپیاں سر مبارک پر رکھیں پھر جسے چاہیں عطا فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ چاروں ٹوپیاں سر مبارک پر رکھیں۔ اس کے بعد کلاہ یک ترکی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ تمہاری ٹوپی ہے جسے چاہو دو۔ کلاہ دوترکی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھی اور فرمایا یہ تمہاری ٹوپی ہے جسے چاہو بخش دو۔ کلاہ سہ ترکی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھی اور فرمایا کہ یہ تمہاری ٹوپی ہے جسے چاہو سونپ دو۔ کلاہ چہارترکی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر رکھی اور فرمایا یہ تمہاری ٹوپی ہے جسے اس کے لائق دیکھو اور جو اس کا حق ادا کر سکے اسے عطا کردو۔ مجھے یہ فرمان تھا کہ کلاہ چہارترکی تمہیں پہناؤں۔ (سبع سنابل شریف دوسرا سنبلہ)

احقر غفرلہ کو نو (۹) مبارک سلسلوں قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، کبردیہ، مداریہ، قلندریہ، شاذلیہ، رفاعیہ میں اجازت وخلافت حاصل ہے۔ سب سے پہلے سلسلہ عالیہ چشتیہ کے شجرات لکھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

چشتیہ سلسلہ

چشت ایک شہر کا نام ہے جو خراسان میں ہے وہاں کچھ خدا رسیدہ بزرگوں نے تبلیغی و اصلاحی مرکز قائم کیا اس کو بڑی شہرت حاصل ہوئی اور ایک جہاں فیضیاب ہوا یہ تبلیغی و اصلاحی نظام اس مقام کی نسبت سے چشتیہ سلسلہ کہلایا اور اس سلسلے سے وابستہ حضرات چشتی کہلائے۔ چشت نام کا ایک شہر پاکستان میں اوچ اور ملتان کے درمیان بھی ہے مگر ہمارے خواجگان چشت خراسان والے چشت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولانا رحیم بخش خلیفہ حضرت مولانا محمد فخر الدین چشتی دہلوی ؒ رۃ الانوار میں لکھتے ہیں۔

"چشت نام کے دو مقام ہیں ایک شہر خراسان میں ہرات کے قریب اور دوسرا ہندوستان (پاکستان) میں اوچ اور ملتان کے قریب۔ خواجگان چشت خراسان والے چشت سے نسبت رکھتے ہیں۔" حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی پہلے بزرگ ہیں جن کے نام کے ساتھ چشتی لکھا گیا ہے۔

حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی شام کے رہنے والے تھے۔ شام سے چل کر بغداد آئے اور حضرت ممشاد علو دینوری (متوفی ۲۹۸ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے۔ عرض کیا ابو اسحاق شامی۔

حضرت نے فرمایا:

آج سے لوگ تجھے ابو اسحاق چشتی کہہ کر پکاریں گے۔ چشت اور اس کے گرد ونواح کے لوگ تجھ سے ہدایت پائیں گے اور ہر وہ شخص جو تیرے سلسلہ ارادت میں

Marfat.com

داخل ہوگا اس کو قیامت تک چشتی کہہ کر پکاریں گے۔ (لطائف اشرفی، مرآۃ الاسرار، شجرۃ الانوار، خزینۃ الاصفیاء جلد اول) اس کے بعد خواجہ ممشاد علو دینوری نے آپ کی تعلیم و تربیت فرمائی اور اجازت و خلافت دے کر چشت روانہ کیا۔ آپ نے چشت میں تبلیغ اور اصلاح کا کام بڑے خلوص و محبت سے کیا۔ یہاں آپ کے محبت بھرے پرخلوص جدوجہد سے ایک عظیم الشان روحانی اصلاحی مرکز قائم ہوا اور ایک عظیم سلسلہ کی داغ بیل پڑی جو چشتی سلسلہ کہلایا۔ آپ کا وصال ۳۲۹ھ مطابق ۹۴۰ء میں "چشت" میں ہوا اور یہیں دفن کیے گئے۔

چشتیہ سلسلہ کی داغ بیل چشت میں حضرت خواجہ ابواسحاق شامی چشتی نے ڈالی لیکن اسکو پروان چڑھانے اور پھیلانے کا کام خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری المعروف بہ خواجہ غریب نواز نے کیا۔ ہندوپاک میں اس سلسلہ کو جاری کرنے کا شرف آپ ہی کو حاصل ہے لیکن اس حقیقت (۱) سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آپ سے قبل کچھ چشتی بزرگ مثلاً خواجہ ابو محمد بن ابی احمد چشتی سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ہندوستان تشریف لائے اور تبلیغ کی۔

ہند کے بادشاہ دین کے وہ معین
خواجہ دین وملت پہ لاکھوں سلام

(۱) نفحات الانس مولانا عبدالرحمٰن جامی

Marfat.com

سلسلہ عالیہ چشتیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ

الٰہی بحرمت جناب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم

الٰہی بحرمت امام المشارق والمغارب مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابواسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابواحمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ناصرالدین ابویوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں تین خلفاء حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صابر کلیری حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہم سے سلسلہ چشتیہ کی کافی اشاعت ہوئی بعد میں یہ سلسلہ ان کے نام سے جمالیہ صابریہ اور نظامیہ مشہور ہوا۔ احقر غفرلہ کو سلسلہ صابریہ اور نظامیہ دونوں سلسلوں کی اجازت ہے۔

Marfat.com

سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ آبادانیہ

الٰہی بحرمت حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد عارف ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد بن احمد عارف ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت پیر محمد خاں لودی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد خاں لودی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد قریشی عباسی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد جیا سندھی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا میر محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت صوفی شاہ آبادانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ احسان علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبدالعلیم لوہاروی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حاجی دیدار علی خاں غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ فریدالدین آروی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولوی شاہ جعفر علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رحمۃ اللہ علیہ
احقر غفرلہ محمد انور علی فریدی سہیل

سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ قطب مداریہ

احقر غفرلہ کو والد حضرت مرشدی مولائی مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی نوراللہ مرقدہ کے علاوہ یادگار سلف حضرت حکیم شاہ قریش احمد قدوسی چشتی صابری قدس سرہ سجادہ نشیں درگاہ حضرت قطب عالم گنگوہ شریف سے بھی اجازت و خلافت حاصل ہے یہ سلسلہ اس طرح ہے۔

گدائے کوئے صابر ناچیز محمد انور علی فریدی سہیل
الٰہی بحرمت حضرت حکیم شاہ قریش احمد قدوسی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حکیم شاہ قمیش احمد قدوسی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ درویش احمد قدوسی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ میر عبداللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ صابر بخش دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام سادات چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ نصیر الدین ذکر اللہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد قطب مدار چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت بندگی شیخ ابراہیم رام پوری رحمۃ اللہ علیہ (۱)

(۱) رام پور میہاران ضلع سہارنپور

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابو سعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت قطب عالم حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد بن احمد عارف ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد عارف ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ العالم حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حکیم شاہ قریش احمد قدوسی صابری رحمۃ اللہ علیہ کو عارف باللہ حضرت حکیم شاہ محمد منعم حافظی صابری قادری سے بھی اجازت و خلافت حاصل تھی یہ سلسلہ حضرت مولانا حافظ لطافت علی شاہ شیخ پوری کی نسبت سے حافظیہ کہلاتا ہے۔

Marfat.com

سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ حافظیہ

خاک پائے خواجگان چشت محمد انور علی فریدی سہیل

الٰہی بحرمت حضرت حکیم شاہ قریش احمد قدوسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حکیم محمد منعم حافظی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا مفتی محمد مشتاق احمد انبیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حافظ صابر علی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حافظ لطافت علی شاہ شیخ پوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد نظام پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد ماہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حافظ محمد شہید پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد اکرم براسوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سوندھا صوفی سفیدونی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ داؤد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابو سعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عارف ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد عارف ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ شیوخ العالم حضرت بابا شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان والی ہندوستان حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی بہشتی المعروف بہ خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ امدادیہ

خاک پائے خواجگان چشت بندہ مسکین محمد انور علی فریدی سہیل
حضرت صوفی سید عبدالسلام قادری چشتی مدظلہ
حضرت سید شاہ امان اللہ قادری چشتی پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ محی الدین قادری چشتی پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ بدرالدین قادری چشتی پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صابری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی صابری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ عبدالباری صابری امروہوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ عبدالہادی صابری امروہوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ عضدالدین صابری امروہوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ محمد حامد مکی صابری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ محمدی فیاض صابری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ محب اللہ الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ ابو سعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ
قطب عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت شیخ محمد بن احمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ احمد عارف ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ شمس الدین شاہ ولایت پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ

(۱) سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ

بندہ عاجز مسکین محمد انور علی فریدی سہیل

الٰہی بحرمت حضرت مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولوی شاہ جعفر علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ فرید الدین آروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حاجی دیدار علی خاں غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ عبدالعلیم لوہاروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ احسان علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت صوفی شاہ آبادانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زکریا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد جیا سندھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد قریشی عباسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد خاں لودی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیر محمد خاں لودی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید آدم نبوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ درویش بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم سید جلال الدین جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ مینائیہ

بندہ عاصی محمد انور علی فریدی سہیل غفرلہ
الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالسلام قادری چشتی مدظلہ
الٰہی بحرمت حضرت سید دانش علی چشتی مینائی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ عزیز اللہ عزیز صفی پوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ خادم علی صفی پوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام پیر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ افہام اللہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شیخ بھولن رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ زاہد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ اکرم رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ مبارک رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ عبدالصمد صفی پوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ سعدالدین خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شاہ محمد مینا لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ سارنگ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ صدرالدین راجو قتال رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ نصیرالدین محمود روشن چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ نیازیہ

بندۂ ناچیز مسکین محمد انور علی فریدی سہیل
الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالسلام قادری چشتی زینی مدظلہ
الٰہی بحرمت، حضرت شاہ محمد سلیمان چشتی زینی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ قطب الدین نیازی غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محی الدین بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ نظام الدین بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد فخر الدین محب النبی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ کلیم اللہ شاہ جہان آبادی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو یوسف یحیٰی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ جمال الدین جمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمود راجن چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ علم الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سراج الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ کمال الدین علامہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ مینائیہ برکاتیہ رضویہ

خاک پائے خواجگان چشت محمد انور علی فریدی سہیل

الٰہی بحرمت حضرت مولانا مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ شمس الدین آل احمد اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ آل محمد مارہروی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ برکت اللہ عشقی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید اویس رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت میر عبد الجلیل بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت میر عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ حسین سکندر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ عبد الصمد صفی پوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ سعد الدین خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ محمد مینا لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ سارنگ مجگوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید راجو قتال رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم سید جلال الدین جہانیا جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(۵) سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ مجیبیہ

خاک پائے خواجگانِ چشت فقیر محمد انور علی فریدی سہیل

الٰہی بحرمتِ حضرت صوفی سید عبدالسلام قادری چشتی مدظلہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ امان اللہ قادری چشتی پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ محی الدین قادری چشتی پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ بدرالدین قادری چشتی پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ علی حبیب نصرؔ قادری چشتی پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ ابوالحسن فردؔ قادری چشتی پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ نعمت اللہ قادری چشتی پھلوارو . رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ مجیب اللہ قادری چشتی پھلواروی مۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ معزالدین کرجوی چشتی نظامی رحمۃ ا ند علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ پیر محمد کریم سلونی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی حضرت شاہ عبدالکریم چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبداللہ چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ سلطان چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد قاسم چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ میراں چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ فیض اللہ المعروف بہ قاضی شاہ چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ حسام الدین مانک پوری چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ نورالحق پنڈوی المعروف بہ مخدوم شیخ نور قطب عالم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ علاء الحق پنڈوی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ سراج الدین چشتی نظامی آئینہ ہند المعروف بہ مخدوم اخی سراج رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

(۶) سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ بندہ نوازیہ قدوسیہ آبادانیہ

بندہ مسکین فقیر محمد انور علی فریدی سہیل
حضرت مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولوی شاہ جعفر علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت حافظ شاہ فرید الدین آروی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت حاجی دیدار علی خاں غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ عبد العلیم لوہاروی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت حافظ شاہ احسان علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت صوفی شاہ آبادانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا میر محمد زکریا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ محمد جیا سندھی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ محمد قریشی عباسی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ محمد خاں لودی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت پیر محمد خاں لودی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت خواجہ سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت میاں شیخ بن حکیم اودھی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ صدر الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ علاء الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت بندہ نواز گیسو دراز خواجہ سید محمد حسنی الحسینی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اویسیہ

سلسلہ آبادانیہ میں سلسلہ چشتیہ نظامیہ اویسیہ کی اجازت بھی ہے۔ عاشق الٰہی حضرت صوفی شاہ آبادانی دہلوی کو حضرت سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہ سے بلاواسطہ بیعت اور نسبت اویسی حاصل تھی۔ اس کا تفصیلی ذکر تذکرۂ آبادانیہ ص ۵۴۔۵۵ پر احقر نے کیا ہے۔ سلسلہ طریقت اس طرح ہے:

احقر غفرلہ محمد انور علی سہیل فریدی، مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی، شاہ جعفر علی فریدی، شاہ فریدالدین آروی، شاہ دیدار علی غازی پوری، سید شاہ عبدالعلیم لوہاروی بھوپالی، حافظ شاہ احسان علی فریدی، صوفی شاہ آبادانی، خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی۔

Marfat.com

سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ نصیریہ

الٰہی بحرمت مرشد اعظم آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

الٰہی بحرمت امام الاولیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الاعظم حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امین الدین ال ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سالارِ چشتیاں حضرت خواجہ ابواسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابواحمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابومحمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابویوسف ناصر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ اعظم حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت نائب رسول اللہ فی الہند خواجہ خواجگان حضرت معین الدین حسن چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت سر سلسلہ نظامیہ سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ مخدوم شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ کمال الدین علامہ چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سراج الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ علیم الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمود عرف شیخ راجن چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ جمال الدین عرف جمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ حسن محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ یحییٰ مدنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا فخر الدین محب النبی چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت قبلہ عالم حضرت شیخ نور محمد مہاروی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ سلیمان تونسوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن ثانی نظامی دہلوی مدظلہ (۱)

خاک پائے خواجگان بندۂ عاصی محمد انور علی سہیل فریدی

---

(۱) احقر کو حضرت خواجہ حسن ثانی نظامی مدظلہ نے وہ تمام اجازتیں عطا فرمائی ہیں جو انہیں حاصل ہیں۔ احقر یہاں پر صرف تین شجرے سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ، سلسلہ عالیہ شاذلیہ اور سلسلہ عالیہ رفاعیہ تحریر کر رہا ہے۔

Marfat.com

شجرہ عالیہ قادریہ

سلسلہ آبادانیہ میں شجرہ قادریہ تین طریقے سے ہے جس کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے:

پہلا طریقہ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَشَفِيۡعِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَشَفِيۡعِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكۡ وَسَلِّمۡ۔

الٰہی بحرمت آقائے دو عالم سید عالم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المومنین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالقاسم ابراہیم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی محی الدین سید عبدالقادر جیلانی بغدادی المعروف بہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دوسرا طریقہ:

اس کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَشَفِيۡعِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَشَفِيۡعِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكۡ وَسَلِّمۡ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ

الٰہی بحرمت آقائے دوعالم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ۔

الٰہی بحرمت حضرت امام حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سید ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید عبداللہ محض رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جون رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید عبداللہ مورث رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت داؤد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید محمد مورث رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت سید یحییٰ زاہد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید صالح بن موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی محبوب سبحانی غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس شجرے کے لکھنے کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے شیخ سے شروع کرے اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کرے۔

تیسرا طریقہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَشَفِيْعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَ صَلِّ عَلَيْهِ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

الٰہی بحرمت آقائے دو عالم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امام المشارق والمغارب اسد اللہ الغالب حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت عبداللہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالقاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی (۱) رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی غوث صمدانی رضی اللہ عنہ

حضرت غوث اعظم سے قطب ربانی عاشق الٰہی حضرت صوفی شاہ آبادانی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ طریقت اس طرح ہے۔

الٰہی بحرمت تاج الاصفیاء حضرت سید عبدالرزاق قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ عبدالوہاب قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شیخ بہاء الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عقیل پارسا قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ شمس الدین صحرائی قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ گدارحمان اول قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ گدارحمان ثانی بن محبوب علی قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ فضیل قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ کمال کیتھلی قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ سکندر قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید آدم حسنی بنوری رحمۃ اللہ علیہ

(۱) مَخزُومِیؒ اور مُخزُمِیؒ دونوں صحیح ہیں۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت بابا پیر محمد خاں لودی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد خاں لودی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد قریشی عباسی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد جیا سندھی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا میر محمد زکریا قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت قطب ربانی عاشق الٰہی حضرت صوفی شاہ آبادانی قادری سیالکوٹی ثم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صوفی شاہ آبادانی قدس سرہ کو اپنے شیخ کے علاوہ حضرت حافظ شاہ جمال اللہ رامپوری سے بھی اجازت حاصل تھی (رسالہ نظام المشائخ اگست ۱۹۲۵ء) یہ سلسلہ اس طرح ہے:

الٰہی بحرمت حضرت صوفی شاہ آبادانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد درویش اودھی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شیخ شمس الدین علی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ المعروف بہ حضرت غوث اعظم پیران پیر دستگیر۔

حضرت صوفی شاہ آبادانی قدس سرہ سے فقیر راقم السطور کا سلسلہ اس طرح ہے:

الٰہی بحرمت قطب ربانی عاشق الٰہی حضرت صوفی شاہ آبادانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت امام الزاہدین حضرت حافظ شاہ احسان علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت قدوۃ العارفین حضرت شاہ عبد العلیم لوہاروی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت واقف اسرار خفی وجلی حضرت حاجی دیدار علی خان غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سلطان المشائخ حضرت حافظ شاہ فرید الدین آروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا شاہ مصلح الدین آرویؒ	الٰہی بحرمت فضیلت مآب حضرت شاہ نثار احمد قادریؒ	الٰہی بحرمت حضرت مولوی شاہ جعفر علی فریدیؒ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رحمۃ اللہ علیہ قطب بدایوں
خاکپائے عارفاں فقیر محمد انور علی سہیل فریدی

Marfat.com

سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ

الٰہی بحرمت آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت امام محمد جعفر صادق رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالقاسم ابراہیم نصیر آبادی
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت ابوالحسن ہنکاری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت پیران پیر غوث اعظم دستگیر شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت تاج الاصفیا حضرت شیخ عبدالرزاق قادری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوصالح نصر قادری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محی الدین ابونصر قادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ علی قادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ موسیٰ قادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ حسن قادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد جیلانی قادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ بہار الدین قادری شطاری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابراہیم ایرجی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد بھکاری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ضیار الدین (شیخ جیا) رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ جمال الاولیا رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد کالپوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد کالپوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ فضل اللہ کالپوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ برکت اللہ قادری عشقی مارہروی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ آلِ محمد قادری مارہروی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ حمزہ قادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ آلِ احمد اچھے میاں قادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ آلِ رسول قادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ ابوالحسن احمد نوری قادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں قادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مفتی اعظم شاہ مصطفیٰ رضا قادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رضی اللہ عنہ

بندۂ عاصی محمد انور علی سہیل فریدی غفرلہٗ

Marfat.com

شجرہ عالیہ نقشبندیہ

امام طریقت حضرت خواجہ سید بہار الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ طریقت (نقشبندیہ) کے اسناد کئی طرق پر ہیں۔

پہلا طریقہ

اس شجرہ میں فیض اویست ہے، اتصال صحبت و ملاقات نہیں ہے، بلکہ اتصال نسبت روحانیت ہے جس کو نسبت اویسی یا فیض اویسی کہتے ہیں اس میں تربیت روح سے ہوتی ہے صحبت میں رہنے سے نہیں جیسا کہ حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی کو حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کی روح پاک سے اور حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کو حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ کی روح مقدس سے اور خواجہ بایزید بسطامی کو سیدنا امام جعفر صادق علیہ اسلام کی روح سے اس فیض اویسی کا ذکر حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ نے رسالہ قدسیہ میں کیا ہے (مکتوبات عالیہ) اس کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ آبادانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

الٰہی بحرمت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علی رامیتنی عرف خواجہ عزیزاں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

دوسرا طریقہ:

یہ سلسلہ بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہے۔ اس میں ہر بزرگ کی ملاقات اور حصول تربیت دوسرے بزرگ سے ثابت ہے اس کو اتصال صحبت کہتے ہیں۔ عام طریقہ سے بھی شجرہ بزرگان طریقت دیتے ہیں۔ اس کے لکھنے کا طریقہ پہلے کی ہی طرح ہے یعنی پہلے بسم اللہ پھر کلمہ درود شریف اسکے بعد بزرگان سلسلہ کے نام۔

الٰہی بحرمت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت قاسم بن محمد بن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت عبداللہ سری سقطی رحمۃ اللہ

الٰہی بحرمت سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابو القاسم امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمود الخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ علی رامیتینی عرف خواجہ عزیزان رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ سید بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

تیسرا طریقہ:

تیسرا طریقہ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے سے فخر دوعالم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ اس میں بھی اتصال صحبت و تربیت ہے یہ۔ یہ شجرہ اس طرح ہے۔

الٰہی بحرمت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
الٰہی بحرمت حضرت امام باقر علیہ السلام
الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
الٰہی بحرمت حضرت امام علی رضا علیہ السلام
الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت عبداللہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

چوتھا طریقہ:

یہ سلسلہ حضرت انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے منتہی ہوتا ہے، اس میں بھی اتصال تربیت ہے۔

الٰہی بحرمت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت انس بن مالک خادم رسول اللہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت امام حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبداللہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی حضرت خواجہ نقشبند تک شجرہ طریقت سلسلہ نمبر ۲ اور ۳ کے مطابق ہے۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین امام نقشبند سے حضرت صوفی شاہ آبادانی تک سلسلہ اس طرح ہے:

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد رضی الدین عرف خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید آدم نبوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت بابا پیر محمد خاں لودی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد خاں لودی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد قریشی عباسی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد جیا سندھی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا میر محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت صوفی شاہ آبادانی رحمۃ اللہ علیہ

قطب ربانی عاشق الٰہی حضرت صوفی شاہ آبادانی قدس سرہ سے راقم السطور تک سلسلہ اس طرح ہے۔

الٰہی بحرمت حضرت صوفی شاہ آبادانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ احسان علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ عبدالعلیم لوہاروی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حاجی دیدار علی خاں غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ فریدالدین آروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ نثار احمد رحمۃ اللہ علیہ — الٰہی بحرمت حضرت مولوی شاہ جعفر علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رحمۃ اللہ علیہ
فقیر محمد انور علی سہیل فریدی

Marfat.com

شجرہ عالیہ سہروردیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَ صَلِّ عَلَیْہِ۔

الٰہی بحرمت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام

الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

الٰہی بحرمت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

الٰہی بحرمت حضرت امام علی رضا علیہ السلام

الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت ممشاد علو دینوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت احمد اسود دینوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ وجیہہ الدین ابوحفص سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ صدالدین عارف سہرردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت جلال الدین المعروف بہ مخدوم جہاں نیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضر شیخ درویش بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیر محمد خاں لودی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد خاں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد قریشی عباسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد جیا سندھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا میر محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت صوفی شاہ آبادانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ احسان علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ عبد العلیم لوہاروی بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حاجی دیدار علی خاں غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ فرید الدین آروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ نثار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولوی شاہ جعفر علی فریدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رحمۃ اللہ علیہ

خاکپائے عارفاں محمد انور علی سہیل فریدی

Marfat.com

سلسلہ عالیہ کبرویہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت مولائے کائنات حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت ابو علی رودباری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت ابو علی کاتب رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت ابو عثمان مغربی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت ابو القاسم گرگانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت ابو بکر نساج رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت احمد (۱) غزالی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ

---

(۱) حضرت امام محمد غزالی کے بھائی

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شیخ نجم الدین (۱) کبریٰ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت بابا کمال رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عطایا خالدی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ شمس الدین فرغانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ حمید الدین سمرقندی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ جلال الدین بخاری رضی اللہ عنہ (مخدوم جہانیاں جہاں گشت)
الٰہی بحرمت حضرت سید اجمل بہرائچی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ بڈھن بہرائچی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ درویش اودھی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الاحد سرہندی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ آدم بنوری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت پیر محمد خاں لودی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد خاں لودی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد قریشی عباسی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد جیا سندھی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا میر محمد زکریا قادری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت صوفی شاہ آبادانی رضی اللہ عنہ

(۱) آپ سے سلسلۂ کبرویہ جاری ہوا۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ احسان علی فریدی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ عبدالعلیم لوہاروی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت حاجی دیدار علی خاں رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شاہ فریدالدین آروی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شاہ نثار احمد قادری رضی اللہ عنہ	الٰہی بحرمت حضرت شاہ جعفر علی فریدی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رضی اللہ عنہ

احقر راقم السطور خادم الفقراء، محمد انور علی سہیل فریدی

Marfat.com

سلسلہ عالیہ مداریہ

الٰہی بحرمت حضرت احمد مصطفےٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت عبداللہ علم بردار رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت یمین الدین شامی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت عین الدین شامی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ طیفور شامی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سید اجمل بہرائچی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ بڈھن بہرائچی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ درویش اودھی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید آدم بنوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت پیر محمد خاں لودی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد خاں لودی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد قریشی عباسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد جیا سندھی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا میر محمد زکریا قادری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت صوفی شاہ آبادانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ عبدالعلیم لوہاروی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت حاجی دیدار علی خاں رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ فرید الدین آروی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شاہ نثار احمد قادری رضی اللہ عنہ	الٰہی بحرمت حضرت شاہ جعفر علی فریدی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رضی اللہ عنہ
احقر راقم السطور خادم الفقراء، محمد انور علی سہیل فریدی

Marfat.com

سلسلہ عالیہ قلندریہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خضر رومی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ نجم الدین قلندری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ قطب الدین بینادل رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد شاہ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالسلام رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید آدم بنوری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت پیر محمد خاں لودی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد خاں لودی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد قریشی عباسی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد جیا سندھی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا میر محمد زکریا قادری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت صوفی شاہ آبادانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ احسان علی فریدی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبدالعلیم لوہاروی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت حاجی دیدار علی خاں رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت حافظ شاہ فرید الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ نثار احمد قادری رضی اللہ عنہ	الٰہی بحرمت حضرت شاہ جعفر علی فریدی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رضی اللہ عنہ
احقر راقم السطور خادم الفقراء محمد انور علی سہیل فریدی

Marfat.com

سلسلہ عالیہ شاذلیہ

بندہ عاصی محمد انور علی سہیل فریدی

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن ثانی نظامی مدظلہٗ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ (۱)

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد ابراہیم بن شمس الدین محمد مکی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد عرب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد المکی شمس الدین شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد بن محمد بن مسعود بن عبد الرحمٰن الفاسی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد حمزہ ظافر المدنی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ العربی بن احمد الدرقاوی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ علی الجمل العمرانی الفاسی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی العربی بن احمد بن عبد اللہ الفاسی صاحب الحفیہ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی احمد بن عبد اللہ الفاسی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ قاسم الاخصاصی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی عبد الرحمٰن الفاسی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی قطب کبیر شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی عبد الرحمٰن المجذوب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی علی الصنہاجی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

---

(۱) حضرت خواجہ حسن نظامی کو شاذلی سلسلہ کی اجازت کئی طریقوں سے ہے۔ یہاں صرف وہ شجرہ لکھا جارہا ہے جس کی سند اجازت حضرت شیخ محمد ابراہیم بن شمس الدین محمد مکی شاذلی سے ہے۔ خواجہ صاحب کے شجرات کی تفصیل تصوف رسم اور حقیقت تصنیف خواجہ حسن ثانی نظامی میں ہے۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت سیدی ابراہیم افخام شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی احمد زروق الفاسی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی احمد بن عقبہ الحضرمی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی یحییٰ قادری شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی علی وفا شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی محمد وفا شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی داؤد باخلی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی احمد عطاء اللہ السکندری صاحب الحکم شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید ابو العباس المرسی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سالار سلسلہ شاذلیہ حضرت شیخ ابو الحسن علی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید عبد السلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی عبد الرحمٰن المدنی العطار المقلب با ۔یات حمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ تقی الدین الفقیر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی نور الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی زین الدین القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی ابراہیم البصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی ابو القاسم بن مروان رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی ابو محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدی ابو محمد سعد رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت سیدی ابو محمد فتح السعود رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سیدی سعید الغزوانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سیدی جابر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سید الشباب اہل الجنۃ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ
الٰہی بحرمت حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سلسلہ عالیہ احمدیہ رفاعیہ

بندۂ عاصی محمد انور علی سہیل فریدی

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن ثانی نظامی مدظلہٗ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ سید محمد حمزہ الرفاعی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالحسن الرفاعی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید احمد الرفاعی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید منصور الرفاعی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید ابراہیم الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید ابوالقاسم الرفاعی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید قاسم الرفاعی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید احمد الرفاعی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید محمد الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت احمد الرفاعی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین الرفاعی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالقادر الرفاعی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سراج الدین الرفاعی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالرحیم الرفاعی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالمطیع الرفاعی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید ابی الصفا منصور الرفاعی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید ابراہیم الرفاعی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سید الدولۃ الرفاعی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید جمال الدین محمد الرفاعی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت سید ابی الصفا منصور الرفاعی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت قطب ربانی تاج العارفین سلطان العاشقین السید احمد الکبیر الرفاعی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید ابوالحسن علی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید ابی محمد الحسن رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت بھی محمد المهدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت ابی عبداللہ الحسین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شہاب الدین احمد الکبیر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید برہان الدین ابراہیم الاصغر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدنا امام علی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت امام الشہد اسیدنا ابی عبداللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سیدنا اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سید الکونین حبیب رب العالمین خاتم النبیین ابی القاسم محمد مصطفےٰ المجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

شجراتِ منظوم

شجرۂ منظوم سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ مجددیہ آبادانیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمۡ

اے خداوند دو عالم پئے سردار امم
دور کر دل سے مرے دہر کے سب رنج والم
واسطہ حیدر کرار و حسن بصری کا
دے طبیعت کو مری شیوۂ تسلیم و رضا
شرک وبدعت سے بچا خواجۂ واحد کے طفیل
فضل کر مجھ پہ الٰہی زپئے خواجہ فضیل
دور کر دل الٰہی میرے حب زرو سیم
دولت فقر ملے مجھ کو پئے ابراہیم
اے خدا بہر حذیفہ مجھے دے اپنی طلب
تیری ہی یاد رہے بہر ہبیرہ یارب
شاد رکھ دہر یارب پئے ممشاد مجھے
دور رکھ بہر بو اسحاق غم دوراں سے
محویت ذکر میں دے اپنے پئے بو احمد
دل سے باطل کے خیالات کوکر دے تو رد

Marfat.com

بو محمد و پئے خواجہ ناصر چشتی
بحر عصیاں سے مری پار لگادے کشتی
صدقے میں خواجہ مودود کے اے ربّ کریم
ہر گھڑی حال پہ میرے ہو تیرا لطف عمیم
یا الٰہی زپئے خواجہ شریف و عثمان
دور افلاک سے تو بخش مجھے حفظ داماں
از پئے خواجہ اجمیر و شہ قطب دیں
روز افزوں ہو مرا سلسلہ علم و یقیں
واسطہ بابا فرید اور علی صابر کا
دولت صبر و رضا بخش مجھے اے مولا
حضرت شمس کا صدقہ نہ رہے حزن و ملال
رہوں آسودۂ مسرور پئے شیخ جلال
عبد حق شیخ کا صدقہ پئے احمد عارف
کر مجھے راز حقیقت سے خدایا واقف
حضرت شیخ محمد کا تصدق مولا
شرم ساری نہ ہو عصیاں سے سر روز جزا
عبد قدوس وشۂ حضرت رکن دیں کا
اے خدا واسطہ اپنا تو مجھے عبد بنا
حضرت عبداحد و زپئے شیخ احمد
کچھ بھی دشوار نہ ہو نزع کی مجھ کو شدومد
صدقہ سید آدم وپئے بابا پیر
مجھ کو یارب نہ کبھی کرنا تو رسوا و حقیر

Marfat.com

مرے اللہ پئے شاہ محمد لودی
دے ولا اپنی پئے شاہ محمد قرشی
جام توحید پئے شیخ محمد ہو عطا
مئے عرفاں سے رہوں مست پئے زکریا
شاد و آباد رہوں میں پئے آبادانی
ہو میسر پئے احسان مجھے تن آسانی
علم و عرفاں ہو عطا بہر شہہ عبد علیم
پئے دیدار منور ہو مرا قلب صمیم
بہر سلطان مشائخ شۂ دیں شیخ فرید
زندگی بھر رہوں سرمست شراب توحید
رہبر راہ طلب شاہ نثار احمد کا
اے خدا واسطہ مل جائے مجھے تیری رضا
ہادی و مرشد من شیخ طریقت جعفر
انکے صدقے میں الٰہی دے دعاؤں میں اثر
صاحب علم ویقیں حامئی دیں ابراہیم
ان کے صدقے سے الٰہی ہو عطا ذوق سلیم
شہ سہیل باصفا اہل طریق اولیا
کر عطا ہم کو خدایا اُلفت خیرالوریٰ

Marfat.com

شجرہ منظوم سلسلہ عالیہ قادریہ مجددیہ آبادانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاالٰہی رحم فرما مصطفٰے کے واسطے
مشکلیں حل کر علی مشکل کشا کے واسطے

صبر و شکر و اتقا کا ہو مجھے جامہ عطا
حضرتِ سید شہیدِ کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے

جعفر صادق کا صدقہ صادق الایمان رکھ
عشقِ حق دے موسیٰ کاظم مقتدیٰ کے واسطے

تو ہو راضی چاہتا ہوں ہر گھڑی تیری رضا
حضرت ضامن علی رضا کے واسطے

امر بالمعروف میں تو ہم کو رکھ ثابت قدم
شیخ کرخی اور سقطی رہنما کے واسطے

نفس سے تیرے ہمارا غنچۂ مقصد کھلے
شیخ بغدادی جنید باصفا کے واسطے

یاالٰہی کھول دے راہِ طریقت قلب پر
حضرت بوبکر شبلی باخدا کے واسطے

بہر بوالقاسم مری قسمت میں ہو قرب رسول
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے

فرحت عقبیٰ سے کر دے ہم کو مالامال تو
شیخ یوسف بالفرح صاحب ضیا کے واسطے

یاالٰہی حسن سیرت سے مجھے کر بہرہ یاب
بوالحسن ہنکاریؒ پیر ہدیٰ کے واسطے

دین و دنیا میں مجھے یارب سعادت مند کر
بوسعید و اسعد سعد الورا کے واسطے

ہم کو یارب روزِ محشر قادریوں میں اُٹھا
شیخ عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

پاک روزی کر عطا ہم کو تو اے رازق خلق
بندۂ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے

دے شرف دین محمد کو ہمیشہ اے خدا
پیر شرف الدین سید رہنما کے واسطے

بہر شاہ عبدوہاب وبہار الدین وَلی
میرا دِل کر منتخب اپنی ولا کے واسطے

فضل سے اپنے خدایا بندۂ ناچیز کو
عقل کامل دے عقیل پارسا کے واسطے

میر شمس الدین صحرائی کا یارب واسطہ
اُلفتِ کامل عطا کر اس گدا کے واسطے

دے گدائی ہم کو اپنے در کی اے ربِّ کریم
شہ گدا رحمان اوّل پیشوا کے واسطے

سید ذی جاہ شمس الدین عارف کے طفیل
ہو عطا عرفاں کی دولت بے نوا کے واسطے

Marfat.com

حضرت سید گدا رحمان ثانی کے طفیل
ظل رحمت میں ٹھکانا ہو گدا کے واسطے

فضل سے تیرے ہیں حامی میرے سید فضیل
دیتا ہوں یارب تجھے تیری عطا کے واسطے

ہوں شفیع بندہ وہ سید کمال کیتھلی
جو وسیلہ ہیں جہاں میں اہتدا کے واسطے

سایۂ رحمت میں تیرے ہم رہیں صبح و مسا
شاہ اسکندر ولی مرتضیٰ کے واسطے

سنتِ خیر البشر پر رکھ ہمیں ثابت سدا
شہ مجدد الف ثانی پیشوا کے واسطے

کردے سینہ کو میرے گنجینۂ انوارِ حق
خواجۂ آدم شریف حق نما کے واسطے

پیر کا دامن ہو میرے ہاتھ میں روزِ جزا
نسبت پیر محمد باصفا کے واسطے

عشقِ احمد سے ہمارے دِل کو تو معمور کر
شہ محمد خان لودی باوِلا کے واسطے

دور کر مجھ سے غمِ دنیائے دوں رب کریم
شاہ عباسی ولی باصفا کے واسطے

وہ محمد جیا سندھی شیخ ہوں میرے ولی
وہ وسیلہ ہوں میرا تیری وِلا کے واسطے

وہ کرم فرما کہ اب ذاکر ہو میرا بال بال
میر مولانا محمد زکریا کے واسطے

شاد اور آباد رکھ تو میرے اہل بیت کو
شاہ آبادانی صوفی باصفا کے واسطے

ہر بلائے ناگہانی سے ہمیں محفوظ رکھ
حافظ احسان علی باخدا کے واسطے

نفس شیطان سے حفاظت کر میری رب حفیظ
حضرت عبدالعلیم مُہتدا کے واسطے

میرے حق میں ہوں دُعا گو شاہِ دیدار علی
رویتِ مولیٰ علی مرتضیٰ کے واسطے

میرا دِل آمن ہو یارب اضطراب حشر میں
شہ فرید الدین فردِ اولیاء کے واسطے

یاالٰہی ظاہر و باطن کی تو اصلاح کر
حضرت شہ مُصلح الدین باسخا کے واسطے

حضرتِ شاہ نثار احمد کا یارب واسطہ
کچھ نثار احمدی ہو بے نوا کے واسطے

وقت آخر خاتمہ بالخیر فرما اے کریم
حضرت جعفر علی پیر ہُدا کے واسطے

اپنے خاص الخاص بندوں میں ہمارا حشر کر
مفتی ابراہیم فخر الاتقیاء کے واسطے

برکتیں نازل ہوں اہل سلسلہ پر دائما
مرشد برحق سہیل باصفا کے واسطے

واسطہ یارب تمام اِن اولیائے پاک کا
بخش جنت ہر مرید باصفا کے واسطے

سب محبوں اور عزیزوں کو تو ان کے شاد رکھ
جملہ پیرانِ طریقت باوِلا کے واسطے

Marfat.com

شجرہ منظوم سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ

یاالٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
کربلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہر معروف و سری معروف دے بے خود سری
جند حق میں گن جنید باصفا کے واسطے

بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن وسعد
بوالحسن اور بوسعید سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

احسن اللہ لھم رزقاً سے دے رزق حسن
بندہ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں محی جانفزا کے واسطے

طور عرفان وعلو وحمد وحسنیٰ وبہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہر ابراہیم مجھ پر نار غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیاء مولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے

دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے
خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے

حب اہل بیت دے آلِ محمد کے لئے
کر شہید عشقِ حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پرنور کر
اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر
حضرت آل رسول مقتدیٰ کے واسطے

Marfat.com

نورِ جاں ونورِ ایماں نور قبر و حشر دے
بوالحسین احمد نوری لقا کے واسطے

کرعطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

سایہ جملہ مشائخ یاخدا ہم پر رہے
رحم فرما آلِ رحمٰں مصطفیٰ کے واسطے

برکتوں سے بھر دے میرا کاسۂ دل اے کریم
مفتی ابراہیم عبد مصطفیٰ کے واسطے

اپنی رحمت سے ہمارے داغِ عصیاں محو کر
دل کو روشن کر سہیلِ پُر ضیا کے واسطے

صدقہ ان اعیان کا دے چھ عین عز و علم و عمل
عفو عرفاں عافیت اس بے نوا کے واسطے

Marfat.com

شجرہ منظوم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ آبادانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دونوں عالم میں ترے لطف وعطا کا ساتھ ہو — حشر میں یارب شہ ہر دوسرا کا ساتھ ہو
میرا ہر تار نفس ہو تابع فرما ترا — نسبت بوبکر تصویر وفا کا ساتھ ہو
جذبۂ سلمان وقاسم سے ہو طے راہِ صفا — جعفر وکاظم امام باصفا کا ساتھ ہو
راہِ تسلیم ورضا میں میں رہوں ثابت قدم — یعنی ہر اِک گام پر یارب رضا کا ساتھ ہو
حضرت معروف کرخی ہوں معین ہر حال میں — وقت مشکل سقطی حق آشنا کا ساتھ ہو
ہوں رفیق جادۂ حب نبی شیخ جنید — لطف ہو جو شبلی اہل ولا کا ساتھ ہو
ہو تصرف دِل پہ قاسم بوعلی کا ہر گھڑی — شیخ بوالقاسم امام ورہنما کا ساتھ ہو
بوعلی اور خواجہ یوسف کا تصدق اے خدا — عبدالخالق خواجہ عارف پارسا کا ساتھ ہو
خواجہ محمود وعلی کا ہو تصور ہر گھڑی — ہر نفس خواجہ سماسی حق نما کا ساتھ ہو
پی کے جام معرفت لغزیدہ پائی ہو اگر — سید میر کلالِ پارسا کا ساتھ ہو
حضرت خواجہ بہاء الدین امام نقشبند — رہبر راہِ طریقت حق نما کا ساتھ ہو
حضرت چرخی عبیداللہ زاہد کا طفیل — خواجہ درویش شاہِ اولیاء کا ساتھ ہو
از پئے خواجہ محمد ذکر میں مشغول رکھ — محویت میں باقی حق آشنا کا ساتھ ہو
شیخ احمد سید آدم مدد پر ہوں مری — ہر گھڑی پیر محمد باخدا کا ساتھ ہو
از پئے شاہ محمد میں رہوں مست الست — شاہ عباسی امام اولیاء کا ساتھ ہو
جب ہو پیشی روبروئے داورِ روزِ جزا — شیخ سندھی پیر برحق زکریا کا ساتھ ہو
صوفی آبادانی واحسان علی کا واسطہ — ہر گھڑی شاہِ علیم باخدا کا ساتھ ہو

Marfat.com

از پئے دیدار علی دیدارِ احمد ہو نصیب
ہر نفس فیضِ فرید باخدا کا ساتھ ہو

حالِ دل کی تو مرے اصلاح فرمادے خدا
از پئے مصلح سدا تیری عطا کا ساتھ ہو

جملہ پیرانِ طریقت کی رہے چشم کرم
دونوں عالم میں نثارِ باصفا کا ساتھ ہو

روز افزوں ہو ولائے شیخ دِل میں یاخدا
عالم برزخ میں جعفر پارسا کا ساتھ ہو

قائم ودائم رہے یہ نقشبندی سلسلہ
مفتی ابراہیم مرشد باخدا کا ساتھ ہو

عشق احمد میں بسر ہو زندگی میری خدا
ہر گھڑی شاہ سہیل باصفا کا ساتھ ہو

Marfat.com

شجرہ منظوم سلسلہ عالیہ سہروردیہ مجددیہ آبادانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے خدا بہر محمد مصطفٰے ذولتِ ایمان کر مجھ کو عطا
صدقہ مولیٰ علیِ مرتضٰی یاالٰہی دے مجھے اپنی وِلا
ازپئے حضرت حسین باخدا راستہ حق وصداقت کا دِکھا
بہر عابد بہر باقر بہر جعفر پارسا معرفت کی راہ مل جائے خدا
بہر کاظم اور رضا کا واسطہ از پئے معروف وسقطی باخدا
واسطہ حضرت جنید باصفا واسطہ ممشاد واحمد کا خدا
ازپئے خواجہ محمد باحیا ازپئے خواجہ وجیہہ پارسا
واسطہ خواجہ ضیاء الدین کا واسطہ خواجہ شہاب اولیا
صدقہ خواجہ بہاء الدین خدا رکھ عنایت کی نظر مجھ پر سدا
خواجہ صدرالدین ورکن الدین کا واسطہ یا رب مجھے اپنا بنا
از پئے مخدوم واجمل باوفا سید بڈھن کا صدقہ اے خدا
بہر درویش امام اولیاء عبدقدوس رکنِ دیں کا واسطہ
حضرت عبدالاحد کا واسطہ واسطہ شیخ مجدد کا خدا
بہر سید آدم وباباۓ پیر بہر حضرت شاہ محمد اولیا
شاہ محمد قریشی وشیخ جیا اورمولانا محمد زکریا کا واسطہ
بہرآبادانی واحسان علی ازپئے عبدالعلیم باصفا
واقف اسرار دیدار علی کا واسطہ واسطہ یارب فریدالدین کا

Marfat.com

شیخ برحق مصلح دین کا واسطہ
یاالٰہی دے مجھے اپنی وِلا

از پئے شاہِ نثار احمد ولی
اے خدا دے مجھ کو تو اپنی وِلا

عارف باللہ جعفر کے طفیل
دولت عرفاں ملے مجھ کو خدا

عاشق صادق جنابِ مصطفٰے
مرشد ابراہیم مفتی باصفا

رہبر راہِ ہدیٰ حضرت سہیل
شمع دین حق چراغ اصطفا

اِن بزرگوں کا تصدق اے خدا
فضل تیرا ہم پہ ہو صبح و مسا

Marfat.com

دُعا وسیلہ اور مُناجات

یہ امر مسلم ہے کہ دین و دنیا میں کامیابی حصول و برکت اور راحت و سکون کے لئے حضوری قلب سے دُعا کرنا ضروری ہے۔ بندوں کو دُعا مانگنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہ پکارنے والے کی پکار سنتا ہے اور جواب دیتا ہے اور دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ؕ (پارہ ۲ البقرہ آیۃ ۱۸۶)

اور اے نبی! میرے بندے اگر آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو آپ انہیں بتا دیجئے کہ میں ان سے قریب ہوں قبول کرتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کو جب مجھ سے دعا مانگتے ہیں تو چاہئے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر یقین لائیں تا کہ (وہ) نیک راستے پر آئیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ دُعا کی بڑی اہمیت ہے۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ دعا عبادت کا مغز (گودہ) ہے (ترمذی و مشکوٰۃ شریف)۔ ایک حدیث میں آیا ہے اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ (مستدرک حاکم حصن حصین) دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں اور دعا تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے۔ دعا ہر مصیبت کو روکنے والی ہے (ترمذی و مشکوٰۃ شریف) دعا کی برکت سے بڑی بڑی آفات اور بلائیں دور ہوتی ہیں۔ جب انسان صدق دل سے دعا مانگتا ہے دل کی آرزو پوری ہوتی ہے، ارادوں میں کامیابی ہوتی ہے اور مقاصد بر آتے ہیں۔ حضرت ملا علی بن سلطان محمد قاری محدث "الحزب الاعظم" کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کوئی عمدہ عادت اور اچھا طریقہ ایسا نہیں چھوڑا جس کی دعا نہ فرمائی ہو اور کوئی برا کام اور خراب خصلت ایسی باقی نہیں رکھی جس سے پناہ نہ مانگی ہو، اجمالی طور پر بھی اور تفصیلی طور بھی اور پھر اس کی تکمیل و تعلیم میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں فرمایا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ آپ کے مراتب اور بلند سے بلند تر فرمائے (مقدمہ الحزب الاعظم)

دعائے ماثورہ یعنی جو دعائیں قرآنِ مجید اور احادیث شریفہ میں ہیں اور جنکی تعلیم آنحضرت سے بالواسطہ صحابہ کرام اور مشائخ عظام سے جو دعائیں منسوب ہیں وہ بھی برکت والی اور مقبول بارگاہ ہیں۔ بعض اکابر مشائخ نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا دعاؤں کی بدولت پایا۔ حاصل تحریر یہ ہے کہ ہر انسان کو عاجزی انکساری خشوع خضوع اور حضوری قلب سے بارگاہ ایزدی میں دعا کرنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ کا مبارک ارشاد ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سختیوں اور مصیبتوں کے وقت قبول فرمائے اس کو چاہئے کہ فراخی اور خوش حالی میں بھی کثرت سے دعا مانگا کرے۔ حضرت ملا علی قاری نے حزب الاعظم (۱) میں تمام ماثورہ دعائیں جمع کی ہیں۔ یہاں ہم صرف سات دعائیں لکھ رہے ہیں۔

(۱) سب سے جامع دعا:

دعاؤں میں سب سے جامع دعا جو آنحضرت ﷺ سے نسبت رکھتی ہے وہ یہ ہے۔ آپ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی نیکی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ مشائخ کرام نے دعا میں ان الفاظ کا اضافہ فرمایا ہے۔

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَارَحِیْمُ یَاکَرِیْمُ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کردہ جامع دعا:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بہت سی دعائیں بتائی ہیں مگر ساری یاد نہیں رہتی کوئی ایسی مختصر دعا بتا دیجئے جس میں سب

---

(۱) احقر غفرلہ نے حزب الاعظم والد حضرت مرشدی ومولائی مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی ہے اور ان سے اجازت حاصل کی ہے۔ اس کے پڑھنے کی احقر کی طرف سے عام اجازت ہے، جس کا دل چاہے خوشی سے پڑھے۔ اگر سند کی خواہش رکھتا ہو احقر سے رابطہ کرے۔

Marfat.com

دعائیں شامل ہو جائیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ یہ دعا حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَاسَئَلَكَ مِنْہُ نَبِیُّكَ وَرَسُولُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّمَا سْتَعَاذَكَ مِنْہُ نَبِیُّكَ وَرَسُولُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (ترمذی شریف)

(۳) ہدایت اور رحمت کے لئے یہ دعا اکسیر ہے:

رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَاِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

(۴) ہر نیک کام کے بعد یہ دعا پڑھنا چاہئے:

یہ دعا حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت مانگی تھی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ. وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

(۵) دُعائے فرید:

یہ دعا بہت ہی برکت والی ہے۔ اس دعا کی تعلیم شیخ شیوخ العالم حضرت بابا شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیا، محبوب الٰہی قدس سرہ کو دی تھی اور فرمایا تھا کہ بابا نظام الدین تم کو یہ دعا یاد ہے، آپ نے فرمایا "مخدوم اب تک اس دعا کے یاد کرنے سے محروم ہوں" ارشاد ہوا "تم اس کو یاد کرلو اور پابندی سے روزانہ پڑھتے رہو تا کہ میں تم کو اپنی جانشینی اور خلافت عطا کروں۔" حضرت محبوب الٰہی نے فرمایا کہ میں نے یہ دعا یاد کرلی اور دہلی واپس آ کر بھی پڑھتا رہا۔ (سیر الاولیاص ۱۲۴) وہ مبارک دعا یہ ہے:

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ يَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ يَا دَافِعَ الْبَلَاءِ وَالْبَلِيَّةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الْبَرَرَةِ النَّقِيَّةِ وَاغْفِرْ لَنَا بِالْعِشَاءِ وَالْعَشِيَّةِ رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى مَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْماً كَثِيْراً كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(۶) دعا حضرت محبوب الٰہی:

حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی اکثر یہ دعا مانگتے تھے:

''الٰہی وَقتِ خُوش رَاحتِ دِل اور چشمِ آب دِیدہ'' عطا فرما۔

(۷) رحمت اور مغفرت کے لئے اس دعا کا ورد رکھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ.

وسیلہ:

کسی کے واسطے توسل اور ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا وسیلہ کہلاتا ہے۔ وسیلہ سے دعا کرنا جائز ہے۔ صحابہ کرام حضور ﷺ کے وسیلہ سے بارگاہ رب العزت میں دعا کرتے تھے۔ وسیلہ کا ثبوت قرآن مجید میں ملتا ہے۔ قرآن مجید میں آیت وسیلہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْآ اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (پارہ ۶، المائدہ آیہ ۳۵)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو (مومنو) اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ (ذریعہ) تلاش کرو اور اس کی راہ میں جدوجہد (محنت اور کوشش) کرو تا کہ تم فلاح پاؤ یعنی تمہیں کامیابی نصیب ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ہر اس ذریعہ کے طالب اور جویاں رہو جس سے تم اللہ

Marfat.com

کا قرب حاصل کر سکو اور اس کی رضا کو پہنچ سکو۔ سورہ بقر میں اللہ تعالیٰ نماز اور صبر کو وسیلہ بنانے اور اس سے مدد لینے کے لئے فرماتا ہے: يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (پارہ۲ البقرہ آیۃ ۱۵۳) اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو دعا اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں کے وسیلہ سے مانگی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے اور اسمائے الٰہی کے یاد کرنے کی برکت سے انسان جنت میں داخل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت اچھے نام ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصٰهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَابِهَا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک صحابی جن کا اسم گرامی حضرت عثمان بن حنیف ہے۔ آپ کے پاس تشریف لائے اور اپنی آنکھوں کی روشنی کے لئے دعا کی درخواست کی آپ نے انہیں اپنے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا مانگنے کی تعلیم دی۔ انہوں نے آپ کے وسیلہ سے دعا مانگی ان کی بینائی واپس آگئی اور وہ بینا ہو گئے۔

مشہور واقعہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے وصال فرمانے کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں بارش نہ ہونے سے قحط پڑا۔ لوگ پریشان ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے امیر المومنین! مخلوق خدا بارش نہ ہونے سے پریشان ہے دعا فرمایئے۔ آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنا کر دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا دعا قبول ہوئی اور خوب بارش ہوئی۔

بارگاہِ الٰہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت ذریعہ نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (پارہ۵، ع۶، سورہ النسا آیت ۶۴) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں، پھر اللہ

Marfat.com

سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ اللہ تعالیٰ کی جانب وسیلہ تلاش کرنا، اس کے مقرب بندوں کو وسیلہ بنانا جائز بھی ہے اور مستحسن بھی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ. (پارہ ۱۵، ع ۶ سورہ بنی اسرائیل آیت ۵۷)

وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ خود ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک تابوت تھا جس کو بنی اسرائیل وسیلہ بناتے اور اس کے وسیلہ سے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے۔ اس صندوق کی برکت سے بنی اسرائیل کے دِلوں کو سکون ملتا تھا۔ جب بنی اسرائیل کو مشکل پیش آتی وہ اس کے وسیلہ سے دُعا کرتے اور کامیاب ہوتے۔ یہ صندوق (تابوت) شمشاد کی خوشبودار خوبصورت مضبوط لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ یہ تابوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ اس میں انبیاء علیہم السلام کی تصاویر تھیں اور ان کے مساکن و مکانات کے نقشے تھے۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی دولت سرائے اقدس کا نقشہ سرخ یاقوت میں تھا کہ آپ بحالت نماز قیام میں ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ صندوق وراثتاً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہنچا تھا۔ آپ اس میں توریت اور اپنا مخصوص سامان رکھتے تھے۔ اس میں آپ کا عصا، کپڑے اور نعلین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کا عصا تھا۔ اس تابوت کا ذکر قرآنِ پاک میں ہے:

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ آيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوْسٰى وَآلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ

Marfat.com

اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ. (پارہ ۲، البقرہ آیت ۲۴۸)

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئے جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں۔ معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکے کی اُٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔

قطب سہر سا حضرت جعفر علی فریدی وسیلہ سے متعلق مکتوب میں لکھتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان آیتوں

(۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ.

(۲) رَبِّ اَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ.

(۳) اُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ.

(۴) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

(۵) رَبِّ اِنِّي مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

کو اسم اعظم بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ ان آیتوں کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے اور مراد حاصل ہوتی ہے۔ قول الجمیل میں بھی یہی طریقہ لکھا ہے۔ میں نے بعض عالم اہل اللہ کو بوقت حاجت یہ عمل کرتے دیکھا کہ وضو کیا، وضو میں مسواک کیا، پھر دو رکعت نماز نفل ادا کی سلام پھیرنے کے بعد استغفار تسبیح اور درود شریف پڑھا، پھر یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيَ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ (فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ)

اے اللہ! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور آپ کے نبی حضرت محمد ﷺ کا وسیلہ لے کر آیا ہوں جو نبی رحمت ہیں۔ اے اللہ کے رسول آپ کے وسیلہ سے اللہ سے

Marfat.com

درخواست کرر ہا ہوں کہ میری یہ حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ میرے حق میں اپنے رسول کی سفارش قبول کر لیجئے۔ اس دعا کو حصن حصین ترمذی شریف اور نسائی شریف، ابن ماجہ اور حاکم سے نقل کیا ہے۔ یہ دعا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ صحابی کی روایت سے منقول ہے جو نابینا تھے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو حضرت سید عالم ﷺ نے تلقین فرمائی ہے۔ یہ ابن ماجہ، ترمذی شریف میں باب صلوٰۃ الحاجۃ میں مذکور ہے۔

(مکتوبات عالیہ مکتوب نمبر ۳۸ ص ۱۹۷)

جواز وسیلہ:

دیوبندی مکتب فکر کے مشہور عالم مولانا اشرف علی تھانوی چشتی صابری وسیلہ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

''کسی مزار یا قبروں پر جا کر یا اپنے گھر ہی میں سے ان کے حق میں بعد فاتحہ و دعائے مسنونہ یا خانہ کعبہ یا مسجد یا دیگر مقاماتِ مقدسہ یا تلاوت قرآن کے بعد اپنے حق میں ایسی دُعا کرنا کہ اے خدا! اس مزار والے یا اہل قبور کی برکت سے یا ان کے ان کے اعمال صالحہ کی برکت سے یا خانہ کعبہ یا مسجد یا فلاں مقام مقدس یا قرآن کی برکت سے یا فلاں زندہ بزرگ کے اعمالِ صالحہ کی برکت سے میرا فلاں کام پورا کر دے تو یہ جائز ہے کیونکہ سوال میں خطاب خدا سے ہوا اور ان سب کو صرف برکت کے واسطے ذکر کیا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صعالیک مہاجرین و پریشان حال مسلمانوں کا واسطہ دے کر خدا سے کفار پر فتح کی دُعا مانگی تھی اور آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے بارش سے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ لے گئے۔ پتھر کے گرنے سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ پس ہر ایک نے اپنے اپنے نیک عمل کا واسطہ دے کر خدا سے دُعا کی۔ پس اگرچہ دُعا کے وقت کسی قسم کے واسطہ کا شرع میں حکم نہیں ہے اور نہ خدا کو اس کی ضرورت ہے کیونکہ وہ ہر وقت سنتا و جانتا ہے لیکن اگر ایسا کیا گیا تو جائز ہے۔'' (آغاز انسان۔ قدیم قوموں اور پیغمبروں کا بیان اردو ترجمہ

Marfat.com

قرآن مجید از مولانا اشرف علی تھانوی چشتی قادری مطبوعہ تاج کمپنی لاہور)

وسیلہ کے لئے کوئی خاص شرط اور بندش نہیں ہے۔ نیک بندوں کا وسیلہ نیک کام کا وسیلہ اچھے اچھے ناموں (اسمائے حسنٰی) کا وسیلہ، عبادت کا وسیلہ، پاک دامنی کا وسیلہ غرض کہ کسی بھی اچھی شئی کا وسیلہ بنایا جا سکتا ہے۔ دہلی کا مشہور واقعہ ہے کہ بادشاہ شمس الدین التمش کے دور میں قحط پڑا اور بارش نہیں ہوئی۔ اس مصیبت کے وقت میں حضرت شیخ نظام الدین ابوالموید نے اپنی والدہ مخدومہ کے پاک دامنی کو وسیلہ بنایا۔ یہ واقعہ فوائد الفواد اور اخبار الاخیار میں لکھا ہے۔

اخبار الاخیار میں آپ کی پاک دامنی اور اس کو وسیلہ بنانے کا واقعہ اس طرح درج ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

''حضرت بی بی سارہ شیخ نظام الدین ابوالمؤید کی والدہ تھیں اور متقدمین میں بڑی بزرگ بی بی تھیں۔ ایک مرتبہ خشک سالی ہوئی سب لوگوں نے دعا کی مگر بارش نہیں ہوئی۔ شیخ نظام الدین ابوالمؤید نے اپنی والدہ کے دامن کا دھاگہ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا اے اللہ! یہ اس بزرگ خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہیں پڑی اس کے طفیل میں پانی برسادے۔ آپ نے یہ جملہ کہا ہی تھا کہ پانی برسنا شروع ہوا۔

فوائد الفواد ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء میں یہ روایت اس طرح ہے۔

اسی سال ماہ مبارک، رجب کی گیارہویں تاریخ منگل کو قدم بوسی کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان دنوں بارش کی کمی تھی۔ اس وقت کی مناسبت سے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ دہلی میں قحط کی شروعات تھی۔ سب نے اتفاق سے طے کیا کہ شیخ نظام الدین ابوالمؤید رحمۃ اللہ علیہ بارش کی دعا کریں۔ شہر کی ساری خلقت باہر نکلی۔ شیخ نظام الدین ابوالمؤید ممبر پر تشریف لے گئے اور وعظ کے دوران ہاتھ آستین میں ڈالا اور ایک کپڑا باہر نکالا اور آسمان کی طرف منہ کر کے ہونٹ ہلانے لگے۔ بارش کی بوندیں گرنے لگیں پھر اپنی تقریر میں لگ گئے بارش تھم گئی، تو دوبارہ شیخ نظام الدین ابوالمؤید نے وہ کپڑا آستین سے باہر نکالا اور آسمان کی

Marfat.com

طرف رخ کیا بارش خوب زور سے برسی غرض کہ جب گھر میں آئے تو ان سے پوچھا گیا کہ وہ کپڑا کیا تھا بولے میری ماں کا دامن تھا۔(۱)

(فوائد الفواد مجلس ۳۱ جلد پنجم ص ۴۳۸ اردو ترجمہ خواجہ حسن ثانی نظامی)

وسیلہ کا ذکر اذان کے بعد پڑھی جانے والی دعا میں بھی ہے۔ اب ہم اردو میں منظوم دعائے وسیلہ لکھ رہے ہیں۔ یہ منظوم دعائے وسیلہ حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی صاحب ارشاد خانقاہ شاہ ابوالخیر چتلی قبر دہلی ٦ کی منظوم کردہ ہے۔ حضرت موصوف نے ان دعاؤں کا مجموعہ احقر غفرلہٗ کو اجازت کے ساتھ عنایت فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے (آمین)

منظوم دعائے وسیلہ

الٰہی کہاں مشت خاک ذلیل — کہاں بارگاہ رفیع وجلیل
تری رحمتوں نے اٹھایا اسے — الیہ الوسیلہ سنایا اسے
وسیلہ نے پھر اس کو پرواز دی — کرے عرض تجھ سے وہ آواز دی
وسیلہ نے پہنچایا اس کو وہاں — ملک کی رسائی نہیں ہے جہاں
ترے در پہ آیا وہ عبد ذلول — توسل سے اپنے تو کر لے قبول
توسل بہ اسمار حسنیٰ تمام — توسل بہ اوصاف زیبا تمام
توسل بہ اسم جلیل وعظیم — دعاؤں کو سن لے بہ لطف وعمیم

---

(۱) حضرت شیخ نظام الدین ابوالمؤید کی والدہ حضرت بی بی سارہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی ہمشیرہ تھیں، بڑی پاک دامن اور بزرگ خاتون تھیں۔ اپنے وقت کی ولیہ کامل اور رابعہ عصر تھیں۔ آپ کا مزار مبارک درگاہ حضرت خواجہ قطب صاحب مہرولی شریف میں مولانا فخرالدین چشتی (مولانا فخر پاک) کے مزار کے دائیں جانب حجرے میں ہے، مزار پر کتبہ لگا ہے۔

Marfat.com

دُعا

مرے جرم عصیاں ہوں سارے معاف
گناہوں کے دھبوں سے نامہ ہو صاف

جلی اور خفی کا نہ اٹھے سوال
خطا اور عمد کا مٹے ہر وبال

ہو جس دم مری جان تن سے جدا
زباں پر رہے نام جاری ترا

ترے ذکر سے قلب معمور ہو
ترے نور سے چشم مسرور ہو

مرا جسم جب ہو در آغوشِ خاک
رہے ساتھ اس دم ترا نور پاک

لحد میں مجھے پھر نہ تکلیف ہو
جوابوں میں ہرگز نہ توقیف ہو

قیامت میں سر پر ہو جب آفتاب
ہو میزان استادہ بہر حساب

نہ ہو نامہ یارب بہ دست یسار
ترے لطف سے ہو مرا بیڑا پار

رہے رَبِّ سَلِّم ہی ورد زباں
ہوں جس دم بہشت بریں کو رواں

❁ ❁ ❁

اِلتجا

الٰہی بزرگوں سے الفت رہے
ہر اک کو نبی کی محبت رہے

فنا ر الفنا ہو الٰہی نصیب
مقام رضا ہو الٰہی نصیب

لطائف ہوں جاری ترے نام سے
ہر اک ذرہ تن کا لگے کام سے

نہ ہرگز خلل ہو نہ کوئی قصور
کسی حال میں بھی نہ آئے فتور

رہے زندگی بھر یہی مشغلہ
اسی پر ہو یارب مرا خاتمہ

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❁ ❁ ❁

Marfat.com

مناجات

خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس کی تعریف و توصیف کرنا اور عاجزی و انکساری سے دعا کرنا مناجات کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو عاجزی اور انکساری پسند ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اُدْعُوا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً۔ (پارہ ۸۔ الاعراف آیۃ ۵۵)

اے لوگو! اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر چپکے چپکے پکارو۔ ظاہر ہے جو بات اللہ کو پسند ہے اس میں اس کی رضا خوشنودی اور قبولیت شامل ہے۔ مناجات کرنا اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ خاموشی سے دعا کرنا بارگاہ رب العزت میں مقبول ہے۔ ہم اس کتاب میں پانچ مناجات لکھ رہے ہیں۔

(۱) مناجات حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (عربی میں)

(۲) مناجات حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ (فارسی میں)

(۳) مناجات حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (اردو میں)

(۴) مناجات حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (فارسی میں)

(۵) مناجات عاشق رسول مولانا معین الدین قادریؒ (اردو میں)

مناجات امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خُذْ بِلُطْفِكَ يَا اِلٰهِیْ مَنْ لَهٗ زَادٌ قَلِيْلٌ
رحم اس مفلس پہ کر تو جس کا توشہ ہے قلیل

مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَاتِیْ عِنْدَكَ بَابِكَ يَاجَلِيْل
صدق دِل سے وہ ہے حاضر تیرے در پہ یا جلیل

ذَنْبُهٗ ذَنْبٌ عَظِيْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ
ہیں گناہ اس کے بہت اور سخت سب کو بخشدے

Marfat.com

اِنَّـهُ شَخْصٌ غَرِيْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ
ہے وہ بندہ بے نوا و پُر خطا خوار و ذلیل

مِنْهُ عِصْيَانٌ وَّ نِسْيَانٌ وَّسَهْوٌ بَعْدَ سَهْوٍ
کام بندے کا ہے عصیان وخطا اور بھول چوک

مِنْكَ اِحْسَانٌ وَفَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَاءِ الْجَزِيْلِ
کام تیرا عفو و احسان اور اعطائے جزیل

طَالَ يَارَبِّىْ ذُنُوْبِىْ مِثْلَ رَمْلٍ لَا تُعَدْ
ہیں خطائیں میری مثل ریگ صحرا بے شمار

فَاعْفُ عَنِّىْ كُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلْ
بخش دے میرے جرائم کر نہ محشر میں ذلیل

قُلْ لِّنَارٍ اِبْرِدِىْ يَا رَبِّ فِىْ حَقِّىْ كَمَا
میرے حق میں سرد کردے آگ کو تو اے کریم

قُلْتَ قُلْنَا رُكُوْنِىْ اَنْتَ فِىْ حَقِّ الْخَلِيْلْ
سرد کردی آگ تو نے جس طرح بہر خلیل

كَيْفَ حَالِىْ يَا اِلٰهِىْ لَيْسَ لِىْ خَيْرُ الْعَمَلْ
اپنی حالت کیا کہوں اچھے عمل کچھ بھی نہیں

سُوْءُ اَعْمَالِىْ كَثِيْرٌ زَادُ طَاعَاتِىْ قَلِيْلْ
ہیں برے اعمال بے حد زادِ طاعت ہے قلیل

اَنْتَ شَافٍ اَنْتَ كَافٍ فِىْ مُهِمَّاتِ الْاُمُوْرِ
تو ہے شافی تو ہے کافی میرے آڑے وقت میں

اَنْتَ حَسْبِىْ اَنْتَ رَبِّىْ اَنْتَ لِىْ نِعْمَ الْوَكِيْلْ
تو میرا رب ہے میرا ضامن ہے اور میرا کفیل

Marfat.com

عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَاقْضِ عَنِّیْ حَاجَتِیْ
دور کر امراض میرے کر میری حاجت روا

اِنَّ لِیْ قَلْبًا سَقِیْمًا اَنْتَ مَنْ یَّشْفِی الْعَلِیْلْ
دِل میرا بیمار ہے تو شفا بخش علیل

هَبْ لَنَا مُلْکًا کَبِیْرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافْ
مجھ کو اچھی سلطنت دے خوف سے مجھ کو بچا

رَبَّنَا اِذْ اَنْتَ قَاضٍ وَالْمُنَادِیْ جِبْرَئِیْلْ
جب کرے تو فیصلہ اور ہوں منادی جبرئیل

رَبِّ هَبْ لِیْ کَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَهَّابٌ کَرِیْمٌ
کر عطا گنج کرامت مجھ کو تو وہاب ہے

اَعْطِنِیْ مَا فِیْ ضَمِیْرِیْ دُلَّنِیْ خَیْرَ الدَّلِیْلْ
کر تمنائے دِلی پوری دِکھا اچھی سبیل

اَیْنَ مُوْسٰی اَیْنَ عِیْسٰی اَیْنَ یَحْیٰی اَیْنَ نُوْحْ
کہاں موسیٰ، کہاں عیسیٰ، کہاں یحییٰ، کہاں نوح

اَنْتَ یَا صِدِّیْقُ عَاصٍ تُبْ اِلَی الْمَوْلَی الْجَمِیْلْ
تم ہو صدیق! عاصی توبہ کرو بدرگاہِ جلیل

❁ ❁ ❁

مناجات حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

پادشاہا جرم مارا درگذار — ما خطا کاریم تو آمرزگار
تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم — جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم
دائما در فسق و عصیاں گشتہ ایم — ہم قرین نفس و شیطاں ماندہ ایم

Marfat.com

روز و شب اندر معاصی بودہ ایم | غافل از امر و نواہی بودہ ایم
بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے | باحضور دل نکردم طاعتے
بر درآمد بندۂ بگریختہ | آبروئے خود را زعصیاں ریختہ
مغفرت دارد امید از لطف تو | زانکہ خود فرمودۂ لاتقنطوا
بحر الطاف تو بے پایاں بود | ناامید از رحمت شیطاں بود
چشم دارم از گنہ پاکم کنی | پیش ازاں کاندر لحد خاکم کنی
اندراں دم کز بدن جانم بری | از جہاں بانور ایمانم بری

مناجات حضرت شیخ سعدی شیرازی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

کریما بہ بخشا کہ برحال ما | کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
نہ داریم غیر از تو فریادرس | توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
نگہدار مارا ز راہِ خطا | خطا درگذارم صوابم نما

مناجات از مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی

توسل سے ان نیک بندوں کے سب | رہی جن کو ہر آن تیری طلب
کیا عشق نے جن کا سینہ فگار | ہوا وجد سے جن کا دل بے قرار
رہا ذکر میں جن کا ہر ہر رُواں | ہمہ وقت ہر حال رطب اللساں
ہر اِک ذرہ کہتا تھا رَبّ الملیک | تری ذات ہے وحدہٗ لاشریک
لگاتے تھے دل پر بہ صُنع عجیب | ترے اسم عالی کا نقش غریب
تلطف سے پھر رہ پہ لاتے تھے وہ | توجہ سے منزل دکھاتے تھے وہ

Marfat.com

لطائف میں ہوتا تھا پھر تو اثر ہر اک اپنے موطن کو کرتا سفر
جہاں میں سکھایا یہی نیک کام کیا خوب روشن ترا پاک نام
ترے برگزیدہ تھے وہ کردگار ہے ان سے ہی وابستہ یہ شرمسار
نہیں گرچہ کوئی بھی حسن عمل ہے ان سے تعلق مدارِ امل
انہیں کے توسل سے یہ بے نوا کریما اٹھاتا ہے دست دعا
دعا مانگتا ہے بہ عجز و نیاز سبھی پر ترا باب رحمت ہے باز
سوا تیرے در کے نہیں کوئی در ترا لطف سب پر ہے شام و سحر
تو ہے سب کا مولیٰ تو ہے کارساز ہر اک تیرا بندہ تو بندہ نواز
غنی ہے تری ذات سب ہیں فقیر ترے در کا سائل صغیر و کبیر
شب و روز کرتا ہے سب پر عطا مراد اپنی پاتا ہے شاہ و گدا
کرم سے ترے پل رہا ہے جہاں دعا میری سن لے مرے مہرباں

❁ ❁ ❁

مناجات حضرت مولانا حکیم شاہ محمد معین الدین قادری آروی

اے خداوند کافرو دیندار ہے ترا نام کبریا غفار
احمد مجتبیٰ کے صدقے میں جملہ اہل صفا کے صدقے میں
میرے عیبوں پہ تو نگاہ نہ کر مجھ کو محشر میں روسیاہ نہ کر
جب تک آنکھوں میں دم رہے یارب دِل میں تیرا ہی غم رہے یارب
رات دِن تیری آرزو میں کٹے زندگی تیرے ہاؤ ہو میں کٹے
دِل میں وہ آگ مشتعل ہو جائے جل کے سارا وجود دِل ہو جائے
دِل تیری جلوہ گاہ ہو جائے تیری رگ رگ میں راہ ہو جائے
تیری وحدت کا رنگ یوں چھائے نقش اغیار دِل سے مٹ جائے

Marfat.com

ہووے پیدا وہ کیف سینے میں
نہ رہے فرق مرنے جینے میں

بزم محشر میں بھی یہ حال رہے
ٹھیک مستوں کی چال ڈھال رہے

بادہ ہائے بقا کا دور چلے
ہم برابر کہیں کہ اور چلے

جام پر جام تو دیئے جائے
تیرا میکش اسے پیئے جائے

یہی بخشش کا تیرے ڈھنگ رہے
یوں ہی میکش کا تیرے رنگ رہے

نہ ہو پروائے شعلہ ہائے سقر
نہ تمنائے جنت وکوثر

میری آنکھیں ہوں تیرا جلوہ ہو
بس ابد تک یہی تماشہ ہو

سن لے مولا یہ التجائے معینؔ
کر لے مقبول یہ دُعائے معینؔ

گرم مے خانۂ فرید رہے
ہم غلاموں کی روز عید رہے

Marfat.com

مشائخ چشت کا پیغام محبت

ہندوستان کی خوش گوار آب وہوا اور گنگا جمنی تہذیب دنیا میں مشہور ہے، اس حسین تہذیب کے صاف وشفاف ماحول، میٹھے پانی اور خوشبودار ہوا نے دنیا کے صاحب کمال اہل علم پریمی اور ایشور کی بھکتی کا پیغام دینے والوں کو اپنی طرف راغب کیا۔ دانشور، اہل اللہ اور پریم بھری گنگا جمنی تہذیب کے دلدادہ اس ملک میں آئے۔ انہوں نے اپنی تہذیب وتمدن کی مٹھاس یہاں کی روایتی تہذیب میں گھولی۔ اس چاشنی کی آمیزش سے محبت کا سندیشہ دینے والا ایسا نکھرا ہوا بسنتی رنگ ابھر کر سامنے آیا جو سب کو بھایا۔ اس رنگ میں ملاحت بھی تھی اور صباحت بھی۔ اس حسین رنگ نے عوام کے ہر طبقہ میں مقبولیت حاصل کی۔ اللہ کے ولیوں نے اس رنگ کو ایسی روحانیت عطا کی کہ **فاقع اللونها تسر الناظرین** کی جھلک دکھائی دینے لگی۔ وہ خدا کے حکم سے ہندوستان آئے اسے اپنا وطن بنایا، یہاں کے لوگوں سے محبت کی، انسانیت کا درس دیا، اس پیغام پر خود بھی عمل کیا اور دوسروں کو بھی عمل کرنے کی دعوت دی، ان کے کریمانہ کردار اور حسن اخلاق سے لوگ ایسے گرویدہ ہوئے کہ انہوں نے اللہ والوں کو اپنا رہبر، ہمدرد اور مرشد تسلیم کیا۔ یہ اللہ والے بھی یہاں کے عوام کی محبت اور عقیدت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ وطن جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور کہا کہ ہم آپ کے ساتھ اسی سرزمین پر رہیں گے اور یہی زمین ہماری آخری آرام گاہ بنے گی۔ اللہ کے ولیوں نے خدائے واحد کے پیغام اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جھگڑا فساد نہ کرو **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا** کو عام کیا۔ انہوں نے **ولا تسبو الذین یدعون من دون اللہ فیسبو اللہ عدوا بغیر علم** (س، انعام، پ، ۷، آیۃ:۱۰۸) اور مت برا کہو ان لوگوں کو کہ پکارتے ہیں سوائے خدا کے بس برا کہنے لگیں گے خدا کو زیادتی سے بے سمجھے،، پر بھی عمل کیا۔ ان اللہ کے ولیوں میں برا عظم ایشیا خصوصاً ہندو پاک وبنگلہ دیش میں مشائخ چشت کو اولیت حاصل ہے۔ مشائخ میں

Marfat.com

بھی حضرت خواجہ غریب نواز کو فوقیت حاصل ہے۔ آپ کے بنفس نفیس درویشوں کی مختصر جماعت کے ساتھ ہندوستان تشریف لانے سے ایک نئی روشنی، امنگ اور چمک دمک پیدا ہوئی، جو بھی اس نورانی جماعت کو دیکھتا عاشق ہو جاتا۔ اس نورانی جماعت کی ہمدردی، سچائی اور خدا پرستی دیکھ کر خود بھی ان کے ساتھ ہو جاتا اور اپنے ساتھیوں سے بھی کہتا کہ یہی اللہ کے سچے بندوں کی جماعت ہے، ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ قرآن کریم کا آفاقی پیغام **کونوا مع الصادیقین** پر ان مشائخ کی صحبت میں رہ کر عمل کر کر دکھایا اور کامیابی حاصل کی، سکون حاصل کیا اور دوستی وفاداری کا ایک دوسرے سے رشتہ مضبوط کیا۔ دل کو موہ لینے والے اس چشتی رنگ نے لاکھوں کو اپنی طرف مائل کیا اور اپنے رنگ میں رنگ لیا۔ مقابلہ کے لئے آئے جوگیوں کے سردار جے پال جوگی تو ایسے رنگے کہ ساری زندگی خدمت خلق کے لئے وقف کر دی اور عبداللہ بیابانی کے روپ میں اللہ والوں کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز کے بعد ان کے جانشینوں اور نائبین نے اس پیغام کو عام کیا۔ ان نائبین اور جانشینوں میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور صوفی حمید الدین ناگوری نے کارہائے نمایاں انجام دیے۔ جب حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کا سنہرا دور آیا تو اس دور میں آپ کی ذات بابرکات سے جہان میں ایسی روشنی پھیلی جس پر خدا کا جتنا شکر کیجئے کم ہے۔ زبان شکر ادا کرنے سے قاصر اور قلم ان کی خدمات کا اعتراف کرنے میں ناکام ہے۔ دراصل حضرت بابا صاحب آپ کی اولاد امجاد خلفا اور پھر ان خلفا کے خلفا مثل شیخ شہاب الدین گنج علم، شیخ بدرالدین سلیمان، شیخ علاء الدین موج دریا، شیخ بدرالدین اسحاق، مخدوم شیخ جمال الدین ہانسوی، مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری، سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا، مخدوم شیخ نصیر الدین روشن چراغ دہلی، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز، مخدوم شیخ اخی سراج، مخدوم شیخ علاء الحق پنڈوی، مخدوم شیخ عبد الحق ردولوی، شیخ عبدالقدوس گنگوہی، مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی، شیخ کلیم اللہ شاہ جہان آبادی اور ان کے مریدین نے انسانیت کی گراں قدر خدمات انجام دیں جو تاریخ میں سنہرے حرفوں

Marfat.com

سے لکھی جاتی ہیں اور رہیں گی۔ ان کی خانقاہیں انسانیت کا دوار، غریبوں کا مسکن، ہمدردی کا گھر، بھائی چارگی کا مینار اور انسان کو انسان سے جوڑنے والی مضبوط رسی تھیں۔ ان کی صحبت میں جو رہتا وہ ان کا ہو جاتا۔ دیو گیر کا شہزادہ راجکمار ہری دیو کا واقعہ سب کو معلوم ہے۔ جس وقت دہلی کے حکمراں سلطان علاء الدین خلجی نے حضرت نظام الدین اولیا کی خدمت میں قیمتی موتیوں سے بھرے دو تھال بھیجے، آپ نے اسی وقت دونوں تھال راج کمار ہری دیو کو دے دیئے۔ آپ کی صحبت کی برکت سے اس کی دنیا بدل گئی اور وہ ہری دیو سے احمد ایاز ہوگیا اور ملک کا وزیر اعظم بنا۔ آپ سب کے ساتھ بھلائی کرتے اور سب کے لئے دعا کرتے، جب کسی سے کوئی تکلیف پہنچتی ناراض نہ ہوتے، دعائیں دیتے اور فرماتے جس نے ہمیں تکلیف دی ہے خدا اس کو خوش رکھے، جس کا کوئی دوست نہ ہو خدا اس کا دوست ہو، جس نے ہمارے راستے میں دشمنی سے کانٹے رکھے ہیں اس کی زندگی کا ہر شگفتہ پھول بلا کانٹے کا ہو۔

ہر کہ مارا رنجہ دارد راحتش بسیار باد ہر کہ مارا یار نبود ایزد اورا یار باد
ہر کہ خارے برنہد در راہِ ما از دشمنی ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد

وہ زمانہ کا بھی شکوہ نہ کرتے اور نہ اسے برا کہتے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ **لاتسبوالدھر لا نـنـی انا الدھر**۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقت کو برا نہ کہو میں خود وقت ہوں۔ دہلی کے مشہور چشتی نظامی بزرگ حضرت شیخ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی بھی اپنے مریدوں کو ہدایت کرتے تھے کہ لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کو برداشت کرنا چاہئے۔ صبر کرنا چاہئے، جتنی مشکلیں پیش آئیں ان کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہئے اور زبان پر حرف شکایت نہ لانا چاہئے۔ دکن میں ایک بار کچھ لوگوں نے آپ کو برا بھلا کہا۔

مولانا شاہ نظام الدین نے اس کی اطلاع آپ کو دی، آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا

کوئی شخص ہمیں برائی سے یاد کرتا ہے تو ہمیں اس سے کوئی شکایت نہیں، اس لئے کہ ہم اس سے زیادہ برائی کے مستحق ہیں۔ اس نے لطف کیا اور ہمیں کم گالیاں دیں، ہم نے اسے معاف کر دیا تم بھی اسے معاف کر دو۔ (مکتوبات کلیمی ص: ۳۶)

Marfat.com

شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کے خلفا کے ساتھ آپ کی اولاد امجاد (خانوادہ فریدیہ) نے اس دعوت کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ بات سب لوگ جانتے ہیں کہ مشہور درویش اور سکھ مذہب کے بانی گرونانک جی عرصہ تک حضرت بابا صاحب کی خانقاہ فریدیہ اجودھن (پاک پٹن شریف) میں رہے اور اس وقت کے سجادہ نشین حضرت شیخ ابراہیم فرید ثانی کی خدمت اور صحبت میں رہ کر فیوض و برکات حاصل کیے۔ وہاں سے رخصت ہوتے وقت عقیدت و احترام سے حضرت بابا صاحب کا پنجابی کلام جس میں کم و بیش ایک سو بائیس دوہے تھے سر پر رکھ کر لائے اور اپنی مذہبی کتاب گرنتھ صاحب جو بعد میں گرو گرنتھ صاحب کے نام سے مشہور ہوئی میں شامل کیے۔ یہ دوہے آج بھی پڑھے جاتے ہیں، ایک دوہا ملاحظہ ہو۔

اٹھ فریدا اجو ساج صبح نماز گزار جو سر سائیں نہ نوے سو سر کپ اتار

فرید اٹھو وضو کرو اور صبح کی نماز پڑھو۔ جو سر اللہ کے آگے نہ جھکے اس سر کا کٹنا بہتر ہے۔ مشائخ چشت کا اصول رہا ہے کہ وہ ہر ایک سے ملتے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔ ان مشائخ نے خانقاہ کے دروازے سب کے لئے کھلے رکھے، وہ خود بھی ''صلح با ہندو و مسلم سازند'' پر عمل کرتے اور مریدین کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ صلح سے مراد یہ نہیں کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت میں کسی کو شریک کریں بلکہ صلح سے مراد غمگساری اور ہمدردی ہے۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی تاریخ مشائخ چشت میں لکھتے ہیں:

''ہندوستان میں چشتیہ سلسلہ کا ایک اہم اصول یہ رہا ہے کہ مسلمان اور ہندو دونوں کے ساتھ شگفتہ تعلقات رکھے جائیں۔'' نافع السالکین میں لکھا ہے:

''حضرت قبلہ قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے سلسلہ کا یہ اصول رہا ہے کہ مسلمان اور ہندو دونوں سے صلح رکھنی چاہئے اور یہ بیت پڑھا کرتے تھے ع

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

(تاریخ مشائخ چشت بحوالہ نافع السالکین ملفوظات شاہ سلیمان تونسوی از مولانا امام الدین ص: ۱۷۶)

Marfat.com

ان کے نزدیک یہ تقاضہ سماج اور سیاست کا نہ تھا بلکہ اخلاق و انسانیت کا مطالبہ تھا، وہ عملاً الخلق عیال اللہ (تمام انسان اللہ کے بندے ہیں) کے قائل تھے اور چاہتے تھے کہ عقائد و نظریات کے اختلافات انسانی برادری کے رشتہ پر نظر انداز نہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان **وکونوا عباد اللہ اخواناً** (بخاری شریف) اے خدا کے بندوں آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ ان کا ایمان تھا وہ مہر و محبت، خلوص و مروت، ہمدردو رواداری سے انسانی قلوب کو ایک رشتہ الفت میں پرونے کی کوشش کرتے تھے۔ ایک شخص نے بابا فرید گنج شکر کی خدمت میں قینچی پیش کی، آپ نے فرمایا مجھے سوئی دو میں کاٹتا نہیں جوڑتا ہوں۔ (مشائخ چشت ص: ۲۹۸ بحوالہ فوائد الفواد ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیا)

ان مشائخ کی خانقاہ کے دروازے رات بھر آنے والے کے لئے کھلے رہتے۔

اہل وطن اور ہندو مذہب کے ماننے والوں کے ساتھ مشائخ چشت کی محبت بھری رواداری اور حسن سلوک کا اندازہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا اور امیر الشعرا حضرت امیر خسرو کے اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے، جس وقت حضرت محبوب الٰہی حضرت امیر خسرو کے ساتھ جماعت خانہ کی چھت پر چہل قدمی فرما رہا تھے دیکھا کہ پڑوس میں کچھ ہندو بتوں کی پوجا کر رہے ہیں۔ آپ نے شعری انداز میں فرمایا ع

''ہر قوم راست راہ دینے وقبلہ گاہے''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا اسوقت کج کلاہ ٹوپی (ٹیڑھی ٹوپی) اوڑھے تھے، عاشق پیر امیر خسرو نے فوراً ہی دوسرا ہم وزن مصرعہ کہا

''من قبلہ راست کردم برسمت کج کلاہ''

حضرت محبوب الٰہی امیر خسرو کی شوخی طبع سے مسرور ہوئے اور دعائیں دیں۔ مشائخ چشت اپنے پڑوس اور ماحول کا بھی خیال رکھتے تھے، وہ کوئی ایسا کام نہ کرتے تھے جس سے پڑوس میں آباد لوگوں کی دل آزاری ہو۔ مشہور چشتی بزرگ اور حضرت خواجہ غریب نواز کے مرید و خلیفہ صوفی حمید الدین ناگوری جب حضرت خواجہ غریب نواز کے حکم سے ناگور تشریف لے گئے اور وہاں سکونت اختیار کی، انہوں نے دیکھا کہ یہاں چاروں طرف جینیوں کی

Marfat.com

آبادی ہے، جین سماج کے لوگ گوشت پیاز لہسن سے پرہیز کرتے ہیں، انہوں نے منادی کرادی کہ ان کے پاس آنے والا کوئی شخص گوشت لے کر نہ آئے، یہ منادی اس لئے نہ تھی کہ مسلمانوں کو جائز غذا کے استعمال سے روک رہے ہیں، بلکہ اس لئے تھی کہ ان کے پڑوسی خوش رہیں اور ان کے دل کو ٹھیس نہ پہنچے۔ ان کی نظر میں یہ بات بھی تھی کہ حضرت خواجہ غریب نواز نے اجمیر میں جو لنگر جاری کیا اس میں بھی گوشت، پیاز، لہسن کا استعمال نہیں ہوتا، آج بھی یہ لنگر اسی طرح جاری ہے۔ لنگر کی دیغ میں گوشت نہیں پکتا اور نہ اس میں ایسی چیز پکتی ہے جس میں پیاز لہسن کا استعمال ہو۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ آہستہ آہستہ قرب و جوار کے غیر مسلم آپ کے گرویدہ ہوئے اور آپ کی صحبت کے اثر سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ خانوادہ حضرت بابا فریدی رجب پور کے بزرگ حضرت شیخ محمد موسیٰ فریدی؛ متوفی ۸۹۸ھ کے بارے میں نظام الفرائد میں لکھا ہے کہ آپ کی خدمت میں ہندو بھی آتے تھے، آپ ان پر مہربانی فرماتے تھے، بچھرایوں کے دو بھائی رام سنگھ اور کشن سنگھ آپ کے معتقد تھے۔ ایک بار رخصت کے وقت کیفیت کے عالم میں فرمایا:

رام کشن سب اللہ والے رام کشن گھر کے اجیالے
سانپ ڈسے نہ بچھو کاٹے چور اُچکا ماٹی چاٹے
سکھی زباں سب ٹھور ٹھکانے آئے بپت تو موسیٰ جانے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم دوسرے مذہب کے ماننے والوں کو برا نہ کہو اگر تم انہیں برا کہو گے وہ تمھارے مذہب کو برا کہیں گے۔ (س: انعام پ ۷ آیۃ ۱۰۸)

ان مشائخ کا یہ بھی طریقہ تھا کہ اگر دوسروں کی کوئی بات اچھی لگتی اس کی تعریف بھی کرتے۔ شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر کی خانقاہ میں جوگی اکثر حاضر ہوتے تھے اور آپ کی صحبت میں رہکر فیض اٹھاتے تھے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا جس وقت اجودھن (پاک پٹن شریف) میں تھے آپ کے سامنے بھی حضرت بابا صاحب کی خانقاہ میں جوگی آئے، آپ نے ان سے گفتگو کی آپ ان کی گفتگو سے خوش ہوئے۔ فوائد الفواد میں اس کا ذکر ہے۔ امیر حسن علامہ سجزی لکھتے ہیں:

Marfat.com

اس کے بعد فرمایا کہ میں ایک دفعہ شیخ کبیر (حضرت بابا فرید گنج شکر) کی خدمت میں اجودہن حاضر تھا، ایک جوگی آیا، میں نے اس سے پوچھا کہ تمھارا طریقہ کیا ہے اور کام کی بنیاد تمھارے ہاں کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ہمارے علم میں اس طرح بتایا گیا ہے کہ کہ آدمی کے نفس میں دو عالم ہوتے ہیں۔ ایک عالم علوی دوسرا عالم سفلی۔ پیشانی سے ناف تک عالم علوی ہے اور ناف سے پیر تک عالم سفلی ہے۔ کام اس طرح بنتا ہے کہ عالم علوی میں پوری طرح صدق وصفا اور اچھے اخلاق اور حسن معاملہ ہوں اور عالم سفلی میں نگاہ داشت پاکی اور پارسائی۔ خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ بات اچھی لگی۔ (فوائد الفواد ص: ۱۴۴، مجلس ۳۳ جلد دوم)

مشائخ چشت ہدایت فرماتے تھے کہ اگر کوئی ہندو تمھاری صحبت سے گرویدگی یا عقیدت کی بنا پر تمھارے پاس آنے جانے لگے اور تم سے ذکر وغیرہ کے متعلق پوچھے تو فوراً بتا دو اس فکر میں نہ رہو کہ وہ باقاعدہ مسلمان ہو جائے۔ جب اسے روحانی تعلیم دی جائیگی ذکر کی برکت سے وہ خود اسلام کی طرف مائل ہو جائے گا۔ حضرت شیخ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"صلح با ہندو و مسلمان سازند دیگر کہ ازیں دو فرقہ کہ اعتقاد بشما داشتہ باشند، ذکر و فکر مراقبہ تعلیم او بگویند کہ ذکر بخاصیت خود او را بر بقیہ اسلام خواہد کشید۔ (تاریخ مشائخ چشت ص: ۳۰۱ بحوالہ مکتوبات کلیمی ص: ۴۷)

یہ وہ کردار اور عمل تھا کہ جس نے غیروں کو اپنا بنایا۔ یہ مشائخ اخلاق نبوی کا آئینہ تھے۔ مشہور واقعہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کوڑا پھینکا کرتی تھی، آپ اس سے کچھ نہ کہتے، ایک دن جب آپ کا اس راستہ سے گزر ہوا اس نے کوڑا نہ پھینکا آپ کو فکر ہوئی، آپ اس کے گھر تشریف لے گئے دیکھا کہ عورت بیمار ہے آپ نے مزاج پرسی کی اور ہمدردی ظاہر کی۔ آپ کے کریمانہ اخلاق سے اس نے اپنے کیے پر ندامت محسوس کی اور ایمان لے آئی اور کہا واقعی آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

Marfat.com

مشائخ چشت نے تبلیغ کا نیا انداز اختیار کیا، وہ زبانی تلقین سے زیادہ عملی تلقین کی طرف زور دیتے اور اپنے عمل اور محبت سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتے، صحابہ کرام کا بھی یہی دستور تھا۔ مشہور مؤرخ کارلائل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے کہ وہ نور کے بہتے ہوئے چشمے کے مانند تھے جوان کے نزدیک آجاتا منور ہوجاتا۔ وہ نور کے سحاب ہیں جو اس کے سایہ میں آیا نورانی ہوگیا۔ مشائخ چشت کی بھی یہی کوشش تھی کہ ان کے عمل کی کشش خود بخود ان کو کھینچ لے اور انہیں زبان سے نہ کہنا پڑے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کتابوں میں لکھا ہے کہ جو آپ کی نورانی صورت دیکھتا وہ آپ کا ہوجاتا، لاکھوں اشخاص آپ کی نورانی صورت دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ان مشائخ کی زبان میں عمل کی برکت سے اللہ نے وہ تاثیر پیدا کی کہ جو کہہ دیا وہ ہوگیا۔ جس چیز کی دعوت علما زبان سے دیتے ہیں مشائخ اسکی دعوت عمل سے دیتے ہیں۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا فرماتے ہیں:

"ہرچہ علما بزبان دعوت کنند مشائخ بعمل کنند" (سیر الاولیا)

ایک دن حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کی خدمت میں ایک مسلمان ایک ہندو کو لے کر حاضر ہوا اور کہا یہ میرا بھائی ہے، آپ نے پوچھا تیرا یہ بھائی مسلمان سے کچھ رغبت رکھتا ہے۔ (ایں برادر تو ہیچ میلے بمسلمانی دارد؟) اس شخص نے کہا کہ میں اسی غرض سے اسے یہاں لایا ہوں کہ حضرت کی نظر کرم سے وہ مسلمان ہوجائے۔ اس کے بعد ایک حکایت اس مضمون کی بیان فرمائی کہ اچھا کردار زبان اور تلوار سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے، کسی کو نہ تلوار کے زور سے مسلمان بنایا جاسکتا ہے نہ زبانی تلقین سے۔ دوسروں کو مسلمان بنانے سے پہلے خود مسلمان بنا ضروری ہے۔ پھر جو تمھاری صحبت میں آئے گا خود مسلمان ہوجائے گا۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے ع

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

Marfat.com

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کو تبلیغی کام کے لئے یمن بھیجا تو ہدایت فرمائی۔ "دین کو آسان کر کے پیش کرنا سخت بنا کر نہیں، لوگوں کو خوش خبری سنانا نفرت نہ دلانا اور باہم ہمیشہ موافق رہنا اختلاف نہ کرنا۔"

(یسروا لا تعسروا بشروا لا تنفروا تطاوعاً ولا تختلفا)

مشائخ چشت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدیت پر عمل کیا اور اس کو اپنے اصول میں شامل کیا۔ انہوں نے اسے تبلیغ اور تلقین کے لئے زیادہ بہتر اور مؤثر خیال کیا، اس کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ انہوں نے براہ راست عام انسانوں سے رابطہ قائم رکھا، دربار سرکار سے دور رہے، منصب و جاگیر قبول نہیں کی۔ ان کی خانقاہ کے دروازے ہر مذہب وملت کے افراد کے لئے کھلے رہے۔ انہوں نے معاملات کی درستگی پر زور دیا اور فرمایا کہ بندے کا بندے سے اور اللہ سے رشتہ استوار ہونا چاہئے۔ وہ مرید کی تربیت پر خاص کر توجہ دیتے اور درس زیادہ تر کتابوں سے نہ دے کر عمل سے دیتے اور زبانی نصیحت کی جگہ عملی نصیحت کو زیادہ مؤثر جانتے۔ وہ علم کے مقابلے میں عمل اور عقل کے مقابل جذبہ کو زیادہ مفید خیال کرتے ہیں۔ وہ دل میں عشق کا پودا لگاتے اور عشقی نسبت سے قلب کو جلا بخشتے۔ دل کو غرور و تکبر بغض وحسد سے پاک کرتے، خلوص عمل کی تعلیم دیتے، وہ اطاعت لازمی اور متعدی دونوں پر عمل کرتے۔ ترک دنیا کی بھی تعلیم دیتے، ترک دنیا سے مراد گھر بار چھوڑ کر جنگل میں جا کر رہنا نہیں بلکہ دنیا کی محبت کو دل میں جگہ نہ دینا ہے۔ وہ حرص و طمع سے دور رہتے اور توکل پر زندگی بسر کرتے۔ جس جگہ جاتے اپنے حسن عمل، اچھے اخلاق و کردار کا نقش چھوڑتے۔ یہی وہ عمل اور کردار تھا جس سے اجمیر سے دہلی کے سفر میں حضرت خواجہ غریب نواز کے دست حق پرست پر ایک روایت کے مطابق 90 ہزار اشخاص دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ یہ سفر چھ ماہ میں طے ہوا۔ آج ہم سب دیکھتے ہیں کہ کہ مشائخ چشت کے آستانوں اور درگاہوں پر سبھی حاضر ہوتے ہیں اور روحانی سکون پاتے ہیں۔

Marfat.com

اُمّید کی کرن

ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں الحاد و دہریت اور مادہ پرستی کا دور دورہ ہے۔ انسان پریشان ہے، بے چینی بڑھتی جا رہی ہے، لوگ سکون کی تلاش میں اِدھر اُدھر بھٹک رہے ہیں۔ مغربی تہذیب کا ایک طوفان اُٹھ رہا ہے، یہ طوفان دنیا کو اپنے گھیرے میں لے رہا ہے۔ اس طوفان سے ہونے والے نقصان سے ملک کو، سماج کو اور اپنے آپ کو بچانے کے لئے اسلامی زندگی اپنانا، روحانیت کے راستے پر چلنا، تصوف کی راہ اختیار کرنا ہی تدبیر نظر آتی ہے۔ دنیا اور سماج بدلتا جا رہا ہے جس چیز کو فطرت نے غلط بتایا ہے لوگ اسے صحیح اور جس کو صحیح بتایا ہے اس کو غلط سمجھ رہے ہیں۔ ملک اور قوم نے خدا کے حکم کے خلاف اپنے فائدے کے اعتبار سے قانون بنائے ہیں اور نظریات قائم کئے ہیں۔ جس کام میں انھیں اپنے ملک اور اپنی قوم کا مفاد نظر آتا ہے اسے وہ جائز سمجھتے ہیں۔ خواہ وہ دوسرے ملک اور قوم کے حق میں کتنا ہی مضر اور نقصان دہ ہو۔ وہ شر کو خیر اور باطل کو حق سمجھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ قوموں کو تباہ کرنے، خون کی ندیاں بہانے، سرسبز و شاداب شہروں کو برباد کرنے اور ان میں سکون سے زندگی بسر کرنے والے شہریوں کو اُجاڑنے میں ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ ہم مغربی تہذیب کا مطالعہ کریں تو اندازہ ہوگا کہ وہ روحانیت کو بھول چکے ہیں۔ ان کا زور اس بات پر ہے کہ جسمانی خواہشات کو پورا کرنے میں سارا دم خم لگا دیا جائے۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ انسان روح اور جسم کا مجموعہ ہے۔ جس طرح جسم کی پرورش اور اسے توانا رکھنے کے لئے روٹی، چاول، سبزی، گوشت، انڈا، مچھلی، کھلی ہوا اور ذہنی سکون ضروری ہے اسی طرح روح کو روحانی غذا یعنی ذکر اللہ، عبادت اور قربِ حق کی ضرورت ہے۔ اگر انسان غذا کا استعمال چھوڑ دے کمزور ہو جائے گا۔ نقاہت آئے گی چلنے پھرنے اور کام کرنے کی طاقت نہ رہے گی۔ اسی طرح اگر انسان عبادت ریاضت اور ذکر اللہ کرنا چھوڑ دے تو روحانی اعتبار سے کمزور ہو جائے گا۔ اس میں بے چینی، نفرت، جنگ وجدال، نفاق، کا مادہ پیدا ہوگا حق اور باطل، خیر و شر میں تمیز کرنے کی قوت کم ہو جائے گی۔

Marfat.com

ظاہر ہے کہ جب اس میں تمیز کرنے کی صلاحیت نہیں رہے گی وہ غلط راستہ اپنائے گا۔ یہی حال علم سائنس کا ہے۔ آج کل سائنس کا زمانہ ہے۔ انسان نے سائنس کو تعمیری کام کی جگہ تخریبی کام کے لئے زیادہ استعمال کیا ہے۔ علم کے بارے میں حکمار نے فرمایا ہے اگر اسے صحیح کام اور انسانیت کی بھلائی کے لئے استعمال کرو گے تو وہ امرت ثابت ہوگا اور اگر اسے غلط کام اور نقصان پہنچانے کی غرض سے استعمال کرو گے تو وہ زہر قاتل ثابت ہوگا۔ مولانا روم نے کیا خوب کہا ہے۔

علم را بر تن زنی مارے بود علم را بر جاں زنی یارے بود

اگر تو علم کو نفسانی خواہشات پوری کرنے پر لگائے گا تو زہر قاتل ثابت ہوگا، اگر تو اسے روحانی ضروریات پورا کرنے پر صرف کرے گا تو وہ تیرا یارو مددگار ہوگا۔

آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ سائنس کے ذریعہ ایجاد کئے گئے جدید قسم کے مہلک ہتھیار ملک اور انسانیت کو کتنا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس سے معیشت تباہ ہو رہی ہے، ہزاروں بے گناہ بے کئے گناہوں کی سزا پا رہے ہیں۔ آج ان ہتھیاروں کے ایجاد کرنے والے خود بھی پریشان نظر آتے ہیں۔ وہ اپنے بنے ہوئے جال اور گندے چکر میں پھنس گئے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے خدا کے حکم کی نافرمانی کی اور جسم کی روحانی غذا سے پرورش نہ کی۔ اسلام مادی ترقی کے خلاف نہیں وہ مادی ترقی پر بھی اتنا زور دیتا ہے جتنا روحانیت پر۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کا مبارک ارشاد ہے **لا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَام** اسلام میں دنیا ترک کرنا جائز نہیں۔ کمال اس میں ہے کہ دنیا میں رہ کر دین پر قائم رہے۔ اسلام دینی اور دنیوی دونوں طرح کی زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں انسان کو دین اور دنیا دونوں کو سنوارنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص دنیا نہیں سنوار سکتا وہ دین کو کیسے سنوار سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس جامع دعا مانگنے کی تعلیم دی ہے۔ یہ دعا سب سے جامع دعا ہے۔ آنحضرت ﷺ اکثر اس دعا کو مانگتے تھے **رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً**۔ اے ہمارے پالن ہار! ہمیں دین اور دنیا دونوں میں بہتری عطا فرما۔ اسلام میں

Marfat.com

دنیا کا ہر کام عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ بال بچوں کی پرورش، محنت و مشقت، کسب حلال کھیتی باڑی، ایک دوسرے سے ملاقات، دوستی، محبت، شادی بیاہ، امداد غرض کہ جو کام بھی خدا کے بتائے ہوئے طریقے پر اس کی رضا اور خوشنودی کے لئے کیا جائے گا عبادت میں شمار ہوگا۔ اس سے ذہنی سکون بھی حاصل ہوگا اور قرب خداوندی بھی ملے گا۔ جو لوگ خدا کے بتائے ہوئے قانون کے خلاف کام کرتے ہیں وہ لاکھ ساز و سامان کے ہوتے ہوئے بھی پریشان رہتے ہیں۔ مغربی ممالک کو لے لیجئے وہاں زندگی کی ہر سہولت مہیا ہے، عیش و عشرت کا سامان بھی ہے۔ اس کے باوجود ان کی زندگی میں سکون نہیں ہے۔ وہاں کے اسپتالوں میں خاصی تعداد میں بستر ذہنی اور دماغی امراض میں مبتلا مریضوں کے لئے وقف رہتے ہیں۔ بیشتر لوگ نشہ آور اور نیند آور گولی کا استعمال کرتے ہیں۔ ذہنی انتشار کی وجہ سے وہاں مار دھاڑ، قتل و غارت گری، چوری اور زنا کی واردات خاصی تعداد میں ہوتی ہیں۔ امریکہ جیسے سپر پاور ملک میں زندگی محفوظ نہیں۔ وہاں کے ہوٹلوں میں دوہرا قفلی نظام Double Lock Systam رائج ہے۔ سوئزر لینڈ (SWISS) جیسے خوبصورت اور ٹھنڈے ملک میں جہاں عیش و عشرت کے سارے سامان مہیا ہیں اور وہ بین الاقوامی قانون کے تحت عالمی جنگ سے بھی محفوظ رہا میں اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق وہاں سب سے زیادہ خودکشی کی وارذات ہوتی ہیں۔

آخر اس کی کچھ وجہ تو ہوگی؟ احقر کے نزدیک اس کی وجہ روحانیت سے دوری نظر آتی ہے۔ اگر آج دنیا خاص کر مغربی ممالک کو اسلام اور روحانیت سے روشناس کرایا جائے اور اس کی تعلیم دی جائے تو وہ دن دور نہیں کہ ساری دنیا میں امن اور سکون ہوگا۔ انسان میں قوت امتیاز پیدا ہوگی، وہ حق اور باطل، خیر اور شر کے درمیان فرق کر سکے گا۔ وہ حق کو اختیار کرے گا، باطل سے کنارہ کش ہوگا، خیر کے کام کرے گا، شر سے دور رہے گا، بندے اور خدا دونوں کا حق ادا کرے گا۔ ساری تعریف اللہ کے لئے ہیں وہ سارے جہاں کا پالن ہار ہے اور رسول سارے جہاں کے لئے رحمت ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ** ۔ جہاں کے پالن ہار نے دین اسلام کو پسند فرمایا

Marfat.com

وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِيْنًا جس دین کو سب کا پالن ہار پسند فرمائے اس میں سلامتی ہے۔ اسلام کے معنی سلامتی کے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں دو بالشت بڑھتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ آگے بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ آگے بڑھتا ہوں، اور جب کوئی شخص چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عبادت کرنے سے بندے کو میرا اس قدر قرب حاصل ہو جاتا ہے کہ میں اسکی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔

ٹھنڈے دل سے سوچئے اور غور فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کتنا مہربان ہے۔ جس نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ اور نائب بنایا، اشرف المخلوقات بنایا۔ ہم اس کے حکم اور احکام کی کتنی تعمیل کرتے ہیں اور اس کے بتائے ہوئے راستے پر کتنا چلتے ہیں اور عمل نہ کرنے کی وجہ سے کس قدر نقصان اور خسارہ اُٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر پ ۳۰)

زمانے کی قسم انسان درحقیقت خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ اگر آج ہم تصوف کو اپنا لیں، اللہ کا ذکر کریں اور اسلامی راستے پر چلیں تو صحیح معنوں میں خداوند قدوس کے ارشاد عالی اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً کے مصداق کامل انسان بن جائینگے۔ جب ہم کامل انسان بن جائینگے ہمارا معاشرہ سدھر جائے گا اور سماج پاکیزہ ہو جائے گا۔ ہر طرف بہار ہی بہار، خوشی ہی خوشی اور روحانیت کی خوشبو ہوگی۔ یہی اُمید کی کرن ہے۔ اس اُمید کی کرن کی روشنی سے چاروں طرف اُجالا پھیلے گا اور سارا سنسار جگمگا اُٹھے گا۔

Marfat.com

درود شریف

درود شریف بڑی برکت والی چیز ہے اس کی اہمیت اور فضیلت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ یہ وہ عمل ہے جو اللہ تعالیٰ خود کرتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے حکم کو بجالانے اور اس کی رضا کے لئے اس عمل کو خوشی خوشی کرتے ہیں اس عمل کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ بندوں کو بھی دیتا ہے۔

یہ بات ہر شخص بخوبی جانتا اور سمجھتا ہے کہ یہ ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ خود کرتا ہے باقی جتنی بھی عبادات ہیں مثال کے طور پر نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، اس کے علاوہ دوسری عبادات کا حکم اللہ تعالیٰ بندوں کو دیتا ہے۔ اگر وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرتے ہیں اور اگر عمل نہیں کرتے ہیں گنہ گار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر اے ایمان والو! تم بھی اس پر رحمت بھیجو اور سلام کہہ کر سلام بھیجو۔

جس فعل کو اللہ تعالیٰ خود کرے اس کی اہمیت فضیلت اور برکت کا اندازہ لگانا انسان کے لئے ناممکن ہے۔ صحابہ کرام اور مشائخ عظام نے درود شریف کے بہت فضائل بیان کئے ہیں ان جملہ فضائل میں سے چند فضائل یہ ہیں۔

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ و مسلم شریف)

(۲) خادم رسول اللہ ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ دس خطائیں معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔ (نسائی شریف)

Marfat.com

(۳) ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجا ہوگا۔

(۴) آپ نے یہ بھی فرمایا وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت شیخ سلمان بن جزولی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل الخیرات شریف میں سارے درود شریف جمع کئے ہیں۔ یہ درود شریف کا سب سے عمدہ مجموعہ ہے۔ تمام مشائخ کے معمول میں دلائل الخیرات شریف رہی ہے۔ احقر غفرلہٗ نے والد حضرت مرشدی و مولائی مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی نور اللہ مرقدہٗ سے دلائل الخیرات شریف پڑھی ہے اور اجازت حاصل کی ہے۔ احقر کی طرف سے اس کے پڑھنے کی عام اجازت ہے جو شخص چاہے خوشی خوشی پڑھے وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ اگر سند کے خواہشمند ہوں احقر سے رابطہ کریں۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو تو اچھے الفاظ میں بھیجو تم نہیں جانتے ہو کہ یہ درود آنحضرت ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں کسی کو ذرہ برابر بھی شک وشبہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ میں جو برکت اور تاثیر ہے وہ کسی دوسرے کے الفاظ میں نہیں۔ آپ کے تمام الفاظ خدا کے حکم سے وحی الٰہی سے زبان مبارک سے نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰیٰ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ (پارہ ۲۷۔ النجم آیۃ ۳۔۴) اور نہ (آپ) اپنی نفسانی خواہش سے بولتے ہیں ان کا ارشاد نری وحی ہے۔ جو ان پر بھیجی جاتی ہے یعنی ایک حرف بھی آپ کی زبان مبارک سے ایسا نہیں نکلتا جو نفس کی خواہش پر مبنی ہو بلکہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ اللہ کی بھیجی ہوئی وحی اور اس کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔

محدثین کرام کا اس پر اجماع ہے کہ نماز میں تشہد (التحیات) کے بعد جو درود پڑھا جاتا ہے وہ سب سے افضل ہے۔ اس درود کی تعلیم آنحضرت ﷺ نے بنفس نفیس فرمائی اس درود کو درود ابراہیمی کہتے ہیں۔ درود شریف کے بارے میں حزب الاعظم میں لکھا ہے

Marfat.com

اَفْضَلُهَا مَا وَرَدَ عَقِبَ التَّشَهُّدِ۔ (درود میں) سب سے افضل درود وہ ہے جو تشہد کے بعد نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ درودوں میں اس درود کا انتخاب نماز میں پڑھنے کے لئے کیا گیا۔ یہاں پر ہم صرف دو درود شریف درود ابراہیمی اور درود تنجینا لکھ رہے ہیں۔ اور درود شریف کے الفاظ پر ہی کتاب کا خاتمہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ درود شریف کی برکت سے کتاب کو قبولیت عامہ عطا فرمائے۔ دین و دنیا کی برکات اپنی خوشنودی اور رضا نصیب فرمائے (آمین)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم.

مَوْلَاىَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِم.

(قصیدہ بردہ شریف)

درود ابراہیمی

اس درود کے مبارک الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد

درود تنجینا

مبارک درودوں میں ایک درود تنجینا ہے۔ یہ درود بھی بڑی برکت والا ہے۔ یہ الہامی درود ہے اس درود کی تعلیم آنحضرت ﷺ نے خواب میں حضرت شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ کو دی تھی۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، شیطان میری شکل میں نہیں آ سکتا۔ مَنْ رَاٰنِىْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ۔

Marfat.com

اس درود کے الہام ہونے کا واقعہ کتابوں میں اس طرح لکھا ہے:

حضرت مولوی شاہ جعفر علی فریدی قطب سہر سا درود تنجینا کے بارے میں ایک مکتوب میں تحریر کرتے ہیں۔ درود تنجینا کے الہام کی وجہ علامہ شیخ مجد الدین فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الصلات والبشر میں مع سند استماع لکھا ہے کہ مجھ کو حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن حسین ؒ نے فرمایا (جو مسجد نبوی میں درس دیا کرتے تھے) کہ مجھے حضرت امام بن علی لخمی مالکی نے بتایا کہ حضرت شیخ صالح موسیٰ ضریر نور اللہ مرقدہ نے فرمایا کہ میں ایک بار دریائے شور کے جہاز پر سوار تھا کہ اچانک مخالف ہوا تیز چلی جس کو اہل عرب ''اقلابیہ'' کہتے ہیں یہ ہوا بڑے خطرہ اور ہلاکت کی ہوتی ہے، اسکی زد میں آنے سے بہت کم جہاز غرقابی سے نجات پاتے ہیں۔ جب یہ ہوا چلی تمام جہاز پر بیٹھنے والے خوفزدہ ہوکر مضطرب ہوگئے جب جہاز خطرہ میں آیا سب کے سب زیست سے نا اُمید ہوگئے واویلا کرنے لگے، اسی پریشانی میں حضرت شیخ پر زبردست غنودگی طاری ہوئی جس سے حضرت شیخ کو نیند آگئی۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور میں حضوری میں ہوں، حضرت سید عالم نے اس درود شریف کی تلقین کی اور فرمایا کہ سب سے کہو کہ اس درود کو ہزار بار پڑھیں۔ حضرت شیخ بیدار ہوئے اور جملہ حاضرین کو درود سکھایا اور کہا کہ پڑھو سب پڑھنے لگے ابھی تین سو بار پورا نہیں ہوا تھا کہ موافق ہوا چلنے لگی جس سے جہاز خطرہ سے نکل آیا اور سبھوں کے قلوب سے خوف وہراس جاتے رہے، دلوں میں اطمینان اور سکون نے جگہ لی مصیبتیں راحتوں سے بدل گئیں۔

حضرت ابوعبداللہ محمد بن یوسف شیخ الحدیث مسجد نبوی سے علامہ فیروز آبادی نے کتاب الصلوۃ والبشر میں لکھا ہے کہ جو مسلمان اس درود شریف کو ہزار مرتبہ پڑھے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو اور مصیبت سے نجات پائے اس درود شریف کا نام درود تنجینا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (مدفون حوض شمسی مہرولی، نئی دہلی ۱۰۵۲ء) نے جذب القلوب (فارسی) میں تحریر فرمایا ہے کہ درود تنجینا دنیا اور آخرت کے

Marfat.com

جملہ مقاصد حسنہ میں مفید ہے اور مشکلات کے حل کے لئے پُر اثر، حل مشکلات کے لئے کم از کم تین سو بار (۳۰۰) بار پڑھے۔ حضرت شیخ محدث دہلوی نے دفع مصائب اور قضائے حاجات کی بابت اپنا کئی مرتبہ کا تجربہ لکھا ہے۔ نیز البرکات قلمی شرح دلائل الخیرات میں امام شیخ محی الدین سے نقل ہے کہ جو مسلمان پابندی سے دس بار صبح اور دس بار شام درود تنجینا کا وردر کھے وہ قہر خداوندی سے سے محفوظ رہے اور رحمت الٰہی کا مستحق ہو اور اسے رب تعالیٰ کی رضا حاصل ہو، اور جملہ امور میں سہولت ہو۔

درود تنجینا یہ ہے جو دلائل الخیرات حزب سوم مطبوعہ میں مذکور ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔

مشائخ کرام نے بَعْدَ الْمَمَاتِ کے بعد **اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** بڑھایا ہے لہٰذا اس کو درود تنجینا کا آخری فقرہ تصور کرنا چاہئے۔ مشائخ کرام نے لفظ تنجینا کے جیم کو تشدید سے پڑھا اور فرمایا ہے کہ جیم کی تشدید سے ہی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمایا ہے۔

ترجمہ: اے اللہ! وہ درود سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیج کہ جس سے تمام خوف و دہشت اور آفت سے نجات ملے اور ہماری ساری حاجتیں پوری ہوں اور جملہ گناہوں کی گندگیوں سے صفائی حاصل ہو اور اعلیٰ درجات میں پہنچ ہو، دنیاوی زندگی میں مقاصد حسنہ اور اخروی حیات میں اعلیٰ منزلوں پر رسائی ہو تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (مکتوب ۴۰ از مکتوبات عالیہ)

بعض مشائخ نے اس درود شریف کا ثواب دس ہزار درود کے برابر بتایا ہے۔

Marfat.com

ماخذ

١	قرآن مجید	کلام اللہ
٢	بخاری شریف	امام بخاری
٣	مسلم شریف	امام مسلم
٤	ابوداؤد شریف	امام ابوداؤد
٥	مشکوٰۃ شریف	علامہ ولی الدین محمد الخطیب التبریزی شافعی
٦	ابن ماجہ	امام ابن ماجہ
٧	بیہقی	امام بیہقی
٨	تاریخ مشائخ چشت	پروفیسر خلیق احمد نظامی
٩	کتاب اللمع	شیخ ابونصر سراج طوسی
١٠	نفحات الانس	مولانا عبدالرحمٰن جامی
١١	بلوغ الارب فی معرفۃ احوال العرب	علامہ سید محمود شکری آلوسی
١٢	تصوف رسم اور حقیقت	خواجہ حسن ثانی نظامی
١٣	مرأۃ الاسرار	شیخ عبدالرحمٰن چشتی
١٤	مکتوباتِ صدی	شیخ شرف الدین بن احمد یحییٰ منیری
١٥	مکتوباتِ عالیہ	شاہ جعفر علی فریدی قطب سہرسا
١٦	کشف المحجوب	مخدوم شیخ علی ہجویری عرف داتا گنج بخش لاہوری
١٧	قواعد تصوف	
١٨	محبوب یزدانی	مولانا سید نعیم اشرف
١٩	تصوف کیا ہے؟	مولانا محمد منظور نعمانی

Marfat.com

۲۰	عوارف المعارف	شیخ شہاب الدین عمر سہروردی
۲۱	سبع سنابل	میر عبد الواحد بلگرامی
۲۲	رسالہ قشیریہ	امام ابو القاسم قشیری
۲۳	تصوف اسلام	مولانا عبد الماجد دریابادی
۲۴	التفہیمات الالٰہیہ	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
۲۵	القول الجلی	شیخ محمد عاشق پھلتی
۲۶	القول الجمیل	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
۲۷	سیر الاولیاء	امیر خورد کرمانی
۲۸	شفاء العلیل	مولانا خرم علی بلہوری
۲۹	حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	مولانا ابو الحسن زید فاروقی
۳۰	فوائد الفواد	امیر حسن علا سجزی بدایونی ثم الدہلوی
۳۱	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار
۳۲	مکتوبات کلیمی	مکتوبات شیخ کلیم اللہ دہلوی مرتبہ مولانا محمد قاسم کلیمی
۳۳	کتاب طریق محمدی	
۳۴	مصباح الہدایت	شیخ محمود بن علی کاشانی
۳۵	منہاج العابدین	حضرت امام محمد غزالی
۳۶	انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
۳۷	خیر المجالس	ملفوظات شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی
۳۸	صبح الاعشیٰ	
۳۹	دلی تاریخ کے آئینے میں	پروفیسر خلیق احمد نظامی
۴۰	دہلی کی خانقاہیں	پروفیسر خلیق احمد نظامی

Marfat.com

۴۱	اصول السماع	مولانا فخر الدین زرّادی
۴۲	مجمع البحرین	
۴۳	قوت القلوب	شیخ عثمان بن ابو طالب مکی
۴۴	بوارق الالماع فی تکفیر من یحرم السماع	امام احمد بن محمد بن محمد طوسی الغزالی
۴۵	رسالہ جواز سماع	حکیم محمد محسن
۴۶	نظامی بنسری	خواجہ حسن نظامی
۴۷	اقتباس الانوار	مولانا محمد اکرم براسوی
۴۸	انفاس العارفین	شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی
۴۹	نہایت الارب	
۵۰	خزینۃ الاصفیاء	مفتی غلام سرور لاہوری
۵۱	اذکار الابرار ترجمہ گلزار ابرار	شاہ محمد غوثی شطاری
۵۲	تذکرہ نظامی	خواجہ حسن ثانی نظامی
۵۳	شجرۃ الانوار	مولانا رحیم بخش فخری
۵۴	لطائف اشرفی	مولانا نظام الدین یمینی المعروف بہ حاجی غریب یمینی
۵۵	نفحات الانس	مولانا عبدالرحمٰن جامی
۵۶	تذکارِ مطیب	مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی
۵۷	شجراتِ طریقت	مفتی شاہ محمد ابراہیم فریدی
۵۸	تذکرہ آبادانیہ	مولانا محمد انور علی سہیل فریدی
۵۹	نظام الفرائد	حافظ مظہر الدین فریدی
۶۰	نافع السالکین	شاہ سلیمان تونسوی

Marfat.com

۶۱	الحزب الاعظم	ملا علی بن سلطان محمد قاری محدث
۶۲	دلائل الخیرات	شیخ سلیمان جزولی شاذلی
۶۳	اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۶۴	مقاماتِ خیر	مولانا ابوالحسن زید فاروقی
۶۵	کیمیائے سعادت	امام محمد غزالی
۶۶	احیاء العلوم	امام محمد غزالی
۶۷	میلاد تحفۃ الرسول	مولانا معین الدین آروی
۶۸	غنیۃ الطالبین	غوثِ اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
۶۹	فتوح الغیب	غوثِ اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
۷۰	مکتوباتِ امام ربانی	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی
۷۱	دُررِ نظامی	شیخ علی بن محمود جاندار شاہ
۷۲	آئین اکبری	ابوالفضل
۷۳	تمہید المبتدی	شیخ ابوشکور سالمی
۷۴	جذب القلوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۷۵	نفس مرجع	شیخ ابن قیم
۷۶	گوہرستانِ تواریخ	حاجی محمد رضا فریدی
۷۷	عرب و ہند کے تعلقات	مولانا سید سلیمان ندوی
۷۸	مولانا سید سلیمان ندوی کی تصانیف	سید صباح الدین عبدالرحمٰن
۷۹	المنقذ من الضلال	امام محمد غزالی
۸۰	مقاماتِ مظہری	محمد اقبال مجددی
۸۱	الاصابہ فی تمییز الصحابہ	علامہ ابن حجر عسقلانی

Marfat.com

علمِ تصوّف پر ایک آسان اور نایاب تحفہ

جہانِ تصوّف

مصنف

شیخ طریقت

قاری شاہ محمد انور علی سہیل فریدی

تعارف و تدوین:

ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ (صابری)

سجادہ نشین درگاہ بغیہ شریف نواب پورہ، مراد آباد (یوپی۔انڈیا)

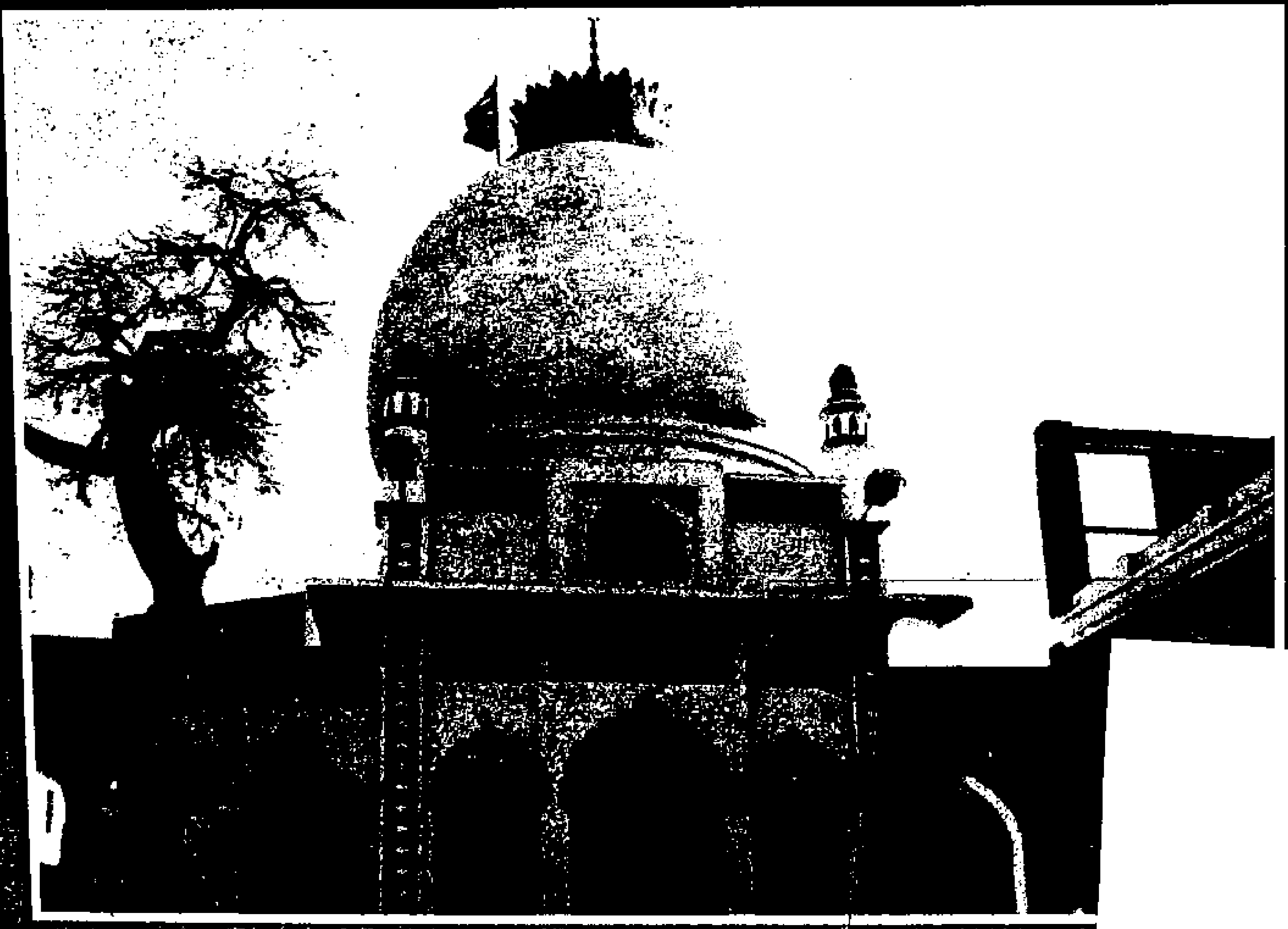

افغان ریسرچ سنٹر، لاہور

Marfat.com